

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 29, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past five in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ما عندكم ينفذ و ما عند الله باق و لنجزين الذين صبروا

اجرهم باحسن ما كانوا يعملون ○

ترجمہ: جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو گا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

Mr. Chairman: I see there are no Ministers.

شاہد وزیر صاحب ناز پڑھ رہے ہیں۔ ابھی آجائیں گے۔ گوہر ایوب صاحب آگئے ہیں۔

جناب گوہر ایوب خان۔ چوہدری عمار صاحب ناز پڑھ رہے ہیں، سب ان کے

سوالات ہیں۔ وہ ابھی آتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 29, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past five in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ما عندكم ينفذ و ما عند الله باق و لنجزين الذين صبروا

اجرهم باحسن ما كانوا يعملون ○

ترجمہ: جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو گا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

Mr. Chairman: I see there are no Ministers.

شاہد وزیر صاحب ناز پڑھ رہے ہیں۔ ابھی آجائیں گے۔ گوہر ایوب صاحب آگئے ہیں۔

جناب گوہر ایوب خان۔ چوہدری عار صاحب ناز پڑھ رہے ہیں، سب ان کے سوالات ہیں۔ وہ ابھی آتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔

(اس دوران منسٹر صاحب کے آنے کا انتظار کیا گیا)

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question No. 126 Mr. Abid Hussain Al-Hussaini.

@126 * Syed Abid Hussain Al-Hussaini: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that tenders were invited for four flood protection schemes in Kurram Agency on 16-10-1995, if so, the reasons for not releasing funds for the said schemes so far and the time by which these funds will be released?

Ch. Nisar Ali Khan: Yes. Nine flood schemes were to be funded from Prime Minister Special funds at a cost of Rs. 46.448 million. Of this, Rs. 30 million were provided in 1994-95 which covered five schemes. For the remaining four schemes the former Prime Minister approved Rs. 16.448 million from the Special Funds in December, 1995 to be provided in 1996-97. The Finance Division could not provide these funds, due to financial constraints during 1996-97. Future releases would depend upon the allocation made for 1997-98.

جناب چیئر مین۔ کوئی ضمنی سوال۔

سید عابد حسین الحسینی۔ میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ 46 ملین روپے وزیر اعظم کے خصوصی فنڈ سے پشتوں کی اسکیم کے لئے، کرم ایجنسی میں دینے جانے والے تھے۔ اس میں سے 3 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی تھی جو پانچ اسکیموں کے لئے تھی۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ان اسکیموں پر یہ رقم خرچ ہوئی اور ان اسکیموں پر کچھ کام ہوا ہے یا نہیں۔

@ Deferred from 21st May 1997.

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری نثار علی خان وزیر پیٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان۔ جی بالکل کام ہوا ہے۔ اکثر پیسے جو release کئے گئے تھے وہ خرچ ہو چکے ہیں، مگر کچھ اسکیموں پر کام مکمل ہوا ہے اور کچھ فی الحال on going ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی علامہ جواد ہادی صاحب ضمنی سوال۔

سید محمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین! چونکہ ہم اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، وزیر موصوف کو جو اطلاعات اس سوال کے جواب میں فراہم کی گئی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہیں۔ اس علاقے میں اس قسم کی کسی اسکیم پر عمل نہیں ہوا ہے۔ وزیر صاحب مہربانی فرمائیں اور نفاذی کریں کہ کن کن علاقوں میں یہ کام ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

چوہدری نثار علی خان۔ جناب جہاں تک areas کا تعلق ہے وہ تو specify نہیں کئے گئے مگر فنڈز کا ذکر میرے پاس ہے جو اس وقت تک استعمال ہو چکے ہیں، علاقے میں لگ چکے ہیں۔ اگر معزز سینیٹر کو اس سلسلے میں کوئی بھی شک ہے تو میں اس کی انکوائری کر لیتا ہوں۔ معزز سینیٹر کو انکوائری کمیٹی کا چیئرمین بنا دیتے ہیں جو بھی یہ فیصلہ کریں گے انشاء اللہ ہم اس پر عمل کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جواد ہادی صاحب۔

سید محمد جواد ہادی، بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! اس ضمن میں ایک اور سوال یہ ہے کہ یہ جو بقیہ فنڈ ہے۔ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس کی فراہمی کا انحصار ۸-۱۹۹۷ء میں تخصیص کی گئی رقم پر ہوگا تو میں وزیر موصوف سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ کیا وہ بقیہ فنڈز کی فراہمی کے لئے کوشش کریں گے اور اس کا مطالبہ متعلقہ منسٹری سے کریں گے۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

چوہدری نثار علی خان، جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ پہلے تو یہ طے کر لیا جائے کہ جو پہلے فنڈز release ہوئے تھے وہ لگے بھی ہیں کہ نہیں۔ پہلے یہ مسئلہ طے کر لیں تو پھر انشاء اللہ تعلق باقی جو فنڈز ہیں ان کے بارے میں بھی فیصلہ کر لیا جائے گا۔

سید محمد جواد بادی، جناب چیئرمین صاحب! میں وزیر موصوف کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں اگر یہ کمیٹی تشکیل ہو جائے تاکہ اس سلسلے میں تحقیقات ہو جائیں کہ یہ فیڈز کہاں لگے ہیں اور کہاں پر کام ہوا ہے اور گراؤنڈ پر اس قسم کا کوئی کام ہوا ہے یا نہیں۔

Mr. Chairman: Next question No.131, Haji Gul Afridi Sahib.

@131 *Haji Gul Afridi: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to install a grid station in Darra Adam Khel, if so, when?

Ch. Nisar Ali Khan: A new 2 x 13 MVA, 132/11 KV Grid Station at Darra Adam Khel is included in 5th STG Project. Site for the grid station has been approved and acquisition of land is under process. The grid station will be completed within 20 months from the date of possession of land subject to availability of resources.

Mr. Chairman: Supplementary question. No, then question No.134, Saranjam Khan.

@134. *Mr. Saranjam Khan: Will the Minister for Petroleum and Natural Resoures be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Sui gas office, Peshawar had fixed a quota of 18000 new connections for its domestic consumers during the year 1996-97 and that the care-taker Government reduced the said quota to 13000 connections, if so; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to restore the original quota of 18000 domestic connections, if so, when?

@ *Deferred from 21st May 1997.*

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Yes, the Gas Company (SNGPL) in their budget for FY 1996-97 had envisaged to provide 18000 domestic connection in Peshawar region. In view of ECC decision dated 28-10-1996 to slow down progress on domestic gas connections because of resource constraint, the Company had accordingly revised down ward provision of domestic gas connection on their system including Peshawar region.

(b) No.

Mr. Chairman: Supplementary question. No, then next question No.142, Syed Iqbal Haider.

@142. *Syed Iqbal Haider: Will Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the number of electricity consumers in the four provinces, FATA/PATA separately, and

(b) the amount of bills outstanding against the consumers of the said provinces/areas, separately, as on 31-3-1997 ?

Ch. Nisar Ali Khan: (a & b) The detail is attached at Annexure-I.

Annex-I

STATEMENT SHOWING PROVINCE-WISE NUMBER OF ELECTRICITY

CONSUMERS AND AMOUNT OF ARREAR AS ON 31-3-1997

Name of Province	Number of Consumers	Amount of Arrear (Rs. Min)
WAPDA		
Punjab	7,208,444	5,991.51

@ Deferred from 21st May 1997.

Sindh	843,540	2,854.79
Balochistan	245,339	4,222.20
N.W.F.P.	1,407,633	2,595.38
FATA/PATA	<u>121,290</u>	<u>1,447.48</u>
Total :	<u>9,826,236</u>	<u>17,111.36</u>
KESC	<u>1,365,136</u>	<u>10,513.572</u>
Grand Total :	11,191,372	27,624.608

Mr. Chairman: Any supplementary question. Yes please Matta sahib.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, this colossal amount of arrear that has been shown here, what plan the government has to realize these arrears from the consumers?

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, we are carrying out a massive exercise Mr. Chairman to try and receive these arrears. One of the reasons why WAPDA is in such a bad financial situation is because people who are supposed to pay the tariff are not paying it. I will need almost half an hour to give you the details of what we have done so far and what we intend doing within the next couple of months. For the moment, I can only say that I am touring almost all the provinces myself. I have gone to one Province. I will be touring the other three Provinces in the next couple of weeks. I am meeting the relevant Government officials. I am also heading an exercise whereby all government departments, which owe money to WAPDA, should do so within the next few months. We have also now with the consent of the Finance Division, exercised the option to deduct the bill at source of the provincial governments and of Azad Kashmir.

This will go a long way in helping us to retrieve our bills at the beginning of each month.

جناب آفتاب احمد شیخ، جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو arrears کی بات کی ہے اور recovery کی بات کی ہے، بڑی احسن اور صحیح بات ہے۔ وزیر موصوف نے اس حوالے سے کیا اقدامات کئے ہیں کہ جو ان کے ٹکے کے لوگ mixed up ہیں بجلی کی چوری میں۔ کراچی میں کنڈہ لگاتے ہیں ہزاروں کی تعداد میں اور مختلف طریقوں سے بجلی کی چوری کی جاتی ہے۔ اس میں بجلی کے ٹکے کے افسران mixed up ہیں۔ میں یہ پوچھوں گا کہ ان لوگوں کے بارے میں وزیر موصوف نے کوئی قدم اٹھایا ہے۔ کوئی نفاذی ان کی ہونی چاہیئے۔ ان کے خلاف کے کیا action ہوا۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

چوہدری نثار علی خان، جناب چیئرمین! اب تک اس مہم میں ہم نے واپڈا کے کئی ملازمین کو مظل کیا ہے اور معزز سینیئر کی یہ بات بالکل درست ہے کہ اس مسئلے میں نہ صرف عام صارف بلکہ واپڈا کے ملازمین بھی ملوث ہیں۔ جہاں کہیں بھی نفاذی کی گئی ہے یا ہمارے نوٹس میں بات آئی، ہم ان کے خلاف سخت کارروائی اس سے پہلے بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی۔ جناب حسین شاہ راشدی صاحب، سلیمنٹری سوال۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ مجھے جو اپارٹمنٹ الٹ ہوا ہے اسے جب میں نے occupy کیا تو اس سے پہلے جو صاحب رستے تھے اس کے تیس ہزار روپے Arrear ہیں۔ نتیجتاً ہر مہینے میری بجلی کاٹ دی جاتی ہے اور پھر میں بل correct کروا کر بجلی بحال کراتا ہوں تو وہ رقم یہ کس طرح وصول کریں گے جو آدمی استعمال کر کے بھجوز کر چلا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر برقیات صاحب۔

چوہدری نثار علی خان۔ یہ مسئلہ ہم سینٹ سے باہر سینیئر صاحب سے مل کر طے کر

لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب صدر علی عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صدر علی عباسی۔ جناب میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا ' ذرا یہ اعداد و شمار دیکھیں تو تقریباً 17 Billion outstanding ہیں جی ' پاکستان کے تمام شہروں کے ذمہ ' کراچی کے علاوہ باقی سب 17 billion ہیں اور کراچی کی تقریباً 10 billion ہیں۔ میرا تو یہ خیال تھا کہ بجلی کی جو زیادہ چوری ہے وہ رورل ایریا میں زیادہ ہے لیکن اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ جو arrears ہیں وہ کراچی کے اندر ہیں۔ شہر کے اندر کنڈا لگانے کی بات الگ ہے۔ شہر کے اندر officially جو بل آپ جاری کرتے ہیں ان کا اتنی بڑی تعداد میں رہ جاتا اس کی آپ کے خیال میں کیا وجہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب نثار علی خان صاحب۔

چوہدری نثار علی خان۔ میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں جی۔ منغز سینٹر کی یہ بات درست ہے کہ زیادہ اب تک جو arrears ہیں وہ دیسی علاقوں سے ہیں۔ میرے پاس figures ہیں اگر ہم دیکھیں جو overall arrears ہیں as percentage of the last twelve months کے جو بڑ ہیں اس میں پنجاب کے Arrears only 1.96 بنتے ہیں ' سندھ کے 27% بنتے ہیں ' صوبہ سرحد کے 26% بنتے ہیں ' بلوچستان کے 155% بنتے ہیں۔ بلوچستان کے میرے دوست یہاں بیٹھے ہیں بلکہ اگلے دن انہوں نے مجھ سے کافی لڑائی جھگڑا کیا اور قانا کے دوستوں نے بھی کیا قانا 464% بنتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ 464% کیسے گئے جاتے ہیں۔

چوہدری نثار علی خان۔ یہ جو arrears ہیں as a percentage of the twelve months adjustment جو پچھلے بارہ مہینوں کے ان کے بل آئے ہیں اس کا جو percentage ہے گویا بہت بڑی تعداد کے arrears ہیں as compared to their overall capacity to pay جو ان کے بل ہیں ایک سال کے اس کی جو percentage of arrears ہیں وہ اتنے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ قانا کے جو ٹوٹل consumers ہیں وہ تقریباً 1,21,000 ہیں اور ان کے arrears جو ہیں percentage of 1447 million so as compared to the number of consumers ان کا

arrears بہت زیادہ بلوچستان کی بھی یہی صورت حال ہے۔ یہ زیادہ دیہاتی علاقے ہیں جہاں یہ ہو رہا ہے۔ جہاں تک کراچی کا تعلق ہے یہ درست ہے سندھ میں سب سے زیادہ جو بجلی چوری ہوتی ہے وہ کراچی کے علاقے سے ہوتی ہے as opposed to rural Sindh کراچی کے علاقے میں بجلی کے arrears بہت زیادہ ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ جناب عالی ! وزیر موصوف نے بلوچستان کے حوالے سے بھی کچھ فرمایا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ لاکھوں روپے کی رقم ایک ہی آدمی کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے لیکن جناب یہ ہمارا اپنا آنکھوں دیکھا حال ہے، ہمارا تجربہ ہے کہ وہاں جتنی بھی خرابیاں ہیں یہ مصیبت جو حکومت کے لئے کھڑی کی گئی ہے یہ واہڈا کے افسروں نے کی ہے۔ ہم وہاں دیکھتے ہیں کہ جو لوگ چاہے جس م کے لئے بجلی استعمال کرتے ہوں خصوصاً دیہات میں ٹیوب ویل کے لئے، دوسرے آبپاشی نظام کے لئے جو لوگ اصل بل جمع کرتے ہیں، یہ ایک کس نہیں ہے سینکڑوں کے حساب سے ہیں، ان کو باقاعدہ تنگ کیا جاتا ہے۔ ان کو اس پر مجبور کیا جاتا ہے کہ آپ ہمیں قرضی دے دیں، ہمیں کچھ اس سے الگ دے دیں تو آپ کے بل ہم کسی کھڑے میں کسی ردی کی ٹوکری میں ڈالیں گے یعنی جو لوگ اصل بل دیتے ہیں۔ ان کو ہر لحاظ سے تنگ کیا جاتا ہے، ان سے دگنا، بگنا، چار گنا بل لے لیا جاتا ہے اور ان کو مجبور کیا جاتا ہے۔ جب وہ مجبور ہو جاتے ہیں تو پھر وہ بل جمع کرانے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس طرح جتنی بجلی استعمال ہوتی ہے، ٹیوب ویل وغیرہ اور دوسرے مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے، جو بل نہیں جمع کراتے ہیں وہ اصل بل جمع کروانے والے لوگوں سے زیادہ ہیں۔ تو بنیادی خرابی واہڈا کے اپنے محکمے کی ہے، اور اب یہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، یہ کھل کر سامنے آچکی ہے۔

جناب عالی ! ہماری درخواست ہے کہ اس کے لئے انہوں نے کیا کوئی ایسا منصوبہ، کوئی ایسا طریقہ کار، ایسا لائحہ عمل طے کر لیا ہے کہ اس مصیبت سے، اس وبال سے، ایسے عذاب سے جو اچھے خدیروں پر مسلط ہے واہڈا کے افسران کی جھل میں، ان سے عوام کی جان بچرائیں؟

جناب چیئرمین، جی جناب وزیر پانی و بجلی۔

چوہدری مختار علی خان ، جناب والا! میں اعتراف کرتا ہوں اس کا کہ کئی معاملات میں واپڈا کے ملازمین غلط قسم کے کاموں میں ملوث ہیں، مگر یہ کہنا کہ ساری جو غامبیاں ہیں اس کی جڑ اور بنیاد واپڈا کے ملازمین ہیں، یہ بات درست نہیں ہے۔ بہت سے واپڈا کے ملازمین دیانتدار ہیں، نیک ہیں اور بڑے committed ہیں اپنے کام سے۔ اس خرابی پر اس غامی پر قابو کیسے پایا جاسکتا ہے، میں نے سچے سے لے کر اوپر تک ہر جگہ complaint centres قائم کر دیئے ہیں، میں خود ان کے کام کو monitor کرتا ہوں بلکہ میں نے جس طرح اگلے دن قومی اسمبلی میں کہا جناب چیئرمین! کہ اب میرا گھر اور میرا آفس بھی complaint centre بن گیا ہے، رات کے بارہ بارہ بجے، ایک ایک بچے پورے پاکستان سے directly فون آتے ہیں کہ ہمارے گاؤں کی بجلی چلی گئی ہے، ہمارے علاقے کی بجلی چلی گئی ہے۔ تو میں کوشش کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ان کے مسئلے حل کئے جائیں۔ اس کا علاج صرف یہ ہے کہ جو معزز اراکین ہیں سینٹ کے، قومی اسمبلی کے، صوبائی اسمبلیوں کے وہ خود اس محکمے کی کارکردگی کو monitor کریں، complaint centres کے ذریعے یا میرے ذریعے۔ آپ ان کی نشاندہی کریں، واپڈا کا جو بھی ملازم غلط کام میں ملوث پایا جائے گا، ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے اور انشاء اللہ محکمے میں اس کو رستے نہیں دیں گے۔

جناب چیئرمین، جی جناب زاہد خان، ایک سوال پر پچاس پچاس سلیمنٹری تو نہیں ہو سکتے، جی زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان، جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز وزیر سے میرا سوال ہے کہ کالا کنڈ ڈویرن، خصوصاً دیر میں سال کے بارہ مہینے دو گھنٹے خام کو اور دو گھنٹے صبح، چار پانچ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ وزیر صاحب بتا سکتے ہیں کہ کیا یہ ان کے ساتھ مہربانی ہے، یا ان کو سزا دی جا رہی ہے۔ اور اگر وہ ٹیکنیکی مسئلہ ہے تو حکومت اس کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے اور اس عذاب سے ہم کب آزاد ہوں گے۔

جناب چیئرمین، اب یہ ضمنی سوال اس سے تو نہیں نکلتا۔ بہر حال اگر وزیر صاحب کچھ فرمانا چاہیں تو ان کی مرضی ہے۔

جناب محمد زاہد خان، یہ میں نے صرف اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے

کہ انہیں پورے پاکستان سے فون آتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین، جی جناب وزیر پانی و بجلی۔

چوہدری نثار علی خان، جناب چیئرمین! میرے خیال میں یہ بات شاید درست نہ ہو، مگر میں معزز سینیٹر صاحب کا پوائنٹ نوٹ کر لیتا ہوں، اس کی تحقیق کرتا ہوں اور یہ دیکھوں گا کہ یہ بات درست ہے یا نہیں اور اگر یہ بات درست ہوئی تو اس کا سدباب کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین، جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر، جناب والا! ہمارا مقصد بھی یہی ہے کہ یہ KESC کی بجلی کی جو چوری ہوتی ہے وہ کم سے کم ہو اور زیادہ سے زیادہ بلوں کی ادائیگی ہو تا کہ بجلی کا ریٹ نہ بڑھانا پڑے۔ اب کراچی میں انہوں نے صبح فرمایا ہے کہ 10 بلین روپے واجب الادا ہیں۔ 10 بلین کے نادہندگان ہیں۔ ہماری بھی یہ خواہش ہے کہ یہ پیسہ ان سے وصول کیا جائے اور وزیر محترم نے صبح فرمایا ہے کہ واپڈا میں 'KESC میں اچھے افراد بھی موجود ہیں' ہر ادارے میں اچھے افراد موجود ہیں لیکن جو اچھے افراد ہوتے ہیں وہ اتنے اچھے ہوتے ہیں کہ وہ "بروں" کی "برائی" کو روکنے میں ناکام رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بنیادی طور پر خود اچھے ہوتے ہیں۔ جو برے ہوتے ہیں ان کی ایک مافیابن باقی ہے۔ میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دس بلین روپے کی چوری ایک منظم طریقے سے کی جا رہی ہے اور ہم مدد کرنا چاہتے ہیں۔ آپ پارلیمنٹ کی کمیٹیوں کو اعتماد میں لیں، آپ یہاں پر ایک committee constitute کریں، آپ واپڈا یا KESC کے ملازمین پر مکمل اعتماد نہ کریں، آپ ہم پر بھی اعتماد نہ کریں، آپ غیر جانبدار افراد کی کمیٹی مقرر کریں جو کہ ہر صوبے میں اس کا معائنہ کرے کیونکہ جب میں وزیر تھا تو ہمارے سامنے بھی یہ لسٹیں آئی تھیں۔ جناب چیئرمین! میں حیران رہ گیا تھا کہ ایک فلیٹ کے 64 لاکھ روپے outstanding تھے اور دس سال سے تھے اور اس کی بجلی نہیں کٹی۔ میرا ایک پیسہ outstanding upto date payment نہیں ہے لیکن پھر بھی انہوں نے میرے گھر کی بجلی کاٹ دی۔ جبکہ

جناب چیئرمین، آپ کے بارے میں خیال ہو گا کہ آپ آئندہ نہیں دیں گے اس

لے کاٹ دی گئی ہو گی۔۔۔

Syed Iqbal Haider: No sir, People are being punished. Those who pay the bills regularly, they are bearing the punch and the burden for those who are habitual defaulter and I am interested so that our burden is reduced, so that the rates of KESC are reduced, if you improve the recovery. My proposal is, would you agree that a committee of the members of Parliament is constituted, may be for the same city, may be for different city. We can conduct thorough scrutiny as to why these bills are not paid, if you remove the veneer, you will find the truth sir. Nobody is that clever that he can get away with. Let us examine each major bill, major cases and if you will conduct the scrutiny thoroughly, you are bound to catch the thief and we are bound to catch the officials who are responsible.

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, I would welcome the constitution of special committee or infact, if the responsibility is given to the Standing Committee on Water and Power to go into this entire problem. I welcome such a committee.

اور میرا ارادہ پہلے سے بھی تھا، میں قومی اسمبلی کے سیکرٹری کو تو درخواست کر چکا ہوں اور آپ سے بھی آج درخواست کروں گا کہ آپ ہمیں support کریں، آپ ہمیں help کریں، یہ across party line ایک قومی ادارہ ہے جناب چیئرمین میں بالکل اتفاق کرتا ہوں شاہ صاحب سے کہ اس میں

unfortunately those people who are honest, those people who pay their bills have to brunt and have to pay the price of those who do not. I want to reverse this trend and I seek your support, the support of everybody present in this House. I intend going to Karachi myself sir, within the next couple of weeks to have an on the spot inspection of all these areas, where the KESC employees are not even allowed to enter those areas sir, leave alone paying the bill.

جناب چیئرمین، لیکن بجلی تو پھر بھی کٹ سکتی ہے 'you can cut off their electricity.

چوہدری نثار علی خان، جناب والا! اس میں مسئلہ یہ ہے کہ جی ایک علاقے میں اگر پانچ ہزار consumers ہیں تو ان میں سے اگر تین ہزار اپنے بل pay نہیں کر رہے یا وہ کنڈے لگا رہے ہیں۔ میری پچھلی directions پر انہوں نے ایک پورے علاقے کی بجلی کٹ دی۔ وہ تقریباً دو ہزار تھے جیسے انہوں نے کہا they have to pay the price for it تو انہوں نے بہت react کیا کہ ہم تو بل ادا کر رہے ہیں۔ تو یہ مسئلہ آ جاتا ہے، کئی جگہ ہم نے پولیس بھیجی، رنجرز کے ذریعے ہم نے پھاپے مارے۔ لوگوں کو پکڑا بھی، مگر جیسے ہی انہوں نے withdraw کیا انہوں نے پھر وہی کنڈے لگا دیے۔

میں نے ابھی پچھلے ہفتے ایک میٹنگ کی ہے، جس میں 'میں نے یہ آئیڈیا دیا ہے کہ ہم ایک special force constitute کریں 'all over Pakistan' صرف کراچی میں نہیں، 'all over Pakistan' یہ بہت سی security agencies ہیں، ہم ان کو کام دیں کیونکہ جناب اب صرف یہ دیکھیں کہ تنقید تو ہر کوئی کرتا ہے اور تنقید جائز ہے، مگر جب واپڈا اور KESC کے پاس پیسہ نہیں آئے تو کس طرح یہ system improve کر سکیں گے۔ جناب چیئرمین! میں یہ بات آپ کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا۔ میں نے پچھلے دنوں آرڈر کیا کہ لاہور کے جو سب سے زیادہ sophisticated areas ہیں، جو elite areas ہیں، اس کی house to house combing کی جانے کہ کون بل دے رہا ہے اور کون بل نہیں دے رہا ہے۔ اس کی رپورٹ مجھے کل ہی ملی ہے، میں صرف آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ ڈیفنس کے پانچ ہزار گھروں کو comb کیا گیا، اس میں سے ایک ہزار سے زائد گھر بل ادا نہیں کر رہے ہیں اور ان میں سے اگر میں نام پیش کروں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ بہت مالدار لوگ ہیں، سیاسی طور پر اثر و رسوخ والے لوگ۔ میں سٹیل مرحلے میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ اس کو publicity stunt بنایا جائے، اخبارات میں نام آئیں گے، شور مچا رہا ہو گا، میں چاہتا ہوں کہ First we should get them to pay their bills اب اگر Defence والے pay نہیں کر سکتے، کروڑوں کے وہ مکان بنا سکتے ہیں، گھر میں دس دس air conditioner رکھ سکتے ہیں۔ and they can not pay۔

over five or six thousand a month, I think there is something wrong sir.

جناب چیئرمین۔ ان کے گھروں میں میٹر نہیں لگے یا arrears میں what is the problem in those houses.

چوہدری نثار علی خان۔ جناب مختلف قسم کے کئی تو ایسے ہیں انہوں نے اپنے مخصوص جو phases ہیں وہ بند کئے ہیں کہ انہوں نے slow میٹرز لگوائے ہیں۔ ان میں جناب کئی جگہ connivance ہے، ہمارے جو واپڈا کے ملازمین ہیں۔ مگر ایک اور مسئلہ ہے اب بہت سارے ایسے لوگ جو واپڈا سے متعلق نہیں ہیں مگر جنہیں تھوڑا بہت know how ہے۔ وہ جا کے میٹر کو slow کر سکتے ہیں ایک phase یا دو phases بند کر سکتے ہیں اور بہت سی اس سلسلے میں technology آگئی ہے بجلی کو چوری کرنے کی، ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس بھی ایسی technology آنے کہ ہم اس کو counter کر سکیں۔

جناب چیئرمین۔ جی حاجی جاوید اقبال صاحب۔ جی بہت سوال ہو گئے ہیں جناب۔

(مداغلت)

Mr. Chairman: I don't know, it is the Minister who is very popular or the subject which is very popular.

جی حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! میرا supplementary سوال یہ ہے کہ آج ہمارے وزیر موصوف، انتہائی مہربان اور شفیق کہیں وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس مسئلے کو احسن طریقے سے حل کیا جائے اور یقیناً بجلی کے مسئلہ پر پورا ملک بحران کا شکار ہے۔ ہمارا علاقہ بحیات جہاں پہ کسی جگہ بھی کوئی بجلی کا بل pending نہیں ہے۔ اس کے باوجود سال کے نو مہینے بجلی بند رہتی ہے۔ یہ پورا سرکل اور چھینانہ بھی، ڈونگا بھی اس area میں ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس کے لئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں کہ ان لوگوں کو بھی، جبکہ دنیا میں ہر جگہ اجالے ہیں اور بجلی ہونے کے باوجود ہر وقت بجلی بند رہتی ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power. It again does not arise out of the question but Haji Javed Iqbal Sahib whom you can expect any

question when he is standing.

چوہدری نثار علی خان۔ ویسے میں آپ کی اطلاع کی لئے عرض کر دوں کہ یہ تو وزیر اعظم کا حلقہ ہے وہاں نو مہینے بجلی تو بند نہیں ہو سکتی۔ مگر ہمیں ایک چیز کا اعتراف ہے کہ صرف مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس کتنی power available ہے، اس وقت تو ویسے بھی ہمارے پاس کافی power available ہے۔ مسئلہ سسٹم کا ہے۔ اگر ہمارے پاس power available بھی ہو گی تو ہمارا سسٹم اتنا پرانا ہو چکا ہے کہ اس کی transmission میں اور اس کی distribution میں ہمیں serious problems ہوتے ہیں۔ ہمارے feeders بہت پرانے ہو چکے ہیں، ہمارے transformers load برداشت نہیں کر سکتے اور جب بھی ذرا pressure زیادہ ہوتا ہے یا تو کوئی feeder trip کر جاتا ہے یا transformer بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے لئے میں نے جب واپڈا کو کہا کہ آپ کوشش کیجئے کہ ہم ایک minimum level of renovation کر سکیں تاکہ بجلی کا جو نظام ہے۔ پورے ملک میں وہ وقتی طور پر کم از کم آئندہ سال دو سال کے لئے اسے ہم بہتر بنا سکیں تو مجھے بتایا گیا کہ صرف minimum level of renovation and

improvement in the system will require additional funds to the tune of forty to

sixty billion rupees. آج سے پچاس سال پہلے، چالیس سال پہلے بہت محدود قسم کی transmission اور distribution کے لئے بنایا گیا تھا۔ آج ہم تقریباً 10000 میگا واٹ بجلی استعمال کر رہے ہیں اس کے لئے وہ نظام موزوں نہیں ہے۔ مگر دوسری طرف یہیہ ہو تو اس نظام کو ہم بہتر بنائیں۔ اب ظاہر ہے کہ دو مہینے ہوئے ہیں یا ڈھائی مہینے ہوئے ہیں ہمیں برسرِ اقتدار آئے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں۔

I will not hide behind excuses, I will not hide behind the thesis that previous governments are responsible for this, we are faced with this challenge. Insha Allah we will try and improve the situation over the next few months.

جناب چیئرمین۔ جی سر انجام خان صاحب۔

جناب سر انجام خان۔ یہ چوری کا سلسلہ واپڈا میں ہے اس پر ایسا سسٹم چلا کے مٹتے بھی میٹرز تھے ان کو گھروں سے نکال کے باہر پولوں پر ٹانگ دیا گیا۔ میں اپنا چشم دید واقعہ

آپ کو سنا ہوں کہ ہمارے بل کچھ مہینے دو سو روپے آیا کرتے تھے، چار، پانچ، چھ مہینے اس طرح چلا all of a sudden وہ بارہ ہزار ہو گئے تو ہم نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے تو اس نے کہا کہ جناب میں اس پول پر نہیں چڑھ سکتا۔ meter reader میرے ساتھ کھڑا تھا۔ اب اس میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ جب اکٹھا بل آتا ہے چھ مہینے کا یا پانچ مہینے کا تو tariff جو ہے change ہو جاتا ہے۔ Tariff جب change ہو جاتا ہے جو میٹھلا tariff ہے وہ بہت مہنگا ہوتا ہے کیونکہ وہ پہلے مچاس یونٹوں پر اور قیمت ہوتی ہے پھر سو یونٹ کی اور قیمت ہوتی ہے، ایک سو مچاس کی اور ہوتی ہے اگر یہ چھ مہینے میں چلا جائے تو اس کا tariff جو ہے وہ totally change ہو جاتا ہے اور جس کو چھ مہینے کے بعد بل پورا ملتا ہے، اس کی تباہی ہو جاتی ہے۔ آپ کا جو میٹر ریڈر ہے وہ یہ تکلیف نہیں کرتا کہ وہ پول پر چڑھ کر ریڈنگ لے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مجھے کرنٹ لگ جائے گا۔ میں مر جاؤں گا۔ اتنے تھوڑے پیسوں میں اپنے آپ کو قربان نہیں کر سکتا۔ ایک دن میں مردان میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک میٹر ریڈر آیا۔ میں نے کہا کہ تم کیسے میٹر ریڈنگ کرتے ہو۔ اس نے کہا میں کھبے پر نہیں چڑھتا۔ میں نے میلفون اٹھایا اور اسے سی کو اس کی شکایت کی اور کہا کہ یہ آپ کا میٹر ریڈر کھڑا ہے وہ کہتا ہے میں پول پر نہیں چڑھتا۔ اسے سی نے کہا کہ اس کو کہہ دو کہ اس کو میں نے وہیں suspend کیا۔ وہ تو suspend ہو گیا۔ میرا کام تو ٹھیک ہو گیا۔

جناب چیئرمین۔ پول پر ہی suspend ہو گیا یا نیچے اتر آیا تھا۔

جناب سرانجام خان۔ نہیں نہیں۔ وہ آدمی suspend ہو گیا۔ وہ اوپر نہیں گیا تھا۔ وہ وہیں کہتا تھا میں نہیں چڑھتا پول پر۔ لیکن میرا مطلب کہنے کا یہ ہے کہ اس سے ٹوٹل ٹیرف تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور بجلی کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔ تو اس پر کچھ ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ Minister for Water and Power.

چوہدری نثار علی خان۔ جناب چیئرمین! میرے نوٹس میں یہ بات تھی۔ میٹھے مہینے ہی میں نے یہ clear cut direction دی تھی کہ آئندہ ہر مہینے بل جانا چاہیئے اور میٹر ریڈنگ کے مطابق جانا چاہیئے۔ اگر اس کے خلاف کوئی بل بھی کسی consumer کو پورے پاکستان میں آتا ہے تو وہ یہ مسئلہ ہمارے نوٹس میں لائیں۔ جو ہمارے complaint centre ہیں ان کے

نوٹس میں لائیں

and they have the authority to refuse to pay that, I say it on the floor of this House, because very clear cut directions have been given to the WAPDA authorities that they must send regular bills and as per the reading on the meter, so, in future I don't think this will be a problem.

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی آپ مولانا صاحب پوچھ چکے ہیں اس پر۔ حسین شاہ راشدی صاحب۔ جو ایک دفعہ پوچھ چکے ہوں ان کو۔۔۔ میرے خیال میں ایک سوال واپڈا پر ہو جائے، ایک گیس پر ہو جائے تو سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ We are coming to gas now جی جناب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب وزیر صاحب کی نظر سے جنگ پچیس مئی 1997ء کی اخباری خبر گزری ہے یا نہیں۔ جس میں متعدد اہم شخصیات کے ساتھ ساتھ موجودہ وفاقی کابینہ کی ایک وزیر صاحبہ کا نام بھی ہے کہ وہ بجلی کی چوری میں پکڑی گئی ہیں۔ آپ نے اس کے متعلق کیا قدم اٹھایا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Water and Power.

چوہدری مختار علی خان۔ 25 تاریخ کو میں ملک سے باہر تھا۔ مگر میں ایک چیز بالکل واضح کر دوں۔

Mr. Chairman: She has contradicted the news item.

جناب حسین شاہ راشدی۔ So sir, it has not been contradicted.

جناب چیئرمین۔ میری نظر سے دونوں گزری ہیں۔ اس لیے میں کہہ رہا ہوں۔

چوہدری مختار علی خان۔ میں clear کر دوں جی۔ ہم یہ بالکل نہیں دیکھتے کہ کوئی بھی ڈیپلٹر ہو یا بجلی چوری کرنے والا ہو۔ جیسے میں نے پہلے گزارش کی کہ اس کا عہدہ کیا ہے یا اس کی political affiliation کیا ہیں۔ I would like to assure the honourable Senator, instead I would like to ensure almost every body sitting in this House کوئی بھی ہو گا، کسی پارٹی کے ساتھ political affiliation ہو گی۔ He or she will be taken to task.

جناب حسین شاہ راشدی۔ فرض کریں کہ وہ چوری میں پکڑی گئیں تو آپ اس کو
کلینے سے نکلوا دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی next question بہت ہو گیا اس پر اگلا سوال نمبر 193 محمد
انور بھنڈر صاحب۔

193 *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Water
and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the World Bank has asked WAPDA to
hand over the under construction 3rd Circuit to National Grid Company, U.K.
against the rent of 4.5 Billion dollars to be paid by WAPDA in 30 years; and

(b) whether it is also a fact the WAPDA has estimated 555 million
dollars cost to construct and operate this project for 30 years, if so, whether
WAPDA has agreed to suffer a loss of 4.5 Billion dollars, if so, the reasons
thereof?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) Yes, the World Bank suggested that
WAPDA may hand over the uncompleted part of the 3rd 500 KV Circuit to National
Grid Company (NGC) but they did not indicate any amount.

(b) WAPDA has estimated the cost as US \$ 438 million to
construct and operate this part of the project for 30 years as against the
estimated rent of US \$ 858 million over a period of 30 years if it was to be
constructed by NGC. As such WAPDA did not agree with the proposal of the
Bank.

Mr. Chairman: Supplementary question. No question. Next Question
No. 194. Mr. Ghulam Qadir Chandio.

194 *Mr. Ghulam Qadir Chandio: Will the Minister for Petroleum

and Natural Resources be pleased state the number of villages, tehsil-wise in district Nawabshah, provided with natural Gas during the last PPP's regime?

Ch. Nisar Ali Khan: 75 towns/villages of District Nawabshah were provided gas from October, 1993 to November, 1996 are as under:-

<i>Tehsil/Taluka</i>	<i>Number of Towns/Villages</i>
Daulatpur	8
Nawabshah	50
Sakrand	17
Total:	75

Mr. Chairman: Supplementary question. Yes Mr. Ghulam Qadir Chandio.

جناب غلام قادر چانڈیو۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ڈسٹرکٹ نواب شاہ کے دیہات کی جو تعداد دی گئی ہے 75، تو کتنے دیہات بھی یہاں پر دیئے گئے ہیں، کیا یہ بتائیں گے کہ کتنے دیہات میں سوئی گیس پہنچ گئی ہے اور باقی کتنے رہ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی کتنے میں گیس پہنچ گئی ہے۔

جناب غلام قادر چانڈیو۔ اور باقی کتنے رہ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو یہ آگیا کہ 75 towns were provided.

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جہاں تک مجھے علم ہے ایسے گاؤں ہیں جہاں پر کام ابھی بند ہے یا نہیں ہو رہا۔ یہ ان 75 دیہات میں سے ہیں۔ یہاں بتایا گیا کہ 75 میں گیس مل رہی ہے۔ حقیقتاً 75 دیہات میں گیس نہیں مل رہی۔

جناب چیئرمین۔ Minister for Petroleum وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کا جو سوال

194 ہے یہاں پر نواب شاہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ 75 towns and villages of Nawabshah were provided gas وہ کہتے ہیں کہ درست نہیں ہے 75 کو provide نہیں کی

گئی ۔ بہت سارے ایسے ہیں جہاں گیس نہیں پہنچی ہے ۔ سپلائی نہیں کی گئی ہے ۔

چوہدری نثار علی خان ۔ جواب میں یہ بالکل واضح نہیں ہے کہ کس کو گیس کی فراہمی شروع ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی ۔ ہم نے اس سوال سے یہ تاثر دیا کہ انہوں نے پوچھا ہے کہ ان تین سالوں میں کون سے علاقے یا قصبے یا شہر ہیں جہاں گیس کی لائن lay کی گئی ہے ۔

These 75 towns and villages are under various stages of completion.

کئی جگہ گیس پہنچ چکی ہے ، کئی جگہ transmission lines پہنچ چکی ہیں distribution lines بچھائی جا چکی ہیں ۔ اگر یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کون سی جگہ پر اس وقت گیس کی سپلائی شروع ہو چکی ہے اور کون سے ایسے قصبے ہیں جہاں اس وقت گیس کی transmission شروع نہیں ہوئی تو اس کے لئے fresh notice چاہیئے ۔

جناب غلام قادر چانڈیو ۔ جناب والا! میں نے اپنے سوال میں گیس کی سپلائی کے

متعلق پوچھا تھا ۔

جناب چیئرمین ۔ اس کے بارے میں وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ فریش نوٹس چاہیئے ،

کہ کن علاقوں میں گیس actually پہنچ چکی ہے اور کن میں نہیں پہنچی ۔

ڈاکٹر عبدالحمید بلوچ ۔ جناب والا! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ مختلف صوبوں یا

دیہاتوں میں گیس دینے کے بارے میں حکومت کی پالیسی کیا ہے ۔ پرانی پالیسی ہے یا یہ کوئی نئی پالیسی بنا رہے ہیں ۔

چوہدری نثار علی خان ۔ جناب والا! وہی پالیسی ہے جو ہم نے 1991 میں بنائی تھی

اور وہ آج تک چل رہی ہے ۔ پیپلز پارٹی نے بھی اسی پر عمل کیا اور اس کے تحت پنجاب اور

سندھ میں وہ تمام علاقے جہاں per consumer cost 20,000 rupees بنتا ہے ، ان قصبوں اور

شہروں میں گیس پہلے پہنچائی جائے گی ۔ صوبہ سرحد میں rate Rs. 40,000 per consumer cost

ہے اور بلوچستان میں ایک لاکھ روپیہ per consumer cost ہے ۔ یہ اس پالیسی کی over all

guidelines کے تحت ہے ۔ مگر آئندہ مالی سال میں ہم کتنے قصبوں اور شہروں کو گیس سپلائی

کر سکیں گے یا جسے ہم ترقیاتی پروگرام کہتے ہیں ، اس کے متعلق میں 30 June, 1997 کے بعد

ہی وضاحت کر سکوں گا ۔

جناب چئیرمین۔ شکریہ، مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! آپ کے توسط سے میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن دیہاتوں اور قصبوں کو انہوں نے گیس فراہم کی ہے وہاں میٹر لگائے ہیں۔ گیس کے میٹرز تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلے بالکل ابتداء میں جب گیس فراہم کر دی جاتی تھی تو وہ بہت بڑے قسم کے میٹر ہوتے تھے۔ اس کے بعد بہت چھوٹے نیلے رنگ کے میٹر آئے۔ پھر اس کے بعد تبدیل ہو کر گرین قسم کے آگئے جبکہ یہ تینوں چلنے میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جو سب سے پہلے میٹر فراہم ہوتے تھے وہ آہستہ چلتے تھے، جو بعد میں دیئے گئے وہ اس سے کچھ زیادہ تیز ہو گئے، پھر جو آخر میں فراہم کئے گئے ہیں یہ اس سے بھی زیادہ تیز ہو گئے ہیں۔ کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ یہ کیا وجوہات ہیں کہ میٹرز میں تبدیلی کر دی گئی اور عوام کو خود چوری پر مجبور کر دیا۔ جب ان کی عادت ایک مرتبہ آہستہ میٹر کی تھی پھر ایک دم ان کے میٹر کو تبدیل کر دیا تو لازمی طور پر ان کو وہی عادت پڑی ہوئی ہے اور اسی طرح یہ جو نئے میٹر ہیں ان کو یقیناً "slow" بھی کرتے ہیں اور یہ حقیقت ہے "اس طرح ہوتا ہے۔ یہ جو اب نئے میٹر ہیں اتھائی تیزی سے چلتے ہیں اور لوگ ان کے بل برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضمنی سوال ہے کہ اگرچہ فیصلے کے مطابق پرانے میٹر لگانا جرم ہے، اس کے باوجود کچھ لوگ مک مکا کر کے یا جو خاص تجارتی مراکز ہیں وہاں اب بھی وہی پرانے میٹر ہیں۔ کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ انہوں نے آخری قسم کے میٹر لگوا دیئے اور آہستہ چلنے والے میٹروں کو چھوڑ دیا۔

چوہدری نثار علی خان۔ جناب چئیرمین! میں معذرت سے معزز سینئر سے اتحاق نہیں کرتا۔ اس میں جہاں تک speed کا تعلق ہے یہ standardized ہے۔ تمام میٹرز ایک ہی speed سے چلتے ہیں اور اس میں تیز یا آہستہ چلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حافظ فضل محمد۔ جناب چئیرمین! یہ ایک حقیقت سے بالکل انکار ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نئے میٹر پرانے میٹروں کی نسبت بہت ہی تیز چلتے ہیں۔

چوہدری نثار علی خان۔ جناب والا! یہ بالکل میرے جواب کو چیلنج کریں۔ اس کے لئے ایک طریقہ ہے۔ We will come to some sort of conclusion on it. مگر میں ایک بار پھر

کہتا ہوں کہ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی میٹر تیز چلتا ہو، کوئی آہستہ چلتا ہو۔ یہ تو مذاق ہو گیا، یہ تو robbery ہو گئی۔ this is inconsistent with the overall policy of the government. اور میں ایک دفعہ پھر اس بات کو repeat کرتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہاں شاید اگر یہ کوئی mix-up کر رہے ہیں جو bulk meters ہوتے ہیں جس میں ایک پوری locality کو گیس اٹھی سپلائی ہو پھر آگے سے وہ cost divide کرتے ہیں شاید اس قسم کی بات کر رہے ہوں مگر as far as other meters are concerned they are all standardized. The question does not arise کہ ایک تیز چلتا ہے اور ایک آہستہ چلتا ہے۔

حافظ فضل محمد۔ تو پھر ان پرانے قسم کے میٹروں کو کیوں cancel کر دیا گیا ہے۔ اب گھروں سے وہ اتار رہے ہیں اور تیسرے قسم کے لگا رہے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں۔ چوہدری نثار علی خان۔ میرے گھر میں تو جناب چیئرمین مچھلے تین سال سے میٹر لگا ہوا ہے۔ آج بھی وہی میٹر ہے۔ مجھے کوئی علاقہ بتا دیں جہاں انہوں نے ایک میٹر اتار کر دوسرا لگایا ہو تو میں تحقیق کر لیتا ہوں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے اس میں۔

جناب چیئرمین۔ حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جناب وزیر موصوف نے 90-91ء میں حویلیاں میں پورے پاکستان میں سب سے پہلے جو سوئی گیس دے کر ہم پر احسان کیا تھا ہم ان کے مشکور ہیں۔ اس کے بعد جو انہوں نے وہاں پر اعلانات کئے ان پر عملدرآمد شروع ہوا اور اس کے بعد ہماری حکومت ٹوٹ گئی۔ کچھ قصبے ایسے ہیں جو main line کے نزدیک ہیں چنبہ، اسی طرح بلیئر مقصود اور کھولیاں اور اسی طرح لنگرے میں ہو گئی بانڈہ سید خان وغیرہ جو انہوں نے اعلانات کئے تھے اور بانڈہ سائی خان اور رجویہ جو مین لائن کے نزدیک سے گزر رہے ہیں یہ گاؤں ہیں۔ انہوں نے خود اعلان فرمایا تھا۔ کیا یہ اس اعلان کے مطابق ابھی موجودہ اپنے اس وزارت میں عملدرآمد کرانے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری نثار علی خان صاحب۔

چوہدری نثار علی خان۔ جیسے میں نے گزارش کی کہ 30 جون کے بعد جو بھی فنڈز available ہوئے ہم overall جو development کا ہمارا پروگرام ہے اس کا ہم یقیناً اعلان کریں

گئے اور جو جو علاقہ رہ گئے ہیں ہم کوشش کریں گے کہ انہیں accommodate کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ اور میری گزارش ہو گی کہ آپ ان کے علاقے میں آہستہ چلنے والے میٹر لگوائیں۔ جی جناب خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور۔ یہ ایک حقیقت ہے جناب چیئرمین! چونکہ میٹر گھروں سے باہر لگے ہوئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے بالکل صحیح چیز ہے لیکن میٹر ریڈر کی اگر کسی کے ساتھ کوئی عداوت ہو جائے یا کوئی مک مکاؤ کی بات آجائے تو وہ رات کو یا کسی وقت وہ میٹر کی seal توڑ دیتا ہے اور اس کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ seal جو ہے وہ consumer نے توڑا ہے اور انہوں نے میٹر کو پیچھے reverse کیا ہے۔ میں جناب وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ اگر ایسی پالیسی ہے تو انصاف کا تقاضا کیسے پورا ہو، تو یہ ہے کہ consumer پر 'چونکہ میٹر باہر سڑک پر لگے ہوتے ہیں ان کی یہ ڈیوٹی نہیں ہے۔ کیا آپ اسی پالیسی پر ہی چلیں گے اور consumer کو ایسی نھان کہ وہ بار بار ان کے ساتھ مک مکاؤ کرتا رہے، اس سے نجات دلائیں گے یا ایسی چیز ہوتی رہے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری مختار علی خان صاحب۔

چوہدری مختار علی خان۔ جناب چیئرمین! یہ تو case to case ہی فیصلہ ہو سکتا ہے اور میں جنرل سوالات کا جواب نہیں دے سکتا۔ میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں جہاں کوئی اس قسم کا specific واقعہ پیش آیا ہے اس کو ہمارے نوٹس میں لائیں اگر اس میں ہمارے ٹکے کا کوئی بھی ملازم ملوث ہو گا تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب خدائے نور۔ جناب چیئرمین! میں ابھی کیوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے گیس کا خود بھی چیئرمین منتخب ہوا ہوں تو انشاء اللہ میں خود بھی آپ کے ساتھ اس مسئلے میں تعاون کروں گا اور میں آپ کو یہ چیز بتاؤں گا کہ یہ ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب والا! یہ بڑا بنیادی سوال ہے حالانکہ یہ تو ایسے ہی آ گیا ہے لیکن جب اس کو ٹولا گیا تو یہ سوال بڑا بھاری سوال ہے۔ میری درخواست ہے کہ اگر رول

کے مطابق ہو سکے تو

why don't we hold a short discussion on this whole matter. Sir when all the problems are placed before the Minister he may be given a chance to find good remedies to these problems.

جناب چیئرمین - اس کا جو procedure کے تحت ہوتا ہے کہ you have to give a notice تو وہ دے دیں تو we will look into this. اب اگلا سوال نمبر 195 سیف اللہ خان پراچہ صاحب۔

195 *Mr. Saifullah Khan paracha: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the details of the gas fund near the sea coast of Makran in Balochistan; and

(b) the details of the existence of PAB Formation and possibility of finding gas in various districts of Balochistan other than Las Bela District?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) No gas discovery has been made in the area.

(b) Pab Formation exists in Suleman fold belt and extends over Loralai, Musa, Khel Bazar, Nasirabad districts and Kohlu and Marri Bugti agencies of Balochistan. Possibilities of finding gas depends on availability of valid traps and favourable geological conditions.

جناب چیئرمین - ضمنی سوال۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ - مکران کے ساحل پر ایک امریکن کمپنی آئی ہے جو کہ ہمارے چیف منسٹر بلوچستان کو بھی ملی ہے اور اس کے علاوہ امریکن کونسل جنرل کراچی والے بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے سروے کرنے کے بعد کہا کہ مکران کو سٹ کے پاس ایک بہت بڑے ذخیرے کے ملنے کا امکان ہے تو یہ جو سوال میں نے کیا تھا یہ وزیر صاحب کے نوٹس میں

لانا تھا اور کیا وزیر صاحب اس کا نوٹس لیں گے اور اس کے اوپر پوری رپورٹ منگوائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان۔ جناب چیئرمین ! اس وقت تک تو پوری دنیا میں کہیں بھی ایسی technology ایجاد نہیں ہوئی جو ڈرلنگ کے بغیر کسی ایک علاقے میں اس بات کی نشاندہی کر دے کہ یہاں گیس یا آئل کے جو formations ہیں وہ موجود ہیں۔ جہاں تک کسی خاص کمپنی کا تعلق ہے جیسے کہ معزز سینئر جاتے ہیں ، ایک خاص طریقہ کار پاکستان کے کسی علاقے میں بھی concession لینے کا ہوتا ہے ۔ اگر وہ متعلقہ کمپنی کو کہیں کہ اس طریقہ کار کے مطابق وہ Ministry of Petroleum and Natural Resources سے رابطہ کریں تو یقیناً ہم ان سے تعاون کریں گے۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ جو پہلے وزیر برائے پٹرولیم اور نیچرل ریسورسز تھے انہوں نے خود فرمایا تھا کہ پہنی جو بلوچستان کی بندرگاہ ہے اس کے قریب ساحل پر گیس کا بڑا ذخیرہ موجود ہے اور وہ اتنا بڑا ذخیرہ ہے کہ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ خشکی کے اوپر بھی وہ ذخیرہ پایا جاتا ہے ۔ وہ فرما رہے تھے کہ سوئی کی جو گیس ہے اس سے بھی وہ ذخیرہ بڑا ہے ۔ تو کیا جو انہوں نے فرمایا تھا یہ اس کی تحقیق کریں گے کہ وہ واقعتاً ایسا ہے ۔ وہ تو فرما رہے تھے بہت بڑا ذخیرہ ہے جو سو سال آگے بھی ختم نہیں ہو گا اور اس سے پہلے اتنا بڑا ذخیرہ بلوچستان میں کہیں نظر نہیں آیا ۔ تو کیا یہ اس کے بارے میں وضاحت کریں گے۔

چوہدری نثار علی خان۔ جیسے کہ میں نے گزارش کی تھی جناب چیئرمین ! کہ دنیا میں اس وقت کوئی ایسی technology ایجاد نہیں ہوئی ، اگر ایجاد ہو جائے تو پھر پوری دنیا میں جو energy crisis ہے اس کے resolve ہونے میں ایک منٹ بھی نہ لگے۔ as you know short of drilling , there is no other way, short of drilling, of physical drilling on the ground. ہاں آمار ضرور ہوتے ہیں seismic کے ذریعے ، ان کی باقی assessment کے ذریعے ، assessment ضرور کرتے ہیں مگر 100% accuracy کا کوئی طریقہ نہیں ہے short of actual drilling کہ آپ چل سکیں کہ یہاں گیس اور تیل موجود ہے ۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ وزیر

صاحب نے یہ کس حوالے سے کہا۔ مجھے یہ بھی پتا نہیں ہے کہ انہوں نے کس context میں کہا ہے مگر میں تحقیق کر لیتا ہوں۔ جیسا میں نے گزارش کی کہ اگر کوئی علاقہ ہے جہاں گیس کے یا تیل کے آثار ہیں، یہ کہنا کہ وہاں ذخیرہ ہے یہ تو کوئی تکنیکل ایکسپٹ بھی نہیں کہہ سکتا اور نہ میں Technical Expert ہوں اور نہ سابقہ وزیر technical expert تھے۔ یہ تو کوئی technical expert کہہ سکتا ہے کہ یہاں گیس یا تیل ہے مگر انہوں نے کس حوالے سے یہ بیان دیا اس کا back ground ضرور بتاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب مناء اللہ خان زہری۔

سردار مناء اللہ زہری۔ جیسے کہ معزز وزیر صاحب نے فرمایا کہ جو گیس اور تیل کا ذخیرہ مکران کے ساحل پر ہے اس کا انہیں معلوم نہیں ہے لیکن میں ان کے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو امریکن گیس کمپنی وہاں پر تیل کے لئے سروے کر رہی ہے انہوں نے مری ایریا کا بھی سروے کیا ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر انہیں اس مسئلے میں کوئی پذیرائی نہیں ہوئی ہے لیکن مکران کے ساحل پر، جیسے کہ جنگ اخبار میں ایک ہیڈ لائن آئی تھی کہ مستقبل میں مکران کے ایریا میں گیس اور تیل کے بہت بڑے ذخائر دریافت ہونگے اور اگر ان کو ٹھیک ٹھاک طریقے سے نکالا جائے اور ان ذخائر کو استعمال میں لایا جائے تو اس سے نہ صرف بلوچستان کی بلکہ پاکستان کی تھیر بدل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ڈرلنگ کا کام ہم شروع کر رہے ہیں اور 2000 تک اس ڈرلنگ کا کام complete ہو جائے گا اور بلوچستان اور پاکستان کے مختلف علاقوں کو تیل اور گیس سپلائی کی جائے گی۔ اس کی میں ذرا وزیر موصوف سے وضاحت چاہوں گا کہ آیا یہ واقعی ہے یا نہیں ہے یا یہ ایسے ہی خبر تھی یا واقعی اس طرح کا کوئی ذخیرہ بلوچستان کے ساحل پر موجود ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان، میں ایک دفعہ پھر اپنی بات دہراؤں گا جناب چیئرمین! کہ اگر کوئی کہتا ہے کہ فلاں جگہ تیل یا گیس کا ذخیرہ ہے تو وہ غلط کہتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں علاقے میں آثار ہیں مٹنے کے تو یہ کسی حد تک بات مانی جاسکتی ہے۔ مگر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہاں تیل یا گیس کا ذخیرہ ہے۔ جہاں تک مجموعی طور پر بلوچستان اور اس کے ساتھ ملحقہ

کوسٹ لائن کا تعلق ہے، یہ ایک ایسا علاقہ ہے جس میں کافی potential ہے۔ اس میں اب تک جس سائز میں کوئیں ہیں یا اب تک اس سلسلے میں جو بھی کارکردگی ہے مختلف exploration companies کی، خواہ وہ سوئی میں ہے، خواہ وہ پیکوہ میں ہے، خواہ وہ لوئی میں ہے، خواہ وہ ماری ہے، وہاں تیل تو نہیں گیس کافی وافر مقدار میں discover ہوا ہے اور جو over all evaluation ہے بلوچستان کے بارے میں وہ یہی ہے کہ it is basically a gas prone area اور اس میں کافی potential ہے مزید گیس کے ذخائر کو دریافت کرنے کی۔ اب وہاں ایک اور چھوٹی سی قدرتی ہے یا مشکل ہے، چھوٹی تو نہیں بلکہ بہت بڑی ہے، جس میں تمام ان دوستوں سے کہوں گا جو بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں اور خاص طور پر جو سردار صاحبان ہیں کہ وہاں مسئلہ درمیش باہر کی کمپنیوں کو یہی ہوتا ہے کہ وہاں سیکیورٹی کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جب وہ کام شروع کردیتے ہیں تو انہیں بہت زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں اپنے employees کی security کا اور فیڈرل گورنمنٹ بھی مکمل طور پر ان کو security provide نہیں کر سکتی۔ میری پچھلے مہینے بھی چیف منسٹر بلوچستان سے اس سلسلے میں بات ہوئی تھی اور میرا پھر ارادہ ہے انشاء اللہ جون کے مہینے میں بلوچستان جانے کا۔ ہماری کوشش ہے کہ وہاں کی حکومت کے تعاون سے اور باقی جو بلوچستان کے لوگ ہیں خاص طور پر جو سردار صاحبان ہیں ان سے مل کر ہم ایک over all ایسی پالیسی بنائیں جس کے تحت باہر کی جو companies ہیں وہ اپنا کام شروع کر سکیں اور وہ باہر کی companies بالکل آنا چاہتی ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ اب تو جو دریافت ہو چکی ہیں اور جو تقریباً تمام کی تمام گیس کی ہیں ان کو اگر مد نظر رکھا جائے تو پھر وہاں بلوچستان میں گیس کی دریافت کے کافی chances ہیں۔ مگر یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ باہر کی companies کو وہاں پر کام کرنے کا موقع دیا جائے اور environment اور ماحول دیا جائے جس میں وہ وہاں کام کر سکیں۔ ان کی security کے لئے ہمیں مل جل کر کوئی ایسا طریقہ اپنانا ہوگا کہ جس کے تحت وہ وہاں کام کر سکیں۔ اگر وہ وہاں کام کریں گی تو یقیناً وہاں سے ذخائر کی دریافت ہوگی۔ اس وقت تقریباً چار ایسے علاقے ہیں جہاں پچھلے پندرہ سالوں سے مختلف کمپنیز کو لائسنس ملے ہوئے ہیں to explore، مگر وہ کام نہیں کر پا رہے ہیں۔ Most of the areas are under force majeure تو ظاہر ہے کہ آپ اگر کام ان کمپنیز کو نہیں کرنے دیں گے تو وہاں دریافت کے اگر chances ہیں بھی تو وہ realise نہیں ہو سکیں گے۔

جناب چیئرمین، جی جناب زہری صاحب۔

سردار مناء اللہ زہری، چوہدری صاحب آپ نے بڑا تفصیلی جواب دیا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بلوچستان کے مسئلے پر آپ اتنا interest لیتے ہیں۔ جہاں تک سردار صاحبان کا مسئلہ ہے جو آپ نے کہا ہے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بلوچستان کے حوالے سے ہم آپ سے ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے ہر طریقے سے تیار ہیں جہاں تک مکران کا تعلق ہے میں آپ کو کہوں گا کہ وہ Sardar free zone ہے۔ وہاں پر کوئی سردار وردار نہیں ہے۔ وہاں پر بھی ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے، وہاں ہماری پارٹی کا بیس ہے، ہم ہر حوالے سے آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اب بیسویں صدی میں جا رہے ہیں، ہم چلتے ہیں کہ بلوچستان کے وسائل دریافت ہوں اور وہ بلوچستان اور پاکستان پر خرچ ہوں تو اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے تفصیلاً جواب دیا اور بلوچستان کے مسئلے پر آپ اسی طرح interest لیتے رہیں گے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی۔ جناب مسعود کوثر صاحب۔ ان کے بعد حبیب جالب صاحب۔ پہلے مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر، شکریہ جناب چیئرمین! میں تھوڑا سا حیران ہوا جب وزیر موصوف نے یہ کہا کہ آمار تو معلوم ہو سکتے ہیں لیکن ذخائر نہیں۔ ویسے impression یہی ہے کہ اس modern دور میں جبکہ technology اتنی بڑھ گئی ہے اور اتنی advance ہے یہ بات ذرا عجیب لگتی ہے۔ بہر حال میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا پاکستان کے حوالے سے کہ صوبہ سرحد میں کیا اس قسم کا کوئی سروے کیا گیا ہے اور صوبہ سرحد کے کسی علاقے میں پیٹرول یا گیس کے ذخائر کے کوئی آمار نظر آرہے ہیں اور اگر for example ضلع کوہاٹ میں آمار نظر آئے تھے تو وہاں پر کام کیوں discontinue کیا گیا۔

جناب چیئرمین۔ وزیر پرولیم صاحب۔

چوہدری مختار علی خان۔ کوہاٹ میں پچھلے دور میں کچھ کام ہوا تھا۔ بد قسمتی سے ایک جگہ سے تو dry hole نکلا اور دوسری جگہ سے جو آمار ظاہر ہوئے، وہ economically اچھے نہیں تھے۔ اب ان دونوں جگہوں پر مزید development ہوتی یا نہیں ہے۔ اس کے بارے میں

مجھے fresh notice چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! جہاں وزیر موصوف نے بیرونی سرمایہ کاری یا گیس کمپنی کی ڈرنگ یا تحقیق سے متعلق عدالت اور عدم تحفظات کا اظہار کیا ہے، اس سلسلے میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے متعلق شروع سے بیوروکریسی کی جانب سے یا ان قوتوں کی جانب سے جو دراصل پسماندہ رکھنا چاہتی ہیں، یہ پرائیگنڈہ کیا گیا اور اس بات کو ہوا بنا کر اچھالا گیا ہے کہ بلوچستان میں لوگ سرمایہ کاری نہیں چاہتے اور تیل و گیس کی تلاش کے لئے جو اس قسم کی تحقیقی کمپنیاں ہیں، ان کو ڈرنگ کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ جہاں تک بلوچستان کے عوام کا تعلق ہے، میں بلوچستان کے عوام کی جانب سے اس پرائیگنڈہ کی نفی کرتا ہوں اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے ساتھ شروع سے سوتیلی ماں جیسا سلوک روا رکھا گیا ہے اور اس طرح سے پرائیگنڈہ کو بنیاد بنا کر اسے ترقیاتی کاموں سے دور رکھا گیا ہے، اس کی وجہ سے یہ ہو سکتا ہے کہ بعض علاقوں میں تیل کی نکاس سے متعلق ایسے ہی عدالت ہوں، لیکن بات یہ ہے کہ بلوچستان میں 1952ء سے جو گیس نکلی ہے، اب تک اسے بلوچستان کے صرف چند ضلعوں میں پہنچایا جا سکا ہے۔ اس کے متعلق کیا آپ کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ سوال پر آ جائیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی ہم بلوچستان کے عوام کی جانب سے، اپنی پارٹی کی طرف سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ بلوچستان کے اندر گیس کی تحقیق کے لئے یا سرمایہ کاری کے لئے یا گواڈر کو فری پورٹ بنانے کے لئے جو بھی آپ سرمایہ کاری کریں گے ہم مکمل طور پر اپنی پارٹی اور گورنمنٹ کی طرف سے تحفظات دینے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ فیڈرل گورنمنٹ ہماری گورنمنٹ کے ساتھ مل کر صلاح مشورہ کرنے کے لئے کوئی mechanism تیار کر لے۔

جناب چیئرمین۔ اس میں کیا کوئی question والی بات ہے۔

چوہدری نثار علی خان۔ جناب والا! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں صوبائی حکومت سے رابطہ رکھا ہوا ہے اور جون کے مہینے میں ہماری ایک meeting

scheduled ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ معزز سینیٹر اور ممبران قومی اسمبلی جو بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی اس مسئلے میں ہم سے تعاون کریں اور ہماری مدد کریں۔ خاص طور پر ہمارے پچھلے دور حکومت میں 'میں نے اس مسئلہ میں سینٹ کی متعلقہ standing committee کو involve کیا تھا۔ ایک دفعہ میں پھر ان سے اور آپ سے درخواست کروں گا کہ اس سلسلے میں وہ کوئی رول ادا کر سکیں تو یہ national interest میں ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ بلوچستان والوں نے پٹرول اور گیس کی بات کی ہے اور ہمارے مسود کوثر نے صوبہ سرحد کے بارے میں بات کی ہے۔ صوبہ سرحد میں ہمارے قبائلی علاقے 8 انجینئرس پر مشتمل ہیں لیکن وزیر صاحب نے قبائلی علاقوں میں گیس اور تیل کی تلاش کے بارے میں کسی پروگرام کا اظہار نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیا آپ کو وہاں پر گیس نہیں مل رہی ہے ' قبائلی علاقوں میں گیس نہیں ہے۔

حاجی گل آفریدی۔ جناب والا! گیس بھی نہیں ہے اور بجلی بھی نہیں ملتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو کیا آپ گیس کا بل دیں گے۔

حاجی گل آفریدی۔ ہم جناب والا! بل بالکل دیتے ہیں۔ ہمارا جو ان کے ساتھ معاہدہ ہے 180 روپے کا وہ ہم بالکل دے دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔

حاجی گل آفریدی۔ لیکن جب وزیر صاحب ہمیں بجلی نہیں دیتے ہیں تو گیس کس طرح دیں گے۔ خدا کرے کہ یہ بجلی بھی فراہم کریں اور گیس بھی فراہم کریں۔

جناب چیئرمین۔ وزیر پٹرولیم صاحب۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے گیس کا بندوبست کر دیں ' ہم بل ادا کریں گے۔

حاجی گل آفریدی۔ ہمارا قبائلی علاقہ بہت وسیع و عریض ہے ' وہاں آج تک کوئی

گیس کی تلاش کے لئے نہیں آیا تو کیا وہاں گیس کی تلاش کے لئے ، سروے کرنے کی کوئی تجویز آپ کے پاس ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ وزیر پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان۔ میں گزارش کر دوں کہ یہ فیصد حکومت نہیں کرتی ہے کہ کون سے علاقے میں آئل یا گیس کے لئے ڈرلنگ کرنی ہے یا کسی قسم کا development پروگرام تیار کرنا ہے۔ یہ کام بنیادی طور پر مختلف کمپنیوں کا ہوتا ہے خواہ وہ پاکستانی کمپنیاں ہوں جیسے کہ OGDC ہے یا ایک دو اور پاکستانی کمپنیاں ہیں یا جو باہر سے کمپنیاں آ کر invest کرتی ہیں۔ وہ اپنی evaluation and assessment کرتی ہیں اور وہ یہ فیصد خود کرتی ہیں کہ فلاں علاقے میں given the seismic and other maps that they have and the evaluation and the assessments based on that they decide to invest in a certain area.

تو یہ فیصد حکومت پاکستان کا نہیں ہے۔ باہر کی جو کمپنیاں ہوتی ہیں ان کا فیصد ہوتا ہے اور concessions بھی اسی بنیاد پر لیتی ہیں۔

Mr. Chairman: I think that brings us to the end of the Questions Hour.

196. *Mr. Muhammad Tahir Bizenjo: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the names of the cities of Balochistan which will be provided natural gas during the current and next financial year?

Ch. Nisar Ali Khan: (i) Provision of gas to cities in Balochistan will be considered in the next financial year on finalization of the development programme of the Company and on availability of funds.

[All the other questions and answers are taken as read and placed on the table of

the House.]

(ii) The following villages in Balochistan have however been provided gas during current financial year:-

S. No.	Name	District	Number
1.	Gulshan-e-Ammerabad.	Lasbela	1
2.	Haji Hassan Shaikh and enroute village.	Lasbela	2
3.	Magsi Colony, Balouch Goth and enroute village	Lesbela	4
4.	Usman, Solays, Ramzan and enroute villages.	Lesbala	4
5.	Killi Pir Agha Durveshabad.	Quetta	2
			13

(iii) Construction work in the following villages/killis of Balochistan is in progress and expected to be completed by 30-6-1997 :-

S. No.	Name	District	Number
1.	Mehar Ali Umrani, Mirwah and enroute villages.	DM Jamali	6
2.	Dashte Kumbela and enroute villages.	Mastung	6
3.	Khano and Khateer.	Pishin	2
4.	Killi Lalabad.	Quetta	1
			15

197. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that electric connections for agricultural tubewells in Balochistan are billed on fixed charge basis; if so, its details indicating also government's or WAPDA's executive orders, SRO's etc. in this regard ; and

(b) whether this fixed rate is for the supply of good quality and

uninterrupted electricity to the tubewells ?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Electricity tariff for agricultural tubewells allows the consumers in Balochistan as well as other regions of the country either to opt for flat rate tariff (based on fixed rate per HP per month) irrespective of the level of consumption or for the metered supply tariff related to the level of consumption. As regards the WAPDA's executive orders on the subject, Authority's notification for WAPDA's Schedule of Tariffs effective 01-02-1997 is placed at Annexure-I. It may be added that out of 11, 119 agricultural consumers of Balochistan (as on 01-03-1997), 8,945 are being governed by flat rate tariff and 2, 174 being charged at metered supply tariff-D, as per their options.

(b) Clause -4 of the Special Conditions of supply under the flat rate tariff reads as under:-

"The Authority reserves the right to itself to discontinue supply to the Private Agricultural Tubewells during peak load hours and during the period of power shortage. However, even in case of acute power shortage eight hours supply to such tubewells will be ensured by the department".

WAPDA, within its constraints, is supplying reasonably un-interrupted and good quality supply much beyond the minimum stipulated period indicated above.

198. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that electronic score boards supplied by China and installed at Pakistan Sports Complex, Islamabad is defective ; if so, the amount spent on its repair indicating also the price at which these was purchased;

(b) whether it is also a fact that PIA and National Institute of Electronics have declared these score boards of sub-standard technology, if so, whether the copies of these reports will be placed on the table of the House;and

(c) the steps being taken by the Government to get these replaced with electronic score boards of international standards and of latest technology ?

Mr. Mushahid Hussain: (a) Yes. The score boards price at the time of installation in 1984 was Rs. 57 million. Pakistan Sports Board has not spent any amount on its repair. However, a sum of Rs. 7.5 million were spent by the 4th SAF Games Secretariat in 1989 for repair of the Scoreboard during 4th SAF Games in Pakistan.

(b) Yes. Copies of reports of National Institute of Electronics and Precision Engineering Complex of PIA are enclosed at Annexure 'A' and 'B' respectively.

(c) The Government has signed an agreement with Peoples Republic of China on 15-4-1997 to purchase new score boards of international standard and latest technology.

Annexure-A

PRECISION ENGINEERING COMPLEX

Our Ref ; PSC/QA/343/96/1

Date : 23rd Jan., 1996.

Pakistan Sports Board

Kashmir Highway,

Aabpara, Islambad.

ATTN : Mr. M. Shaheen Akbar Malik,

Chief Engineer.

SUBJECT : REPAIR OF ELECTRONIC'S SCORE BOARD INSTALLED AT
JINNAH STADIUM, ISLAMABAD.

Dear Sir,

In reference to your letter No.F. 74-29/95-96/PCS(MW) dated January 17, 1996 regarding the visit report of Mr. Iqbal Subhani, Project Engineer PIAC. He visited Pakistan Sports Complex Islamabad on 1st January, 96 to evaluate the possibility of repairing Electronic's Score Board installed at Jinnah Stadium. His observations/recommendations in this regard are attached as Annex-I for your kind information/action.

Yours sincerely,

(MALIK ABDUL QAYYUM)

General Manager (Q.A.)

HEAD OFFICE

TELEX NO. 25674 PEC PK.

KARACHI AIRPORT

FAX NO. : 8221-4570632

KARACHI, PAKISTAN.

TELEPHONES : 4670001, 45796604

**REPORT ON THE SERVICABILITY OF ELECTRONIC'S SCORE BOARD
AT JINNAH STADIUM ISLAMABAD**

1. This Score Board was purchased from China and was installed in 1984 by Chinese Engineers at the present location. Soon after commissioning, it developed some serious electronic's faults and became totally unserviceable.

2. Chinese experts were called before the start of SAF Games, 1989 to carryout on spot repairs. An expenditure of Rs. 7.5 Million was incurred to rectify and upgrade this Score Board. Unfortunately soon after these games the equipment once again became unserviceable. Pakistan Sports Board has now formally request PIA to send one of the best electronic's Engineers to evaluate possibility of repairing this Score Board.

3. The undersigned was detailed to visit Jinnah Stadium, Islamabad on 1st January, 1996. I carried out in depth study of this unserviceable equipment. My observations/recommendations are as follows :

- (a) The Electronics Display Circuitry of this board is of very inferior quality.

- (b) All the looms and cables are in very poor condition.
- (c) Panels and PCB's are also of sub-standard quality (Poor edge connections and improper looming).
- (d) The technology is also very old and is almost obsolete.
- (e) The board requires extensive repair to make it fully operational, as such a huge sum of money is required to undertake such repairs and will take quite some time.

4. It is therefore recommended that a new Electronic's Score Board should be procured with a New Generation Computerised Video display System, so as to allay future maintenance problems.

(MUHAMMAD IQBAL SUBHANI)

Electronic's Engineer

Dated: 22nd January, 1996. Precision Engineering Complex.

Annex-B

NATIONAL INSTITUTE OF ELECTRONICS ISLAMABAD

Science For The People

17, Sector H-9

Islamabad Pakistan

P.O. Box 1406

Fax : 051-856945

Telex : 5538 NIE PK.

Phone : 856941-42

Technology for Progress

Email : ems%nte@sdnp.undp.org

No. MKT/PSC-01/95

18th July, 1995

Mr. Shaheen Akbar Malik,

Superintending Engineer,

Maintenance Wing,

Pakistan Sports Complex,

Islamabad.

SUBJECT :- INSPECTIONS/STUDY OF ELECTRONICS SCORE BOARD

Dear Sir,

This is with reference to your letter No. F.74-29/94-95/PSC (MW) dated 14th June, 1995 and Fax dated 10 July, 1995 regarding above noted subject. A detailed study has been carried out to repair/replace and modify the existing system. As the Electronic Parts/Components used in the score board are no more in production therefore major circuitry changes in the upgradation of the present system will be essential. For which a comprehensive cost/expenditure estimate will follow. A serious work on the subject proposal has already been started. We also like to visit your Complex before submitting our formal proposal. This will help us in familiarising the existing system.

National Institute of Electronics is an autonomous body under the administrative control of Ministry of Science and Technology, Government of Pakistan. Total manpower strength is nearly 220 and it has built-up its Laboratories with equipment worth of Rs.200 Million in major sub disciplines of Electronic. It has infrastructure and requisite expertise to undertake contractual research projects from R and D through to Production, and hence could work as R and D arm in vital areas of Electronics.

Following projects has been indigenously designed and are in the different stages of Production :-

- Artillery Computer System is a major R and D project and comprises

Regimental Computer, Battery Computer, Forward Observer Device and Gun Display Unit.

- Security Alarm System.

- Square Wave UPS 500 VA.

- Micro base, on-line Sine Wave UPS 500.

- Burst Control Fan Regulator and

- Emergency tube Light Through an Inverter.

- Computer Architecture.

- Digital Communication Lab. has developed Electronic PABX of modular nature. The configuration may range from 4 + 48 to 16 + 68 in one package.

Further information from your end regarding subject will be appreciated.

With profound regards.

Yours sincerely,

(SAEED-UR-REHMAN)

Marketing Officer

199. *Shaikh Rafiq Ahmed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state-whether it is a fact that the electricity wires from the Transformer to the village Sahib Hassan Kallay, Tehsil Takht Bhai, District Mardan, has become naked; if so, the time by which it will be replaced ?

Ch. Nisar Ali Khan: It is true that supply to 12 houses of village Sahib Hassan Kallay, Tehsil Takht Bhai district Mardan was given through 77.052 (twin-core) P.V.C. from 50 KVA transformer.

The P.V.C. was extended without installing and LT pole. It became worn-out and dangerous. The total length of worn-out P.V.C. was 80 meters. Now the worn-out P.V.C. (7/1.052) twin-core has been replaced on 22-5-1997 by installing LT pole alongwith all aluminium conductor.

200. *Malik Abdur Rauf : Will the Minister for Religious Affairs, Zakat, Ushr and Minorities Affairs be pleased to state the names of the employees of the President's and the Prime Minister's Secretariats sent for Hajj and Umra on state expense during 1994, 1995 and 1996 ?

Minister for Religious Affairs, Zakat, Ushr and Minorities Affairs: 13 employees of the President and Prime Minister's Secretariat performed Hajj on state expenses as per following details :-

Year	President's Sectt. employees	Prime Minister's Sectt. employees	Total
1994	01	09	10
1995	01	01	02
1996	—	01	01
Total	02	11	13

The list of the above employees is Annexed.

LIST OF THE EMPLOYEES OF PRESIDENT'S SECRETARIAT AND PRIME MINISTER'S SECRETARIAT WHO PERFORMED HAJJ ON STATE EXPENSES

Year	Employees of President's Secretariat	Employees of Prime Minister's Secretariat
1994	(1) Mr. Karamat Hussain, House Supervisor,	(1) Mr. Muhammad Saleem, Assistant Secretary.

Presidency	(2) Mr. M. Nazir Ahmad,	Assistant Secretary.
	(3) Mr. Muhammad Yousaf,	Driver.
	(4) Mr. Jehnadaad Khan,	Driver.
	(5) Mr. Munir Hussain Shah,	Steward.
	(6) Mr. Muhammad Afzal,	Asstt. Cook.
	(7) Mr. Ghulam Hussain,	Mali.
	(8) Mr. Mangi,	Khakrob.
	(9) Mr. Abdur Rehman,	Naib Qasid.
1995	(1) Mr. Muhammad Latif Sajid,	(1) Mr. Haq Nawaz,
	House Attendant,	Cameraman.
	Presidency.	
1996	Nil.	(1) Mr. Fazal Karim,
		Packer.

201. *Malik Abdur Rauf : Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to withdraw the Surcharge, additional Surcharge and other charges on consumption of electricity?

Ch. Nisar Ali Khan: Presently, there is no such proposal under consideration.

202. *Malik Abdur Rauf: Will the Minister for Religious Affairs, Zakat, Ushr and Minorities Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to send low paid Government employees for Hajj and Umra on Government expenses ?

Minister for Religious Affairs, Zakat, Ushr and Minorities Affairs: No.

203. *Mr. Hussain Shah Rashdi: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the names of present and Ex-Federal Ministers and Ministers of State whom notices were issued for payment of electricity and gas consumed at their official residences in excess of their entitlement w.e.f. 1st April, 1985, indicating also the period of their stay in the official residences ; and

(b) the names of the Ministers who made the payment of the amounts claimed in the notices ?

Mr. Asghar Ali Shah : (a) The names of present and Ex-Ministers and Ministers of State to whom notices were issued for payment of electricity and gas consumption at their residences in excess of their entitlement with effect from 1-4-1985 is placed at Annex-A.

(b) The names of the Ministers and Ministers of State who have made the payment of the amount claimed in the notices is placed at Annex-B.

**LIST OF SITTING/FORMER FEDERAL MINISTERS/MINISTER OF STATE
TO WHOM NOTICES WERE ISSUED**

Sl.No.	Name of Sitting/Former Ministers & Dignitaries Holding the Status of Ministers	Designation	Period of Stay
1	2	3	4
1.	Abdul Ghaffar Jattoi	Ex-Federal Minister	12/96 to 2/97
2.	Abdul Ghafoor Hoti	Ex-Federal Minister	7/85 to 1/86
3.	Abdul Majeed Malik	Ex-Federal Minister	9/90 to 3/92
4.	Abdul Sattar Lalika	Ex-Federal Minister	7/87 to 6/88 & 1/93 to 6/93
5.	Abdullah Gazi	Ex-Minister of State	10/91 to 7/93
6.	Aftab Shaban Mirani	Ex-Federal Minister	11/93 to 10/96
7.	Agha Tariq Khan	Ex-Federal Minister	2/89 to 8/90
8.	Aitazaz Ahsan	Ex-Federal Minister	9/89 to 8/90
9.	Ali Nawaz Shah	Ex-Minister of State	7/89 to 8/90
10.	Amanullah Gichki	Ex-Federal Minister	12/96 to 2/97
11.	Amir Haider Kazmi	Ex-Federal Minister	1/89 to 8/90
12.	Anwar Saif Ullah Khan	Ex-Federal Minister	3/94 to 10/96
13.	Arbab Jehangir Khan	Ex-Federal Minister	8/96 to 10/96
14.	Aslam Khan Khattak	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/88 & 10/91 to 7/93
15.	Attiya Inayatullah	Ex-Minister of State	7/85 to 6/87

16.	Ayub Jattak	Ex-Minister of State	8/96 to 10/96
17.	Begum Kalsoom Saifullah	Ex-Minister of State	5/87 to 6/88
18.	Begum Mehmooda Shah	Ex-Minister of State	3/90 to 8/90
19.	Begum Nadira Khakwani	Ex-Minister of State	6/89 to 8/90
20.	Begum Rehana Sarwar	Ex-Minister of State	5/89 to 8/90
21.	Begum Shahnaz Wazir Ali	Ex-Minister of State	12/93 to 10/96
22.	Ch. Abdul Ghafoor	Ex-Minister of State	3/93 to 12/93
23.	Ch. Ahmed Mukhtar	Ex-Federal Minister	11/93 to 10/96
24.	Ch. Amir Hussain	Ex-Federal Minister	11/90 to 8/93
25.	Ch. Anwar Aziz	Ex-Federal Minister	6/86 to 6/87
26.	Ch. Asad Rehman	Ex-Minister of State	12/91 to 8/93
27.	Ch. Hamid Nasir Chutha	Ex-Federal Minister	5/91 to 6/93
28.	Ch. Nauraiz Shakoor	Ex-Minister of State	8/96 to 10/96
29.	Ch. Shujat Hussain	Ex-Federal Minister	6/85 to 5/88
30.	Ejaz-ul-Haq	Ex-Federal Minister	9/91 to 7/93
31.	Ellahi Bux Soomro	Ex-Federal Minister	9/90 to 11/93 & 4/93 to 7/93
32.	Fakhar-e-Imam	Ex-Federal Minister	12/90 to 11/91
33.	Farooq-e-Azam	Ex-Minister of State	8/98 to 8/90
34.	Ghulam Ahmad Bilor	Ex-Federal Minister	4/92 to 7/93
35.	Ghulam Akbar Lasi	Ex-Federal Minister	3/94 to 10/96
36.	Ghulam Distgeer Khan	Ex-Federal Minister	1/92 to 7/93
37.	Ghulam Ishaq Khan	Ex-Federal Minister	7/85 to 8/88
38.	Ghulam Muhammad Manika	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/87
39.	Ghulam Murtaza Jatoi	Ex-Federal Minister	12/90 to 3/92

40.	Ghulam Mustafa Shah	Ex-Federal Minister	5/89 to 8/90
41.	Ghulam Sarwar Cheema	Ex-Minister of State	12/88 to 8/90
42.	Gulzar Ahmed Khan	Ex-Federal Minister	12/89 to 8/90
43.	Haji Amanullah	Ex-Minister of State	5/89 to 8/90
44.	Haji Gul Sher Khan	Ex-Minister of State	12/91 to 6/92
45.	Haji Hanif Tayyab	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/88
46.	Haji Mir Tareen	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/88
47.	Haji yaqoob Khan	Ex-Federal Minister	8/93 to 10/93
48.	Hanif Khan	Ex-Federal Minister	1/89 to 8/90
49.	Ibrahim Baloch	Ex-Federal Minister	7/86 to 6/88
50.	Iftikhar Hussain Gillani	Ex-Federal Minister	1/89 to 8/90
51.	Iqbal Ahmed Khan	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/88 & 6/94 to 10/96
52.	Irshad Ahmad Haqqani	Ex-Federal Minister	12/96 to 2/97
53.	Islam Nabi	Ex-Federal Minister	9/90 to 8/93
54.	Islam-ud-Din Sheikh	Ex-Federal Minister	7/85 to 8/87
55.	J. Salik	Ex-Federal Minister	5/94 to 10/96
56.	Jam Muhammad Yousaf	Ex-Federal Minister	9/91 to 8/93
57.	Jamal Said Mian	Ex-Federal Minister	6/85 to 6/87
58.	Javaid Jabbar	Ex-Minister of State	12/88 to 8/90 & 12/96 to 2/97
59.	Jehangir Badar	Ex-Federal Minister	1/89 to 8/90
60.	Khalid Ahmed Khan Kharral	Ex-Federal Minister	3/94 to 10/96
61.	Khan Bahadur Khan	Ex-Federal Minister	12/88 to 8/90
62.	Khaqan Abbasi	Ex-Federal Minister	7/85 to 5/87

63.	Khawaja Tariq Rahim	Ex-Federal Minister	12/88 to 8/90
64.	Makhdum Amin Fahim	Ex-Federal Minister	2/94 to 10/96
65.	Makhdum Javiad Hashmi	Ex-Minister of State	12/92 to 8/93
66.	Malik Abdul Qayyum Khan	Ex-Minister of State	2/94 to 10/96
67.	Malik Ajmal Khan	Ex-Minister of State	3/91 to 7/93
68.	Malik Ghulam Mustafa Khar	Ex-Federal Minister	3/94 to 10/96
69.	Malik Mukhtar Awan	Ex-Federal Minister	12/88 to 8/90
70.	Malik Mushtaq Ahmed Awan	Ex-Minister of State	6/89 to 8/90
71.	Malik Naeem Khan	Ex-Federal Minister	7/92 to 7/93
72.	Malik Waris Khan	Ex-Minister of State	8/89 to 8/90
73.	Manzoor Hussain Wasan	Ex-Minister of State	8/96 to 10/96
74.	Maqbool Ahmed Khan	Ex-Minister of State	7/85 to 6/87
75.	Maqsood Laghari	Ex-Minister of State	3/86 to 6/87
76.	Maulana A.Sattar K. Niazi	Ex-Federal Minister	7/92 to 8/93
77.	Mehboob-ul-Haq, Dr.	Ex-Federal Minister	7/86 to 3/89
78.	Mehboob-ur-Rehman, Dr.	Ex-Minister of State	7/89 to 9/92
79.	Mian Muhammad Zaman	Ex-Minister of State	1/92 to 8/93
80.	Mir Baz Muhammad Khaitran	Ex-Minister of State	12/88 to 8/90
81.	Mir Hazar Khan Bajarani	Ex-Federal Minister	9/90 to 8/93
82.	Mir Mehran Khan Bajarani	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/87
83.	Mohi-ud-Din Baloch	Ex-Federal Minister	7/85 to 2/87
84.	Muhammad Afzal Khan	Ex-Federal Minister	11/93 to 2/97
85.	Muhammad Asghar Brig/(R)	Ex-Federal Minister	11/93 to 10/96
86.	Muzaffar Shah	Ex-Minister of State	1/90 to 8/90
87.	Naeem Hussain Chattha	Ex-Minister of State	7/92 to 7/93

88.	Naseem Aheer	Ex-Federal Minister	4/86 to 8/88
89.	Naseer Ullah Khan Babar	Ex-Federal Minister	11/93 to 10/96
90.	Nawab Yousaf Talpur	Ex-Federal Minister	2/94 to 10/96
91.	Noor Hayat Noon	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/87
92.	Pervez Ali Shah	Ex-Federal Minister	9/89 to 8/90
93.	Pir Abdul Qadir Jillani	Ex-Federal Minister	1/95 to 10/96
94.	Pir Muhammad Ashraf	Ex-Federal Minister	7/87 to 6/88
95.	Professor N.D.Khan	Ex-Federal Minister	1/95 to 10/96
96.	Qazi Abdul Majeed Abid	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/88
97.	Qurban Ali Shah	Ex-Minister of State	5/89 to 7/90
98.	Rai Ahmed Nawaz	Ex-Minister of State	7/92 to 8/93
99.	Rai Mansab Ali Khan	Ex-Minister of State	6/85 to 6/87
100.	Rais Munir Ahmed	Ex-Minister of State	5/95 to 10/96
101.	Rana Chandar Singh	Ex-Federal Minister	12/90 to 7/93
102.	Rana Nazir Ahmed Khan	Ex-Minister of State	7/92 to 8/93
103.	Rao Muhammad Hashim	Ex-Federal Minister	5/89 to 8/90
104.	Rao Sikandar Iqbal	Ex-Federal Minister	12/88 to 8/90 & 8/96 to 10/96
105.	Raza Rabbani	Ex-Federal Minister	7/95 to 10/96
106.	Schaibzada Yaqoob Ali Khan	Ex-Federal Minister	7/88 to 4/91
107.	Sahibzada Yaqoob Khan	Ex-Federal Minister	11/96 to 2/97
108.	Saleem Saifullah	Ex-Federal Minister	7/85 to 4/87
109.	Sardar Asif Ahmed Ali	Ex-Federal Minister	1/94 to 10/96
110.	Sardar Fateh Muhammad Hasni	Ex-Minister of State	5/87 to 6/88 & 9/94 to 10/96

111.	Sardar Ghulam Mohammad M.	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/88
112.	Sardar Mehtab Abbasi	Ex-Federal Minister	12/91 to 7/93
113.	Sardar Yaqoob Khan Nasir	Ex-Federal Minister	12/90 to 7/93
114.	Sartaj Aziz	Ex-Federal Minister	2/91 to 7/93
115.	Shafqat Mehmood	Ex-Federal Minister	11/96 to 2/97
116.	Shah Mehmood Qureshi	Ex-Minister of State	11/95 to 10/96
117.	Shah Nawaz Junejo	Ex-Minister of State	6/89 to 8/90
118.	Shahid Hamid	Ex-Federal Minister	12/96 to 2/97
119.	Shahzada Mohyuddin	Ex-Federal Minister	2/92 to 7/93
120.	Shari-du-Din Pirzada	Ex-Federal Minister	12/90 to 10/91
121.	Subidar Khan Mandokhel	Ex-Federal Minister	12/96 to 2/97
122.	Syed Faizal Saleh Hayat	Ex-Federal Minister	1/89 to 8/90
123.	Syed Ghous Ali Shah	Ex-Federal Minister	1/92 to 93
124.	Syed Iqbal Haider	Ex-Federal Minister	2/94 to 4/95 & 9/96 to 10/96
125.	Syed Khurshid Ahmed Shah	Ex-Federal Minister	3/94 to 10/96
126.	Syed Naveed Qamar	Ex-Federal Minister	12/93 to 10/96
127.	Syed Sujjad Haider	Ex-Federal Minister	7/78 to 6/88
128.	Syed Tariq Mehmood	Ex-Federal Minister	12/90 to 6/92
129.	Tasneem Nawaz Gardazi	Ex-Federal Minister	7/85 to 6/87 & 12/90 to 8/93
130.	Umar Khan Afridi	Ex-Federal Minister	12/96 to 2/97
131.	Yasin Khan Watto	Ex-Federal Minister	6/85 to 5/88
132.	Younus Ellahi Sethi	Ex-Minister of State	9/86 to 12/86
133.	Zafar Ali Laghari	Ex-Federal Minister	5/89 to 8/90

134. Zain Noorani

Ex-Minister of State 7/85 to 6/87

135. Zubair Khan

Ex-Federal Minister 11/96 to 1/97

Executive Engineer,	Asstt. Executive Engineer	Superintending Engineer,
Store & Workshop Div.	Store & Workshop Div.	Central E/M Circle
Pak, P.W.D. Islamabad.	Pak. P.W.D. Islamabad.	Pak. P.W.D. Islamabad.

**LIST OF SITTING/FORMER FEDERAL MINISTERS/MINISTER OF STATE
WHO HAVE PAID OUTSTANDING DUES IN RESPECT OF
ELECTRIC/SUI GAS CHARGES**

Sl. No.	Name of Sitting/Former Ministers & Dignitaries Holding the status of Ministers	Designation	Remarks	Period of Stay
1	2	3	4	5
1.	Abdul Majeed Malik.	Ex-Federal Minister.	PAID	9/90 to 3/92
2.	Abdul Sattar Lallika.	Ex-Federal Minister.	PAID	7/87 to 6/88 & 1/93 to 6/93
3.	Aftab Shaban Mirani.	Ex-Federal Minister.	PAID	11/93 to 10/96
4.	Ali Nawaz Shah.	Ex-Minister of State.	PAID	7/89 to 8/90
5.	Anwar Saif-Ullah Khan.	Ex-Federal Minister.	PAID	3/94 to 10/96
6.	Arbab Jehangir Khan.	Ex-Federal Minister.	PAID	8/96 to 10/96
7.	Aslam Khan Khattak	Ex-Federal Minister.	PAID	7/85 to 6/88 & 10/91 to 7/93
8.	Ayub Jattak.	Ex-Minister of State.	PAID	8/96 to 10/96
9.	Begum Kalsoom Saifullah.	Ex-Minister of State.	PAID	5/87 to 6/88
10.	Begum Rehana Sarwar.	Ex-Minister of State.	PAID	5/89 to 8/90
11.	Begum Shahnaz Wazir Ali.	Ex-Minister of State.	PAID	12/93 to 10/96
12.	Ch. Abdul Ghafoor.	Ex-Federal Minister.	PAID	3/93 to 12/93
13.	Ch. Ahmed Mukhtar.	Ex-Federal Minister.	PAID	11/93 to 10/96
14.	Ch. Amir Hussain.	Ex-Federal Minister.	PAID	11/90 to 8/93
15.	Ch. Hamid Nasir Chutha	Ex-Federal Minister.	PAID	5/91 to 6/93
16.	Ch. Nauraz Shakoor	Ex-Minister of State.	PAID	8/96 to 10/96
17.	Ch. Shujat Hussain.	Ex-Federal Minister.	PAID	6/85 to 5/88
18.	Ejaz-ul-Haq	Ex-Federal Minister.	PAID	9/91 to 7/93
19.	Ellahi Bux Soomro.	Ex-Federal Minister.	PAID	9/90 to 11/90 & 4/93 to 7/93
20.	Fakhar-e-Imam	Ex-Federal Minister.	PAID	12/90 to 11/91
21.	Farooq-e-Azam	Ex-Minister of State.	PAID	8/89 to 8/90
22.	Ghulam Ahmad Bilor.	Ex-Federal Minister.	PAID	4/92 to 7/93

1	2	3	4	5
23.	Ghulam Akbar Lasi.	Ex-Federal Minister.	PAID	3/94 to 10/96
24.	Ghulam Dustgeer Khan.	Ex-Federal Minister.	PAID	1/92 to 7/93
25.	Ghulam Ishaq Khan.	Ex-Federal Minister.	PAID	7/85 to 8/88
26.	Ghulam Mohammad Manika	Ex-Federal Minister.	PAID	7/85 to 6/87
27.	Ghulam Murtaza Jatoi.	Ex-Federal Minister.	PAID	12/90 to 3/92
28.	Ghulam Sarwar Cheema.	Ex-Minister of State.	PAID	12/88 to 8/90
29.	Gulzar Ahmed Khan.	Ex-Federal Minister.	PAID	12/89 to 8/90
30.	Haji Amanullah	Ex-Minister of State.	PAID	5/89 to 8/90
31.	Haji Gul sher Khan	Ex-Minister of State.	PAID	12/91 to 6/92
32.	Islam ul-Din Sheikh.	Ex-Federal Minister.	PAID	7/85 to 8/87
33.	J. Sulik.	Ex-Federal Minister.	PAID	5/94 to 10/96
34.	Javaid Jabbar.	Ex-Minister of State.	PAID	12/88 to 8/90 & 12/96 to 2/97
35.	Khawaja Tariq Rahim.	Ex-Federal Minister.	PAID	12/88 to 8/90
36.	Makhdum Amin Fahim.	Ex-Federal Minister.	PAID	2/94 to 10/96
37.	Makhdum Javaid Hashmi	Ex-Minister of State.	PAID	12/92 to 8/93
38.	Malik Abdul Qayyum Khan	Ex-Minister of State.	PAID	2/94 to 10/96
39.	Malik Ajmat Khan.	Ex-Minister of State.	PAID	3/91 to 7/93
40.	Malik Ghulam Mustafa Khar.	Ex-Federal Minister.	PAID	3/94 to 10/96
41.	Malik Naeem Khan	Ex-Federal Minister.	PAID	7/92 to 7/93
42.	Manzoor Hussain Wassan.	Ex-Minister of State.	PAID in CCD-III IBD.	8/96 to 10/96
43.	Maqbool Ahmed Khan	Ex-Minister of State.	PAID	7/85 to 6/87
44.	Mehboob-ul-Haq. Dr.	Ex-Federal Minister.	PAID	7/86 to 3/89
45.	Mehboob-ur-Rehman. Dr.	Ex-Minister of State.	PAID	7/89 to 9/92
46.	Mian Muhammad Zaman	Ex-Minister of State.	PAID	1/92 to 8/93
47.	Mir Hazar Khan Bajarani	Ex-Federal Minister.	PAID	9/90 to 8/93
48.	Mohi-ul Din Baloch	Ex-Federal Minister.	PAID	7/85 to 2/87
49.	Naeem Hussain Chutta.	Ex-Minister of State.	PAID	7/92 to 7/93
50.	Naseer Ullah Khan Babar (G)	Ex-Federal Minister.	PAID	11/93 to 10/96

	2	3	4	5
51.	Nawab Yousaf Talapur	Ex-Federal Minister.	PAID	2/94 to 10/96
52.	Pervaiz Ali Shah.	Ex-Federal Minister.	PAID in CCD-III IBD	9/89 to 8/90
53.	Professor N. D. Khan	Ex-Federal Minister.	PAID	1/95 to 10/96
54.	Qurban Ali Shah	Ex-Minister of State.	PAID in CCD-III IBD	5/89 to 7/90
55.	Rai Ahmed Nawaz	Ex-Minister of State.	PAID	7/92 to 8/93
56.	Rai Mansab Ali Khan.	Ex-Minister of State.	PAID	6/85 to 6/87
57.	Rais Munir Ahmed.	Ex-Minister of State.	PAID	5/95 to 10/96
58.	Rana Chander Singh	Ex-Federal Minister.	PAID	12/90 to 7/93
59.	Rana Nazir Ahmed Khan	Ex-Minister of State.	PAID	7/92 to 8/93
60.	Rao Sikandar Iqbal	Ex-Federal Minister.	PAID	12/88 to 8/90 & 8/96 to 10/96
61.	Sahabzada Yaqoob Ali Khan	Ex-Federal Minister.	PAID	7/88 to 4/91
62.	Saleem Saifullah	Ex-Federal Minister.	PAID	7/85 to 4/87
63.	Sardar Asif Ahmed Ali	Ex-Federal Minister.	PAID	1/94 to 10/96
64.	Sardar Fateh Muhammad Hassni.	Ex-Minister of State.	PAID	5/87 to 6/88 & 9/94 to 10/96
65.	Sardar Ghulam Mohammad Mehr.	Ex-Federal Minister.	PAID	7/85 to 6/88
66.	Sardar Mehtab Abbassi.	Ex-Federal Minister.	PAID	12/91 to 7/93
67.	Shah Mehmood Qureshi	Ex-Minister of State.	PAID	11/95 to 10/96
68.	Syed Faisal Saleh Hayat	Ex-Federal Minister.	PAID in CCD-III IBD	1/89 to 8/90
69.	Syed Ghous Ali Shah	Ex-Federal Minister.	PAID	1/92 to 8/93
70.	Syed Khurshid Ahmed Shah	Ex-Federal Minister.	PAID	3/94 to 10/96
71.	Syed Naveed Qamar	Ex-Federal Minister.	PAID	12/93 to 10/96
72.	Syed Sujjad Haider	Ex-Federal Minister.	PAID	7/87 to 6/88
73.	Tasneem Nawaz Gardezi	Ex-Federal Minister.	PAID	7/85 to 6/87 & 12/90 to 8/93
74.	Yasin Khan Watto	Ex-Federal Minister.	PAID	6/85 to 5/88

75.	Younus Ellahi Sethi	Ex-Minister of State.	PAID	9/86 to 12/86
76.	Zafar Ali Laghari.	Ex-Federal Minister.	PAID	5/89 to 8/90

*Executive Engineer,
Store & Workshop Division
Pak. P.W.D. Islamabad.*

*Asstt. Executive Engineer,
Store & Workshop Division
Pak. P.W.D., Islamabad.*

*Superintending Engineer,
Central E/M Circle
Pak. P.W.D. Islamabad.*

204. *Hafiz Fazal Muhammad: Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that chak Amro feeder of Shakargarh grid station is switched off from 7 p.m. to 11 p.m. daily, if so, its reasons ; and

(b) the time by which arrangements will be made for the whole time working of the said feeder ?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Yes. 11 KV Chak Amru feeder is emanating from 66 KV grid station Shakargarh. The current transformers installed on the old circuit breaker of 11 KV Chak Amru feeder is 200/5 AMP capacity. The old circuit breaker gets switched off when the load reaches beyond 200 AMP during peak load hours. In such an eventuality to avoid frequent tripping the feeder has to be switched off.

(b) Efforts are being made to replace the current transformer as well as 11 KV cable with higher capacity by 30-5-97, after which the continuity of supply will get improved.

205. *Syed Aqil Shah : Will the Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the

Government to construct a sports complex at Abbotabad, if so, the details of the facilities to be provided there ; and

(b) the estimated cost of the project ?

Mr. Mushahid Hussain : (a) As per former Prime Minister's Directive, a Synthetic Turf for Hockey was to be laid at Abbottabad by the Federal Government subject to the condition if Government of NWFP constructed a Hockey Stadium at Abbottabad at their cost. P.C.-I of the scheme was prepared by NWFP Sports Board, Peshawar which was approved by the MDWP on 1-2-1996 costing Rs. 19.04 million with Federal Government share of Rs. 16.763 million being the cost of synthetic Turf.

(b) A sum of Rs. 15.000 million was allocated in the ADP 1995-96 by the Federal government for Synthetic Turf. The release of Rs. 15.000 million was approved by the Finance Division on 30-6-1996. The bill was submitted by the Ministry on the same date which was not accepted by the AGPR. Thus the entire amount of Rs. 15.000 million lapsed. The cost of Astro Turf was though demanded in ADP for 1996-97 and 1997-98 , but due to the other financial priorities and non existence of any Hockey Stadium suitable for laying Astro Turf, the Government did not make any provision of funds in the budget.

207. ***Hafiz Fazal Muhammad :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the survey has been conducted for the supply of electricity to village Sencha, P.O. Lohara, Tehsil Shakargarh, District Narowal, if so, the time by which electricity will be supplied to the said village ?

Ch. Nisar Ali Khan : Yes. The survey has been conducted.

Approval of electrification of these settlements was given under Prime Minister's Directive on the recommendation of Maj. (Retd.) Muhammad Khalid Ch. Ex-Vice Chairman DSAB Narowal. The electrification work has not been started as no new villages are being under-taken for electrification. Appropriate action shall be taken within the framework of new village electrification policy for the year 1997-98 which is under formulation with Government of Pakistan.

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ میرا ایک سوال ہے۔

جناب چیئرمین۔ کونسا سوال۔

سید اقبال حیدر۔ ۲۰۲۔

جناب چیئرمین۔ کس کا سوال ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب منسٹری آف ورکس کا سوال ہے۔

جناب چیئرمین۔ منسٹر آف ورکس موجود ہیں؟ موجود ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ اس میں انہوں نے out standing amount نہیں لکھا

جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ شاہ صاحب وہ کہتے ہیں کہ ۲۰۲ میں out standing amount نہیں

لکھے۔

سید اقبال حیدر۔ یہی تو ان کی جانبداری ہے جو چھپا رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ

انہوں نے مجھ سے کچھ amount claim کیا تھا۔ وہ میں نے pay کر دیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا اس میں نام ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جی اور میں نے payment کر دی ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے

میرا نام رکھا ہے۔ میں نے ان کے خلاف عدالت میں case file کیا ہے کہ منسٹری آف ورکس بجلی

اور گیس کے جلی بل بھجی ہے اور یہ مکمل طور پر کسی اور کی چوری کے پیسے ہم سے وصول کرتے ہیں اور suit pending ہے in the court of civil judge, Islamabad اور وہ تمام amount جو انہوں نے کلیم کیا تھا میں نے under protest pay کیا ہے اس کے باوجود ان میں اتنی اخلاقی جرات نہیں ہے کہ اپنی کارکردگی کو درست کریں اور اپنے حساب کتاب کو درست کریں، ایوان کو صحیح اطلاعات فراہم کریں۔

جناب چیئرمین۔ Please look into this! اگر انہوں نے pay کر دیا ہے تو پھر ان کا

نام نہیں آنا چاہیئے۔

سید اقبال حیدر۔ اس کے باوجود اس میں لکھا ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Leave applications.

جناب عبدالصمد ڈوگر نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۲ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب ایم ظفر صاحب نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۲ تا ۲۷ مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب شاہ نواز جونجو صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۲ تا ۳۰ مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب شفقت محمود صاحب نے ۲۸ مئی سے لیکر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ حسین شاہ راشدی صاحب بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۱ تا ۲۷ مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ سیدہ عابدہ حسین نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر کراچی جا رہی ہیں۔ اس لئے ۲۹ تا ۳۰ مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی۔

POINTS OF ORDER

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ باری باری 'مخ آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میری عرض یہ تھی کہ میں نے آج آپ

کے سامنے ایک short notice question رکھا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ وہ کل کے لئے رکھا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آپ نے جواب کے لئے کل رکھا ہے لیکن وہ ساری فیلیز

باہر مظاہرہ کر رہی ہیں۔ ظاہر ہے چونکہ ان کے kith & kin غائب ہیں۔ اس حوالے سے وہ آئے

ہوئے ہیں۔ مرغی والے بھی مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مرغی والوں کے لئے تو وزیر صاحب گئے تھے۔ وہ

لوگ جن کی فہمی کے ۲۸ لوگوں کا پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں گم ہو گئے۔ میں عرض کروں

گا کم از کم ان کو بھی کچھ توجہ دی جائے۔ میں نے مطاہرہ صاحب سے عرض کیا ہے کہ میرے ساتھ

چلیں۔ ان کو تھوڑی تسلی تھنی دے دیں۔

any one would like to respond this.

جناب چیئر مین۔ اچھا جی

Mr. Mushahid Hussain: I would certainly go and look after it.

Mr. Chairman: Yes Syed Iqbal Haider on an important point of order.

Syed Iqbal Haider: It is an issue of human rights sir. Last week we had raised this issue of the critical condition of Wajid Shams-ul-Hassan, the former High Commissioner of Pakistan in Britain. Sir, he was examined by the board twice by the same doctor in the Jail. In the jail, they only came to take his blood pressure, no other tests were performed with the exception of taking some blood samples etc. and the report is fake. He is in a serious condition. I have the whole documents about his ill health sir. I can present it to the Interior Minister. I humbly request, I make a very reasonable request, that he may be examined in the armed forces hospital where they have best equipment. The patient can not be examined in jail when he is ill. How can the doctor say that we have examined him, after going to jail he should be brought to the hospital, Armed Forces Hospital and I need attention of the honourable Interior Minister. Sir, the Ministry of Health is acting in a very callous manner...

جناب چیئر مین۔ جی Minister for Interior چوہدری صاحب یہ آپ سے متعلق ہے

point of order.

Syed Iqbal Haider: Ch. Sahib, I am sorry, I have to have your attention because Wajid Shamsul Hasan's treatment is not being given by your Ministry of Health. Unfortunately, there is no Minister for Health, perhaps the government has no importance for the problems of health of the people. Sir, issue is that he should be examined in the Armed Forces Hospital and there the doctor should give their report, whether he is ill or not? My humble appeal is that

please don't be guided by the Ministry of Health. They are callous people, inhuman people, to kindly ensure that one innocent person does not die in your jail, blame will come on you Ch. Sahib, if any thing wrong happens to Wajid Shamsul Hasan, it is now upon the Government to take the decision and I request you to transfer him forthwith in the Armed Forces Hospital for medical checkup. Thank you.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین: ٹھیک ہے جناب والا! مسئلے بھی ان کا ٹیسٹ ہوا تھا لیکن یہ درست ہے کہ ٹیسٹ جیل میں ہوا تھا، ہسپتال میں نہیں لایا گیا تھا۔ میں منسٹری آف ہیلتھ سے درخواست کروں گا۔۔۔

سید اقبال حیدر۔ ان سے نہ کریں جناب۔ وہ کوئی بات نہیں کریں گے۔ آپ اپنا کوئی حکم جاری کریں۔

چوہدری شجاعت حسین: نہیں، نہیں وہ arrange کریں گے۔ وزارت صحت والے arrange کریں گے تاکہ ان کا سارا medical examination جو ہے وہ آرمی میڈیکل۔۔۔

سید اقبال حیدر۔ اے ایف آئی سی۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین۔ OK، جی

سید اقبال حیدر۔ جناب کب جناب کل کروادیں۔

چوہدری شجاعت حسین: کل order پلے جائیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ مہربانی۔

جناب چیئر مین۔ جی طاہر بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ جناب چیئر مین! "The News" اخبار میں ایک خبر ہے کہ

"Cases against Sandak contractor withdrawn"

اس میں لکھا گیا ہے کہ

" The Federal Government has withdrawn all cases of alleged financial fraud and misuse of government concessions against China Metrological Construction Corporation. As instructed the FIA, not to go any further against the main contractor of Sandak Copper and Gold project. "

جناب چیئرمین! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ " سب کچھ لٹا کے ہوش میں آئے تو کیا کیا " تو سینڈک پروجیکٹ پر ہم جناب مسلسل بات کرتے آئے ہیں یہ پروجیکٹ چار سال کے وقت مقررہ پلہ تکمیل تک پہنچا۔ آزمائشی پیداوار کے بعد اس منصوبے کی تجارتی بنیادوں پر پیداوار کو برقرار رکھنا تھا۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے لمبی بات شروع کردی ہے۔ آپ کا پہلا سوال یہ تھا کہ cases withdraw ہو گئے ہیں۔

جناب محمد طاہر برنجو۔ جناب میں اس میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ cases بنائے گئے تھے۔ قواعد و ضوابط کو بڈوز کرتے ہوئے بنائے گئے تھے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جو cases بنائے گئے تھے، ان پر پہلے departmental تحقیق ہونی چاہیئے تھی۔ وہ منسٹری اس کی تفتیش کرتی۔ اگر منسٹر پیٹرولیم اس سسٹم نہ ہوتے تو اس کے بعد یہ ایف آئی اے یا احتساب کمیشن کو دیا جاتا۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ جناب 96ء سے لے کر آج تک سینڈک پروجیکٹ بند ہے۔ اس احتساب کی وجہ سے اب صورتحال یہ ہے کہ یہ واحد پروجیکٹ جو بلوچستان کا ہے یعنی مچاس سال سے۔

جناب چیئرمین۔ تو what is your point کیا کہنا چاہ رہے ہیں اور توجہ کس چیز پر دلانا چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر برنجو۔ جناب میرا پوائنٹ یہ ہے کہ سینڈک پروجیکٹ کو ابھی پندرہ سو ملین روپوں کی ضرورت ہے۔ جو ایف آئی آر درج کیا گیا تھا۔ سینڈک پروجیکٹ کے خلاف، نتیجہ میں وہ پورے پروجیکٹ کے ملازمین اور چائٹا کی جو کمپنی اس میں involve ہیں وہ ایف آئی اے کے سوالوں جوابوں میں الجھتے رہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ یہ سب کچھ کرنے کے

بعد cases withdraw کئے گئے؛ تو اس کا کیا مطلب ہوا؟

جناب چیئرمین۔ جی جی صاحب، شاید آپ بھی اسی مسئلے پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جی میں to the point بات کروں گا اور جواب بھی لیں

گئے جناب۔

یہ بات یہاں کوئی نہیں کرتے اور نہ ہی کوئی پالیسی بیان دیتے ہیں۔ لہذا وزیر خزانہ کو

توجہ دینی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ سربراہ عزیز صاحب یہ مسئلہ آپ سے متعلق ہے۔ توجہ فرمائیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب وزیر خزانہ سے تین باتیں پوچھنی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ

سینڈک پروجیکٹ بلوچستان کا اہم ترین منصوبہ ہے۔۔۔

Mr. Chairman: Order in the House, Malik Sahib please sit down

ابھی point of order ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ معاشی لحاظ سے بھی بہت اہم منصوبہ ہے۔ تیرہ سو آدمی اس

وقت وہاں کام کر رہے ہیں۔ سالانہ بجٹ 76.6 کروڑ سینڈک پروجیکٹ کو دیا گیا ہے۔ اس میں

تینتیس کروڑ ابھی تک رستے ہیں اور اگر یہ 30 جون تک نہ ہونے تو یہ lapse ہو جائیں گے۔ اول

سوال ہمارا یہ ہے کہ جو تینتیس کروڑ سینڈک پراجیکٹ کے رستے ہیں ان کو payment نہیں

ہونے ان کو وہ ملنا چاہیئے نمبر ایک۔ نمبر دو، جو پندرہ سو ملین، جس کے لئے انہوں نے وعدہ کیا

ہے Economic Coordination Committee نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پندرہ سو ملین اس عظیم

منصوبے کو چلانے کے لئے بینکوں سے دیا جائے گا۔ پانچ سو ملین پہلی قسط کے طور پر وہ بھی

ابھی تک جو ہے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے کچھ نہیں دیا گیا۔ تیسرا یہ ہے جناب کہ یہ معاہدہ جیسے

سینڈک پراجیکٹ میں چین کا بہت بڑا رول ہے چین اور پاکستان کی جو کمپنیاں ہیں انہوں نے مل

کر یہ ایک پروڈکشن مینٹ کمپنی بنائی۔ اس کمپنی کو کام یہ دیا گیا ہے کہ وہ پاکستانی انجینئرز

کو ٹریننگ حاصل کرنے کے لیے چین بھیجے اور اس کے بعد چینی اور پاکستانی انجینئر مل کر یہاں

سینڈک میں کام کریں گے۔ منصوبے کے لئے مزید پندرہ سو ملین فراہم کرے گا وہ بھی ابھی تک

یعنی تین مہینے گزر چکے ہیں جناب آپ خود اندازہ لگائیں، وہ لیٹر ابھی تک کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔

کوئی جواب نہیں ہے۔ ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ پچاس میگاواٹ کا جناب وہاں پر پاور پلانٹ ہے جو اتنا بڑا پاور پلانٹ ہے کہ وہ سارے علاقے کو بجلی دے سکتا ہے۔ اب وہ خراب ہو رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے جو sensitive parts ہیں وہ خراب ہو جائیں گے اگر وہ استعمال نہیں ہوا تو۔ یقین کیجئے جناب چیئرمین! کہ بھوٹے ملازمین اپنی تنخواہوں سے پیسے کاٹ کر چندہ کر کے اس کو چلانے کے لئے، سرکویٹ کرنے کے لئے ڈیزل وغیرہ خریدتے ہیں۔ کتنے دکھ کی بات ہے کہ اڑھائی ارب روپے کا وہ صرف پاور پلانٹ ہے اور اس پاور پلانٹ کے جو sensitive parts ہیں وہ خراب ہو رہے ہیں اور ساڑھے تین کروڑ کا کیمیکل ضائع ہو رہا ہے۔ جناب! میں حیران ہوں کہ اتنے اہم منصوبے کو کس لئے نظر انداز کیا گیا ہے پھر ہم یہ سمجھیں گے کہ بلوچستان کا مسئلہ ہے اس لئے توجہ نہیں دے رہے۔ اسٹیل مل یہ چلاتے ہیں، ایسے بے شمار منصوبے ہیں جن کے اوپر یہ کروڑوں اربوں روپے خرچ کر چکے ہیں اور وہ خسارے میں ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جب وہ پروڈکشن دینے والی ہے سونا ہے، تانبا ہے، سب چیز ہے۔ اب تو پروڈکشن کے قریب ہے اور انہیں ایک تجربہ کے طور پر سوہ کروڑ کا blister copper بھی دیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اتنا بڑا منافع بخش منصوبہ ہے جو پروڈکشن کے مرحلہ پر ہے۔ جب کہ اب سوہ سترہ ارب روپے اس پر خرچ کر چکے ہیں۔ اب آپ کیوں توجہ نہیں دے رہے ہیں، ہمیں سمجھائیں کہ آخر وجہ کیا ہے اور کیوں ہمارے لئے آپ مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ بلوچستان کے عوام یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سینیٹر یہاں ان کے لئے کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہم تو بیچ بیچ کر تھک گئے ہیں۔ ان کی مہربانی ہو گی آج ہمیں اس کے بارے میں مطمئن کریں، ایسا نہیں کہ غالی پیریڈ پورا کریں۔ ایک اصولی جواب دیں تاکہ ہم مطمئن ہو جائیں کہ واقعی حکومت کی اس بارے میں دلچسپی ہے اور حکومت اس کو چلانے گی۔

جناب چیئرمین - اور جو فنانس کے بارے میں ہے I think may be you can

make a respond to it.

جناب مسرتاج عزیز - میرے پاس ظاہر ہے جی کہ پوری اطلاع نہیں ہے اس نوٹس

کی، کہ کیا requirements تھیں، کیا بجٹ تھا، کتنا ریٹیز ہوا۔ جو جنرل بات معلوم ہے وہ یہی تھی کہ اس کی نوٹل کاسٹ تھی وہ کافی اس میں کاسٹ over run تھے لیکن اس کے باوجود غالباً

چند ماہ پہلے یہ فیصلہ ہوا کہ اس کا جو کیپیٹل کاسٹ ہے، عام طور پر جو پراجیکٹ ہوتا ہے اس کی جو کیپیٹل کاسٹ debt servicing ہوتی ہے وہ اس پراجیکٹ سے ہی پوری کی جاتی ہے تاکہ جب وہ اس کو پیسے اور منافع آئے، اس کیس میں گورنمنٹ نے یہ کہا کہ جی جتنا debt liability ہے وہ گورنمنٹ assume کرے گی اور اس پراجیکٹ پر جو ٹوٹل پندرہ بلین کی کیپیٹل کاسٹ ہے اس کا بوجھ نہیں ڈالے گی۔ اس کے بعد اب چونکہ It is now a viable commercial project, it should raise money, sell the products and give it, so only the working

capital they have to arrange, that is as far as I know اگر کوئی چیز باقی تھی، پرانی جو نہیں ہوتی تھی وہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ اس بار کوئی left over تھی، کیپیٹل کاسٹ میں سے جو دینی ہے وہ میں معلوم کر لوں گا۔ لیکن basically گورنمنٹ نے اس پراجیکٹ کے ساتھ ایک بہت بڑی رعایت کی ہے کہ جو اس پراجیکٹ کی اگر ٹوٹل debt servicing دینا پڑتی تو یہ پراجیکٹ کبھی viable ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ساری آمدنی اس debt servicing میں رہ جاتی۔ سارا کیپیٹل کاسٹ جو ہے، وہ حالانکہ کنٹرول پراجیکٹ تھا، اس کے باوجود گورنمنٹ نے assume کر لیا ہے اور کچھ اس کے جو اثاثہ ہیں جو انہوں نے ریز کیئے ہیں وہ منسٹری آف پٹرولیم کے ہیں وہ میں ان کو بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین - جو فنانس سے متعلق ہے کہ جی پیسے بجٹ میں provide کرنے ہیں وہ اگر دیکھ کر may be you can make a statement

جناب مسرتاج عزیز - وہ میں بتا دوں گا جی۔ اس پر بیان دے دوں گا جی۔

جناب چیئرمین - جی جناب حبیب جالب صاحب، جی آپ کس بارے میں بات کریں گے۔

جناب حبیب جالب بلوچ - دیکھنے میں فنانس منسٹر کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، اگر وہ میرے comments پر ذرا توجہ کریں تو۔

جناب چیئرمین - جی جی فرمائیے کیا بات ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ - بات یہ ہے کہ یہ سینڈک پراجیکٹ جو ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - سینڈک کی تو بات ہو گئی ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ - نہیں جی اس سلسلے میں کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں کیونکہ انہوں نے جس انداز میں بات کی ہے۔

جناب چیئرمین - دیکھیں جی یہ کوئی سینڈک پر بحث نہیں ہو رہی یہ تو پوائنٹ آف آرڈر ہے وہ allow کر دیا اس کا جواب آگیا۔

جناب حبیب جالب بلوچ - اسی پوائنٹ آف آرڈر پر میں ہوں۔

جناب چیئرمین - تو ایک ہی چیز پر تین پوائنٹ آف آرڈر ایک دن میں 'میں allow نہیں کر سکتا' جی جناب ملک عبدالرؤف صاحب Point of Order can't be allowed on the same thing all over again ملک عبدالرؤف صاحب - جی please sit down جی ملک عبدالرؤف صاحب - جی فرمائیے۔

ملک عبدالرؤف خان - جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ جو سوال رہ جاتے ہیں - اس کے متعلق کوئی فیصلہ کریں یا تو اتنے ہی سوال آیا کریں جن کا روزانہ جواب دیا جاسکے یا ان کو وقت کم دیں یا پھر کوئی ایسا طریقہ ہو کہ ان کو دوسرے دن ڈیل کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین - اس کا ایک ہی طریقہ کار ہے کہ it can't be done. آپ میرے ساتھ تعاون کریں - میرے خیال میں ہر ایک سوال پر تین 'چار ضمنی سوال سے زیادہ نہ ہوں تو سارے سوال ہو سکتے ہیں - آج آپ نے واچڈا کے سوال پر اتنے ضمنی سوال کر دیئے کہ باقی سوالوں کے جوابات کے لئے وقت نہیں بچا - اگر آپ میرے ساتھ تعاون کریں تو پھر میں سختی کرنا شروع کر دوں۔

ملک عبدالرؤف خان - جناب والا! میری تجویز یہ ہے کہ یہاں سوال تھوڑے رکھا کریں۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے - اگر آپ اجازت دیں تو میں کل سے سختی شروع کر دوں۔ کیا آپ کی اجازت ہے کہ سختی شروع کر دی جائے - چلیں کل آپ سے پوچھ کر اگر آپ اجازت دیں گے تو جیسا آپ کہیں گے ویسا ہی کریں گے - جی حسین شاہ راشدی صاحب - جناب !

ہم تو وقت کے مطابق کام کرتے ہیں what is the problem. جی رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: No problem but since we are going through the bills.

تو راجہ صاحب سے بات ہوئی تھی کہ آج پوائنٹ آف آرڈر کا قصور اس وقت بڑھا دیں۔

جناب چیئرمین۔ تو آج بل پاس ہو جائیں گے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! پہلے دو تو ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ تو پہلے بل پاس کر کے پھر نہ کر لیں۔ Every body is relaxed.

اس کے بعد جو وقت بچے اس کو پوائنٹ آف آرڈر کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ اس کے بعد اس طرح کر لیتے ہیں کہ بڑ کا معاملہ طے کر کے باقی سارا وقت پوائنٹ آف آرڈر کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ او۔ کے۔ So let us proceed to legislation and then we will take up this. جی جناب حسین شاہ راشدی صاحب۔ حسین شاہ راشدی صاحب کا ہمیشہ پوائنٹ آف آرڈر بالکل صحیح ہوتا ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ ان بڑ کے بعد وقت دوں گا۔ نہیں sorry فیصلہ ہو گیا ہے کہ پہلے بڑ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے بہت وقت ہوگا۔ اگر میں آپ کو اجازت دوں گا تو پھر رضا ربانی صاحب کو میں کیسے کہوں گا کہ ابھی نہیں آپ بعد میں کریں۔ جی حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین صاحب! آج جب ہم اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے آ رہے تھے تو باہر کافی مجمع تھا اور مختلف مطالبات لے کر پھارے لوگ دوپہر سے کھڑے ہیں۔ اس میں کچھ مرغی خانے والے بھی ہیں، جو مظاہرہ کر رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ حکومت نے شادی کے سلسلے میں جو پابندی لگائی ہے کہ کھانا وغیرہ نہ دیا جائے۔ اس سے توقع یہ تھی کہ آٹے اور دوسری چیزوں کی بھی بچت ہوگی۔ ہم نے دیکھا کہ آٹے کی بچت تو نہیں ہوئی بلکہ اس قانون سے پہلے اور اس قانون کے دوران آٹے کی سخت قلت ہوئی اور وہ قلت ابھی تک جاری ہے اور قیمتیں بڑھ رہی ہیں، مگر جو نقصان ہوا ہے وہ مرغی خانے والوں کو ہوا ہے۔

مرغیاں اتنی بہتات میں ہو گئی ہیں کہ اب وہ آپس میں لڑ کر ایک دوسرے کو مار رہی ہیں، جو چیز ہمارے معدے میں داخل ہونی چاہیئے تھی، وہ خواہ مخواہ حرام ہو رہی ہیں۔ مولانا ظفر علی خان (مرحوم) نے غالباً کہا تھا کہ

کنیں گی جتنی مرغیاں بڑھیں گے اتنے امتی

بئیر کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے۔

تو مولانا ظفر علی خان (مرحوم) کی یہ سند ہمارے پاس موجود ہے۔ میں کم از کم ان سے یہ کہوں گا کہ مرغی خانے والوں کے پاس جائیں اور ان کے جو جائز مطالبات ہیں وہ وزیر صاحب ضرور پورے کریں۔

سردار منام اللہ زہری۔ جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔

سردار منام اللہ زہری۔ جناب والا! میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں کہ زیادہ مرغیاں کھانے سے کیسے امت بڑھے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب والا! مسلمان کی سند بھی یہی ہے کہ آپ جتنی مرغیاں زیادہ کھائیں گے اتنا ہی آپ کا ایمان بڑھے گا اور مستحق احمد یوسفی صاحب نے اپنی ایک کتاب میں کہا ہے کہ مسلمان وہ جانور پالتا ہی نہیں ہے جس کو وہ کٹ کر کھانہ سکے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر فنانس صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب یہ قوم کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے کہ مرغ مسلم کھانے والوں کو آج کل مرغی کی ایک ٹانگ پر اکٹھا کرنا پڑ رہا ہے، تو اس میں کوئی شک نہیں لیکن seriously speaking یہ مسئلہ ڈیڑھ مہینے پہلے پولٹری ایسوسی ایشن ہمارے نوٹس میں لائی تھی، اس پر باقاعدہ غور و غوض ہوا۔ اس کے بعد ECC میں اس کا پیکیج گیا، جو منظور ہو گیا ہے لیکن چونکہ وہ taxes سے related مسئلہ تھا تو وہ بجٹ کے ذریعے implement ہو سکتا ہے، ویسے نہیں ہو سکتا۔ آج جو جلوس تھا ان کے نمائندوں کو میں نے بلوایا، چار سے پانچ تک میری

ان سے meeting ہوئی۔ ان کی میں نے تسلی کی ہے، ان کی شنوائی ہو چکی ہے اور انشاء اللہ دو ہفتے میں اس کا حل بھی آ جائے گا۔

جناب چیئرمین - شکریہ جناب - now we will proceed to Item No. 3 Mr.

Sartaj Aziz sahib 'اس پر آپ کی کوئی understanding ہے۔ جی رضا ربانی صاحب فرمائیے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I will just like to raise one technical point of order.

Mr. Chairman: Please go ahead.

Mian Raza Rabbani: And that is sir, that I would draw your attention to the notice, which has been circulated with reference to the Bank Nationalization (Amendment) Bill, 1997. Sir, this notice has been circulated on the 28th of May, 1997 i.e., yesterday and the notice reads - The Bank Nationalization (Amendment) Bill, 1997, passed by the National Assembly and transmitted to the Senate, is circulated to all members of the Senate in terms of Rule 108 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate. Now sir, I have spoken to Mr. Sartaj Aziz but if the notice has been circulated on the 28th in terms of Rule 108 then according to Rule 110 it cannot come up for today till after the notice has been circulated.

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ دو دن نہیں بنتے؟

میاں رضا ربانی۔ نہیں جناب آج 29 ہے۔

جناب چیئرمین۔ 28 اور 29 دو دن تو ختم ہی ہو گئے۔

میاں رضا ربانی۔ نہیں جناب two clear days ہوتا ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ وہاں پر two clear days نہیں لکھا ہوا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ نہیں جناب two days

Mr. Chairman: That is a difference,

I understand کہ وہاں پر two clear days نہیں ہے بلکہ two days لکھا ہوا ہے تو two days means 48 hours. 48 hours نہیں ملتے۔

میاں رضا ربانی۔ 48 hours نہیں ملتے۔ 24 hours بھی مشکل سے ملتے ہیں جناب۔

but since, as we have always been maintaining that we do not want to.....

Mr. Chairman: No if we start the day, when would the day start,

آج کل تو بہت جلدی دن شروع ہو جاتا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, but coming down seriously, this is an objection which we could have taken but as I said that since we do not believe in nit-picking all the time and we want to get on with the job of legislation. These two Bills that have been moved today i.e., the Banks Nationalization Bill and the Central Depository Bill, these Bills had been given to us by the learned Finance Minister sometime ago and we had formed a committee in this respect, in which Mr. Ihsanul Haq Piracha was a member, Senator Taj Haider was also a member of that committee. They have gone through the Bills. They have certain reservations which Piracha Sahib would be raising during the first reading of the Bill but in principle, we are not opposing the Bill and therefore they can be passed today.

جناب چیئرمین۔ راشدی صاحب آپ کیا بات کہنا چاہتے ہیں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ میں ایک جنرل سی بات کہوں گا اور اس میں زیادہ تر توجہ میں آپ کی چاہوں گا۔ گزارش یہ کہ کچھ عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ legislation کی بھر مار ہو رہی ہے اور کوشش یہ ہو رہی ہے کہ rules suspend کر کے قوانین پاس کئے جائیں۔ جناب ہم جس ایوان میں بیٹھے ہیں یہ ہمارا فرض ہے کہ جو legislation ہم پاس کرتے ہیں وہ سچی تھی ہو۔ اس پر بحث ہونی ہو اور آئندہ کی نسلوں کو معلوم ہو کہ ہم نے اس کے متعلق ابھی طرح غور و

غرض کیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہم نے یا اس سینٹ نے حکومت کے اصرار پر اس مقدس ایوان کو معذور، لوے اور لنگرے قوانین کا زچہ خانہ بنا دیا ہے۔ دس منٹ میں اگر تین ایکٹ پاس ہوتے ہیں، جس طرح کہ ہم نے کل یا پڑوں دیکھا تو اس رفتار سے آپ دیکھ سکتے ہیں، اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہم بغیر غور و غوض کے کتنے قوانین پاس کریں گے۔ میں جناب وزیر خزانہ کی ذہنی زچگی کی زرخیزی کو داد دیتا ہوں کہ وہ اتنے قوانین لاتے ہیں۔ یہ شکر ہے الحمد للہ کہ وہ خاتون نہیں ہے ورنہ تو غضب ہو جاتا۔ بہر حال میں فقط یہ گزارش کروں گا کہ جہاں گنجائش ہو وہاں ہمیں موقع ضرور دینا چاہیے کہ ہم اس کے متعلق بیٹھ کر بحث کریں جس طرح کہ legislation ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین، تو آپ زچگی کے بارے میں بحث کرنا چاہتے ہیں اور معائنہ بھی کرنا چاہتے ہیں اور ملاحظہ بھی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب حسین شاہ راشدی، میں قید پروفیسر ساجد میر صاحب کی طرف اشارہ کروں گا۔ میرے معزز ہیں وہ قانون پر کچھ نہیں بولتے مگر قانون سازی کے دوران وہ بیٹھے رستے ہیں تاکہ جو نومولود بچہ ہو اس کے کان میں وہ اذان دے سکیں۔

LEGISLATIVE BUSINESS

I. RE: [THE BANKS (NATIONALIZATION) (AMENDMENT) BILL,

1997]

Mr. Chairman: Minister for Finance item No. 3.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I beg to move that the Bill further to amend the Banks (Nationalization) Act, 1974 [The Banks (Nationalization) (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: As has been moved by Mr. Sartaj Aziz, Minister for

Finance, Economic Affairs and Statistics that the Bill further to amend the Banks (Nationalization) Act, 1974 [The Banks (Nationalization) (Amendment) Bill, 1974], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین، جی سرتاج عزیز صاحب بتائیں کہ یہ کیا ہے۔

جناب سرتاج عزیز، جناب چیئرمین! یہ ہمارے جو banking reforms ہیں اس کا ایک important حصہ ہے۔ اس میں جو مختلف banks ہیں، گورنمنٹ کے جو banks ہیں، گورنمنٹ ان کی جو management ہے، ان کے بورڈز آف ڈائریکٹرز ہیں وہ independently constitute ہوں گے۔ ان کی جو terms of reference ہیں۔ ان کی کریڈٹ پالیسی اور باقی criterion کے بارے میں ان کو خاصی خود مختاری دی گئی ہے۔ بکنگ کونسل جو ایک extra tear بن گیا تھا اس کی abolition اس میں شامل ہے اور آخر میں جو اس میں سیکریسی کا مسئلہ تھا fidelity and secrecy اس کے بارے میں provision ہیں۔ ساتھ ہی اس کا ایک حصہ جو پہلے Banks (Nationalization) Act, میں تھا کہ روز ۱۲ کے اندر لیں چھاپ سکتے ہیں وہ ہم نے بکنگ کمپنیز آرڈیننس میں شامل کر دیا ہے۔ پہلے اس آرڈیننس میں تھا تاکہ وہ نہ صرف گورنمنٹ کے بنکوں کو apply کریں بلکہ non government banks کو بھی apply کریں۔ تو یہ banking reforms کے سلسلے میں اور بنکوں کی کارکردگی بہتر کرنے کے لئے ایک important bill ہے اور مجھے امید ہے کہ ممبران سینٹ اس کو منظور فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین، جی جناب قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ، جناب چیئرمین! جہاں تک اس بات تعلق ہے کہ بکنگ کونسل ختم کر رہے ہیں یہ تو اچھی بات ہے لیکن جو اس کے اختیارات ہیں وہ زیادہ تر فیڈرل گورنمنٹ نے لے لئے ہیں اور کچھ انہوں نے سٹیٹ بنک کو دے دیئے ہیں جیسا کہ انہوں نے جو بورڈ بنانا ہے اس کے اختیارات زیادہ تر گورنمنٹ کے پاس ہیں۔ وہ صرف بنک سے consult کریں گے۔ اس بورڈ میں جو ممبران ہوں گے ان کی qualification اگر آپ دیکھیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر جو advertise کرتے ہیں بھوک کے لیے یا دوسری آسامیوں کے لئے ان کے لئے بھی کچھ شرائط

ہوتی ہیں۔ مگر اس میں کوئی شرائط نہیں ہیں ان کی qualification کے بارے میں۔ یہ بھی نہیں ہے کہ اس کو graduate ہونا چاہیئے یا پڑھا کھا ہونا چاہیئے، صرف پاگل نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ لکھا ہے کہ صرف پاگل نہیں ہونا چاہیئے۔ لولا لنگڑا نہ ہو باقی بے شک جیسا بھی ہو ویسا۔ باقی جو بڑی eligibility اس میں رکھی ہے کہ وہ MNA اور MPA نہ ہوں۔ جناب چیئرمین! MNA اور MPA یا سینیٹر نے کیا گناہ کیا ہے کہ وہ نہ بنیں۔ PIA کا تو چیئرمین MNA بن سکتا ہے لیکن بنک کا نہیں بن سکتا۔ ویسے تو وہاں job specialized ہیں یقیناً ہونی چاہیئے لیکن پھر اس کی qualification تو ہونی چاہیئے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبر ہوں گے یا اس کا چیئرمین ہوگا۔ ان کے لئے کوئی qualification نہیں ہے۔ فنانس منسٹر اس پر توجہ دیں کہ اس میں کم از کم کوئی specialized qualification تو ہونی چاہیئے۔ فنانس منسٹری کو جو بھی پسند آئے اور اس پر مہربان ہوں۔ ان کی مرضی اور مہربان ہوں ان پر تو راستے سے چلتا ہوا بے روزگار بھی رکھ دیں گے۔ تو یہ بہت ہی ضروری ہے کہ اس کو دیکھ لیں کہ اس کی جو qualifications or eligibilities لکھی ہیں بورڈ آف ڈائریکٹرز یا چیئرمین کی، اس میں کوئی qualifications نہیں ہیں سوائے disqualifications کے، mainly وہ ہے صرف ممبران قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلی اور پاگل نہ ہو۔ ہمیں اگر ان کے ساتھ ملایا ہے تو یہ ان کی اپنی مرضی ہے جو یہ چاہیں کریں یا پھر پولیٹیکل پارٹی کا ممبر نہ ہو اب پولیٹیکل پارٹی کا ممبر ہونا بھی اس کے لئے گناہ ہو گیا ہے بڑی بات ہے۔

دوسرا میں Clause 18 پر گزارش کرنا چاہوں گا جو Indemnity Clause ہے، اس میں Banks کو اتنا sacrosanct کر دیا ہے کہ کوئی بھی legal precedent ان کے خلاف نہیں ہو سکتا جناب یہ لین دین کا کام ہے، کسی کے ڈیپازٹ ہیں، کسی کے پیسے رکھے ہوئے ہیں۔ کیا وہ کوئی suit بھی نہیں قائل کر سکتا، کوئی کیس نہیں کر سکتا، agitate نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کورٹس کی jurisdiction hose کردی ہیں ٹوٹل اور یہ بھی منع کر دیا ہے کہ کوئی حساب کتاب ہے یا ڈیپازٹ رکھی ہوں کسی بنک میں یا بنک والے نے کوئی ہیرا پھیری کی ہو، تو کوئی بھی کیس نہیں داخل کر سکتا اپیل نہیں کر سکتا

no suit prosecution or other legal proceedings shall lay against the Government,

Bank, State Bank or President or Directors of the Board

اب جناب یہ sacrosanct اتنے ہو گئے ہیں کہ کسی کے خلاف بھی قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی۔

یہ جو clause ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انسانی حقوق کے خلاف بھی ہے اور جو بھی انسانی قدریں ہیں ان کے خلاف بھی ہے۔ قانون کے خلاف بھی ہے کہ قانون کی جہاں بھی breach ہو تو وہاں agitate کرنے کا ہر ایک کو حق ہے کہ کیس داخل کرے پٹیشن فائل کرے یا اپیل فائل کرے، کوئی غلط آرڈر ہے تو اس کے خلاف یہ حق ٹوٹی اصولوں کے خلاف ہے۔ میں گزارش کروں گا وزیر خزانہ صاحب کو کہ یہ بھلاز بالکل نکال دیں اور اس کو اس میں نہ آنے دیں یہ میری گزارش ہے۔

جناب چیئرمین - any body else جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - شکریہ جناب چیئرمین صاحب میں وزیر موصوف اور حکومت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ ادارے بہت اہم ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمیشہ ہمیں یہ شکایت رہی ہے۔ ہم تو اپنی بات ضرور کریں گے کہ کم از کم اس میں ناعدگی جو ہے فیڈرل نظام کے حوالے سے تمام صوبوں کی ہونی چاہیئے۔ پانچ یا سات بورڈ کے ممبرز رکھے گئے ہیں۔ اکثر و بیشتر ان مالیاتی اداروں میں اس بات کو غلط میں نہیں لایا جاتا کہ صوبوں کی بھی ناعدگی ہونی چاہیئے۔ پانچ ممبر لیتے ہیں، سات ممبرز لیتے ہیں، بلوچستان سے بھی کم از کم کوئی ممبر لیں، سندھ سے بھی لیں، صوبہ سرحد سے لیں، پنجاب سے لیں، کم از کم اس طرح سے لیں تاکہ یہ جو نظام مالیت ہے اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں تمام صوبوں کی ناعدگی ہونی چاہیئے۔

میں ان کو یہ عرض کروں گا کہ اس پر یہ توجہ دیں۔ یہ شکایت صوبوں کی ختم ہونی چاہیئے اور انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ واقعی صوبوں کی ناعدگی ضروری ہے کیونکہ آج سارے معاملات مالیات کے ہیں۔ سارا مسئلہ economy کا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان اس لئے پسماندہ ہے کہ اس کا ملک کی economy میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اگر اس طرح کے اہم اداروں میں، 'بنک صوبہ اداروں میں جیسے سٹیٹ بینک ہے یا دوسرے بینک ہیں' اگر ہمارے لوگ بھی اس میں ہوں، ہمارے ہاں بھی قابل لوگ ہیں، 'عالم لوگ ہیں' پڑھے لکھے لوگ ہیں، 'آپ کوئی ایسی پالیسی بنائیں' ایسا کوئی موقع دیں، 'ایسی کوئی ترمیم لائیں کہ جس میں ہمارے لوگوں کی بھی ناعدگی ہونی چاہیئے۔ ہم کہتے ہیں کہ سارے پاکستان کے صوبوں کی ناعدگی ہونی چاہیئے۔ فیڈرل ازم، حقیقت میں ہونا چاہیئے تاکہ جو پالیسیاں بنیں، ان میں ان کا share ہو اور آج بھی ہم شکایتیں

سندک پراجیکٹ کے بارے میں کرتے ہیں یا دوسرے معاملات میں کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مالیاتی اداروں میں ہماری کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ میں اس بات پر زور دوں گا۔

دوسرا یہ عرض کروں گا کہ یہ تین سال کا عرصہ جو ہے یہ کافی ہے۔ یہ جو پھر اختیار دے رہے ہیں کہ کسی کو دوبارہ اس میں رکھا جائے گا، میں سمجھتا ہوں اس کی ضرورت نہیں ہوگی۔ نئے لوگوں کو چانس ملنا چاہیئے۔ اچھے لوگوں کو چانس ملنا چاہیئے۔ تین سال کافی ہیں reemployment میں سمجھتا ہوں کوئی ضروری نہیں ہے میری نظر میں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین : جی جناب پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ : جناب چیئرمین موجودہ قانون جو زیر بحث ہے ' یہ interim گورنمنٹ کے زمانے میں initiate ہوا اور موجودہ حکومت نے غالباً جو ترمیم پیش کی ہیں ان پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا اور اس کو ایک بل کی صورت میں ہوہو پیش کر دیا۔ ہماری پارٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس قانون کی مخالفت نہ کریں لیکن میں جناب کی وساطت سے وزیر خزانہ کی توجہ دو تین sections جو کہ ترمیم کئے گئے ہیں، ان کی طرف دلانا چاہوں گا۔ سب سے پہلے اس بل کے ذریعے بکنگ کونسل کو ختم کیا جائے گا۔ بکنگ کونسل ایک ایسا ادارہ ہے جو گزشتہ قریباً پچیس سال سے کام کر رہا ہے اور اس ادارے نے اچھے کام بھی کئے۔ بکنگ کی جو ورکنگ تھی اس کو monitor کیا۔ سٹیٹ بنک کی طرف سے جو ہدایات ہوتی تھیں ان کو monitor کیا اور خود وزیر خزانہ جب مسلم لیگ کی پہلی حکومت میں تین سال وزیر خزانہ رہے اس وقت بھی بکنگ کونسل کو ختم کرنے کا ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ ایک دم یہ کیسے خیال آگیا کہ ایک اچھے ادارے کو ختم کیا جائے۔ اور مقصد غالباً یہ فرماتے ہیں کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کو ایک autonomous body بنانا ہے۔ بکنگ کونسل غالباً اس عزم کو پورا کرنے کے لئے روکاٹ ہے ' ایک ہاتھ سے تو وہ بکنگ کونسل کو ختم کرتے ہیں کہ سٹیٹ بنک کی کارکردگی میں ' ان کی monitoring میں ' ان کی surveillance میں رکاوٹ ہے اور دوسرے ہاتھ سے خود ہی اسی بل میں سٹیٹ بنک کے اختیارات کو ایک اور سیکشن کے ذریعے محدود کیا جاتا ہے اور وہاں فیڈرل گورنمنٹ نے ' جو اختیارات بنک کے چیئرمین ' بنک کے چیف ایگزیکٹو کی تعیناتی کے جو سٹیٹ بنک کو ملنے چاہئیں وہ اختیارات اس امینڈمنٹ کے ذریعے ' (2) 11 کے

pressure سے آزاد کرنے کے لئے بنگلہ سسٹم کو یہ کہا گیا ہے کہ ایم این اے اور دوسری اسمبلیوں کے جو ممبر ہیں وہ اس میں نہ آئیں۔ جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ کوئی qualification صدر کے لئے 'چیئرمین کے لئے' ممبرز آف بورڈ کے لئے prescribed نہیں کی گئی حالانکہ واضح طور پر اس بل میں کہا گیا ہے کہ professional bankers کی ایک لٹ سٹیٹ بینک maintain کرے گا اور انہی کے اندر سے appointments ہوگی۔ یہ اس کی غویاں ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے بنگلہ سسٹم میں جو خرابیاں آچکی ہیں اس کی بنیاد قیمتی سے پیپلز پارٹی ہی کے اولین دور میں رکھی گئی جب بنکوں کو نیشنلائز کیا گیا اور انہی خرابیوں کا یہ تسلسل ہے۔ جتنی بھی خرابیاں ہیں 'جن کے حوالے آئے ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بنیاد اسی وقت رکھی گئی تھی۔ اب اس کو پولیٹیکل پریشر سے آزاد کرنے کے لئے 'بنگلہ سسٹم کو بہتر بنانے کے لئے جو قانون سازی ہو رہی ہے' میں سمجھتا ہوں کہ وہ انتہائی ضروری ہے۔ کاش اس وقت ہمارے بڑے ہی محترم اور پیارے دوست جناب راشد صاحب بھی تشریف فرما ہوتے تو میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کرتا کہ وہ زنجی کے حوالے سے جو بات کر رہے تھے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ دوسری چیزوں کے علاوہ قانون سازی کے حوالے سے بھی پیپلز پارٹی کا دور بانچہ پن کا دور رہا ہے۔ جہاں تک اس بانچہ پن کے اب نتائج ہیں ان کو صاف کرنے کے لئے، ان کے اثرات کو صاف کرنے کے لئے حکومت مجبور ہے کہ قانون سازی اور تیز رفتاری سے کرے اور مجھ پر بھی انہوں نے کرم فرمائی کی۔ میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا۔ اس دور میں قیمتی سے یہ ہوتا رہا قانون سازی کے سلسلے میں اور تمام سلسلوں میں آرڈیننس آتے رہے اور ان میں سے بعض repeat ہوتے رہے، بعض اپنی موت مرتے رہے۔ وہی حال تھا کہ "مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ درود" اسی لئے ہم بیٹھے ہیں کہ نومولود قانون کو Islamise بھی کریں، اذان بھی دیں، اس کو پاکستان کے عوام کے مفاد میں بھی بنائیں اور اسلام کے تقاضوں کے مطابق بھی بنائیں۔ انہی دلائل کے ساتھ میں پرزور تائید کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جمیل الدین عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی، جناب والا میں اس بل کی تائید کروں گا اور بہت مختصراً دو تین باتوں پر، جس طرح پہلے مقررین نے روشنی ڈالی ہے، ان کی تردید میں کچھ عرض کرنا

pressure سے آزاد کرنے کے لئے بکنگ سسٹم کو یہ کہا گیا ہے کہ ایم این اے اور دوسری اسمبلیوں کے جو ممبر ہیں وہ اس میں نہ آئیں۔ جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ کوئی qualification صدر کے لئے، چیئرمین کے لئے، ممبرز آف بورڈ کے لئے prescribed نہیں کی گئی حالانکہ واضح طور پر اس بل میں کہا گیا ہے کہ professional bankers کی ایک لسٹ سنٹ بنک maintain کرے گا اور انہی کے اندر سے appointments ہونگی۔ یہ اس کی خوبیاں ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے بکنگ سسٹم میں جو خرابیاں آچکی ہیں اس کی بنیاد قسمتی سے پیپلز پارٹی ہی کے اولین دور میں رکھی گئی جب بکنگوں کو نیشنلائز کیا گیا اور انہی خرابیوں کا تسلسل ہے۔ جتنی بھی خرابیاں ہیں، جن کے حوالے آئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بنیاد اسی وقت رکھی گئی تھی۔ اب اس کو پولیٹیکل پریشر سے آزاد کرنے کے لئے، بکنگ سسٹم کو بہتر بنانے کے لئے جو قانون سازی ہو رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ انتہائی ضروری ہے۔ کاش اس وقت ہمارے بڑے ہی محترم اور پیارے دوست جناب راشد صاحب بھی تشریف فرما ہوتے تو میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کرتا کہ وہ زچگی کے حوالے سے جو بات کر رہے تھے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ دوسری چیزوں کے علاوہ قانون سازی کے حوالے سے بھی پیپلز پارٹی کا دور بانچہ پن کا دور رہا ہے۔ جہاں تک اس بانچہ پن کے اب نتائج ہیں ان کو صاف کرنے کے لئے، ان کے اثرات کو صاف کرنے کے لئے حکومت مجبور ہے کہ قانون سازی اور تیز رفتاری سے کرے اور مجھ پر بھی انہوں نے کرم فرمائی کی۔ میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا۔ اس دور میں قسمتی سے یہ ہوتا رہا قانون سازی کے سلسلے میں اور تمام سلسلوں میں آرڈیننس آتے رہے اور ان میں سے بعض repeat ہوتے رہے، بعض اپنی موت مرتے رہے۔ وہی حال تھا کہ ”مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ درود“ اسی لئے ہم بیٹھے ہیں کہ نومولود قانون کو Islamise بھی کریں، اذان بھی دیں، اس کو پاکستان کے عوام کے مفاد میں بھی بنائیں اور اسلام کے تقاضوں کے مطابق بھی بنائیں۔ انہی دلائل کے ساتھ میں پرزور تائید کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جمیل الدین عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی، جناب والا میں اس بل کی تائید کروں گا اور بہت مختصر آدو تین باتوں پر، جس طرح پہلے مقررین نے روشنی ڈالی ہے، ان کی تردید میں کچھ عرض کرنا

چاہوں گا۔ جناب والا سید قائم علی شاہ صاحب نے کچھ از راہ تسخّر اور کچھ از راہ تقنن اور کچھ سنجیدگی سے ان disqualifications کی طرف آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ دلائی جو اس بل میں رکھی گئی ہیں ان لوگوں کے لئے جو اس بورڈ کے رکن نہیں ہو سکتے۔ جناب یہ جو disqualifications ہیں یہ ہر ذمہ دار عہدے، ہر عہدہ ذمہ داری میں آپ کو ملیں گی۔ سب قوانین میں ملیں گی۔ مثلاً انکم ٹیکس میں کہ ایک مریض ہو اس پر ٹیکس نہیں لگ سکتا، یا جس کا ذہن کام نہ کرتا ہو، جو بچہ ہو، یہ آپ کو بے شمار قوانین میں ملے گا۔ اس قانون میں کوئی نئی بات نہیں کی گئی ہے کہ اس قسم کا آدمی جو کہ حواس باختہ ہو وہ رکن نہیں بن سکتا۔ یا اور جتنی بھی qualifications ہیں جناب یہ ان تمام قوانین میں مشترک ہوتی ہیں۔ یہ ایسی کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ صرف ایک بات ہے کہ اس میں ایک لفظ آتا ہے کہ جو کسی پولیٹیکل پارٹی کا office bearer ہو، وہ بورڈ میں نہیں آسکتا۔ پتہ نہیں کیوں office bearer کو مختصر کیا گیا ہے یا تو یہ کہتے ہیں کہ جو پولیٹیکل پارٹی کا رکن ہو، یعنی پولیٹیکل partisan ہو، اس کو بورڈ میں نہیں لیں گے۔ Office bearer کر کے میرا خیال ہے کہ فنانس منسٹر نے تھوڑی سی گنجائش پیدا کی ہے کہ ایک عام سیاستدان کو تو لے سکتے ہیں لیکن اگر کوئی office bearer ہے تو اس لئے نہیں لیں گے کہ وہ اپنی پارٹی کے پرنسپل سے کوئی کام نہ کروائے۔ تو جناب میں اس بارے میں اس پابندی کی تائید کروں گا کیونکہ میرا تجربہ ہے دو طرح کا کہ میں نے Banking دیکھی ہے، کنٹرول بھی جبکہ سیاستدان بورڈ کے ممبر ہوا کرتے تھے اور جبکہ سیاستدان نہیں ہوتے تھے۔ جناب والا! وہ سیاستدان کس طریقے سے آ جاتے تھے اور اس کے ممبر ہو کر ----- سمجھا یہ جاتا تھا کہ وہ اسے contribute کریں گے public رائے سے لیکن یہ ریکارڈ پر ہے اور بینکوں کے minutes پر ہے کہ انہوں نے نہایت ہی نازیاں طریقے سے اپنے اختیارات استعمال کئے، قرضے، دلوئے اور نوکریاں دلوائیں۔ صرف پچھلے دور میں نہیں، یہ پچھلے سے پچھلے دور میں نہیں۔ میں صرف بے نظیر دور پر نہیں کہوں گا جناب بلکہ پچھلے جتنے ادوار تھے، جن میں بھی سیاستدان بینکوں کے بورڈ پر ممبران رہے ہیں یا لگائے گئے ہیں اور خاص طور پر 72ء سے زیادہ آتے تھے لیکن اس سے پہلے بھی تھے، نیشنل بینک میں 67ء میں بھی تھے 68ء میں بھی تھے۔ جناب بینک کی policies پر غلط اثرات ہوتے تھے، ناجائز طور پر بالکل unprofessional ہی، ان کے قرضوں پر اثر انداز ہوتے تھے، ان کی ترقیات پر، ان کی تقررات پر سب پر ان کے منفی اثرات ہوتے تھے۔ میں نے مثبت اثرات سیاستدانوں کی شرکت کے

نہیں دیکھے اور میں سربراہ عزیز صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے خود سیاست دان ہوتے ہوئے بھی اپنی برادری کو ایک professional system سے خارج کر کے رکھا۔ آپ بعد میں بولیں گے مجھے مبارک باد دینے دیجیئے۔

دوسری بات یہ ہے جناب والا! میں وہاں چار برس نوکری کر چکا ہوں بینکنگ کونسل میں، نیشنل بینک سے deputation پر بھیجا گیا تھا۔ مجھے اس کی اصلیت معلوم ہے۔ شروع میں میں یہ نہیں کہوں گا کہ بھٹو گورنمنٹ نے اس کو exploitation کے لئے کیا تھا کیونکہ بھٹو (مروم) صاحب سے میں اس وقت نہیں پوچھ سکا کہ وہ ----- یا ڈاکٹر مبشر صاحب سے جب بینکنگ کونسل آ رہی تھی یا قائم کی گئی تھی۔ شروع میں سمجھتا ہوں کہ نیک نیتی تھی ایک buffer پیدا کرنا چاہتے تھے وہ بینکوں کے قومیانے جانے کے بعد کیونکہ سٹیٹ بینک تو boss ہوتا ہے۔ اس میں کوتاہی ہوتی ہے، بڑی سخت، جہاں ان کو جواب دی کرنی پڑتی ہے تو بیچ میں بڑا buffer اور وکیل چاہتے تھے کہ پانچ بینک کا ----- وہ parent body ہو وہ جا کے سٹیٹ بینک سے deal کر لیا کرے اور دوسرے لوگوں سے بھی۔ اس بینکنگ کونسل میں شروع میں کچھ بہت اچھی باتیں بھی ہوئیں اور انہوں نے بہت آسان بھی کیا۔ مثلاً برانچوں کا کھلنا جناب والا! آخر consolidating factor ہونا چاہیے تو برانچوں کے کھلنے کی ہم لوگ وہاں جاتے تھے، بات کرتے تھے کہ کہاں ہم کھولیں، کہاں صیب بینک کھولیں، کہاں UBL کھولیں۔ ایک forum ہوا کرتا تھا اسی طرح اور بہت سی باتیں تھیں لیکن رفتہ رفتہ جناب بینکنگ کونسل super State Bank بنتی گئی۔ جناب والا! تمام بینکوں پر ان کے اگر کوئی سخت حکام آ جاتے تھے تو وہ بینکوں کے صدور کو بالکل null and void کر کے رکھ دیتے تھے اور ان کو بلا کر اپنے کمروں کے باہر بٹھاتے تھے اور meeting کے اندر ان سے assessment میں ان سے زیادتیاں کرتے تھے۔ non-professional باتیں ہوتی تھیں، میرے سامنے ہوئی ہیں، میری موجودگی میں ہوئی ہیں۔ میں ان میں کسی حد تک شریک رہا ہوں جناب میں یہاں اقرار کر کے خراب نہیں ہونا چاہتا۔ میں بڑوں کا ماتحت تھا لیکن بہر حال زیادتیاں ہوئیں۔ بینکنگ کونسل آہستہ آہستہ جناب والا! corrupt بھی ہوئی ہے۔

جناب والا! جو آپ اتنا ذکر سنتے ہیں، میں اس موقع کی تلاش میں تھا کہ آپ کسی دن مجھے اجازت دیں۔ یہ جو آپ اتنے قرضوں کا سنتے ہیں 130 billion کا اس کا analysis کبھی

سرتاج عزیز صاحب کرائیں گے ، کراتے رستے ہوں گے لیکن میرا خیال ہے بہت سی دوسری چیزیں ہم نہیں کر سکتے اور کسی دن عام ہوں گی۔ اب بھی بہت سی باتیں عام نہیں ہو رہی ہیں۔ جناب ان قرضوں میں سے میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم 30-40% ایسے قرضے ہیں جو کہ بینکنگ کونسل کے علم میں تھے کہ ان بینکوں نے زیادتی کرتے ہوئے دیئے ہیں، خلاف قواعد دے رہے ہیں، collateral کے بغیر دے رہے ہیں اور سیاسی بینادوں پر دے رہے ہیں، یہ recover نہیں ہونے والے کیونکہ ان کی رپورٹ وہاں پہنچ جاتی تھی۔ جناب ان افسران نے، جو اس کے انچارج تھے، میں ان کے نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ وہ یہاں defend کرنے کو موجود نہیں ہیں۔ جناب میں یہ 88ء تک کی بات کر رہا ہوں کیونکہ میں 88ء کے بعد ریٹائر ہو گیا تھا۔ جناب ان کے connivance کے ساتھ یہ قرضے دیئے گئے۔ جب اس کے بعد اس کی recovery مشکل ہو گئی تو بازار میں قرضوں کا compound ہونا، بکتا تھا جناب percentage پر کہ بھٹی لاؤ ساڑھے سات percent پہ کرا لیتے ہیں، لائیے پانچ percent پہ آپ کا right of کرا دیتے ہیں یا آپ سے معاملہ کرا دیتے ہیں، ڈھائی percent پہ آپ کی recovery کرا دیتے ہیں یعنی آپ ہمیں ڈھائی percent دیکھیں اس کا تو جس کا آپ ڈھائی percent دیں گے ہم اس کا اتنا معاملہ کرا دیں گے۔ جناب میرے علم میں ایسے سینکڑوں اس وقت cases تھے۔ میں اس وقت ان کا انچارج نہیں تھا لیکن میرے علم میں آتے تھے اور غیر رسمی طور پر میں نے اس وقت کے سیکریٹری فنانس کو یہ بتایا ہے، یہ آپ کے ریکارڈ پر آنا چاہیے، مسٹر ایچ یو بیگ کو میں نے یہ باتیں بتائی ہیں۔ اس وقت کے وزیر خزانہ جناب غلام اسحاق خان کو میں نے باتیں بتائی ہیں اور اس وقت جب ایک وقت میں فنانس منسٹر ڈاکٹر محبوب الحق صاحب تھے، ان کو میں نے یہ باتیں بتائی ہیں۔ میں نے اس حد تک کہا کہ آپ ان کمیز کی انکوائری کر کے دیکھیے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ تو انہوں نے کیا کیا۔ منسٹری نے کیا کیا۔ منسٹری کے سیکریٹریز کس مزاج کے لوگ تھے۔ کس کے کیا تعلقات تھے۔ کس کی کیا رشتہ داری تھی۔ کون کس میں سے بچا۔ کون کس میں سے نہیں بچا۔ جناب یہ ایک دوسری کہانی ہے۔ جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ سینٹ کے ریکارڈ کو اس سے آکودہ نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن اتنا ریکارڈ پر رہنا چاہیے اس معزز ایوان کے ذریعے ہماری فاضل تاریخ میں کہ وہ لوگ جنہوں نے یہ کیا ہے۔ جناب چیئرمین! جن کی connivance کے ساتھ اور جن کی حکومت clearance کے ساتھ یہ bad load دیئے جاتے رہے۔ ان کو ترقی بعد ترقی ہوئی۔ ان میں سے

بیشتر کی تو ہر ہر regime میں ہوتی۔ وہ اتنے پاور فل تھے اور ان کے صوبائی لنک اتنے شدید تھے اور میں advancingly یہ بات عرض کر رہا ہوں آپ کے سامنے کہ وہاں صوبائیت بھی چلتی تھی اس معاملے میں۔ اتنے strong تھے کہ ان کو کوئی آدمی ہاتھ نہیں لگا سکا، جانتے بوجھتے۔ ایک کس میں حکومت پاکستان، بینکنگ کونسل کو لگتی ہے، حکومت پاکستان کا ایڈیشنل سیکریٹری لکھتا ہے، سیکریٹری اور منسٹر کے حکم سے، یعنی حکومت کے حکم سے کہ آپ یہ ادارہ قائم نہ کریں۔ ایک ذیلی ادارہ قائم کرنا چاہ رہے تھے۔ غلط طور پر ناجائز طور پر۔ آپ یہ نہ کریں حکومت کا فیصلہ ہے۔ مگر قائم کیا اور ان کا کچھ نہیں بگڑا۔ ان کو دو explanation دیئے گئے کہ آپ نے کیوں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کر دیا۔ اس میں باہر کے آدمیوں کے تقرر کیے گئے۔ جناب والا! غیر ملکی اور ان کی شرط یہ تھی کہ ان کو غیر ملکی گویا بیرونی exchange میں پیسے دیئے جائیں گے۔ ان کی تنخواہ۔ وہ FEBCs خریدے گئے۔ حکومت پاکستان نے انکار کر دیا ان کی تنخواہ قبول کرنے سے اور سٹیٹ بینک نے foreign exchange سے انکار کیا۔ جناب، اگر کبھی فنانس منسٹر اس کی انکوائری کرنا چاہیں گے۔ میری کبھی عادت نہیں ہے کہ میں کسی پر ذاتی الزام لگاؤں یا کوئی ایسی بات کروں۔ میں ایسا نہیں کرتا۔ میری عمر جا رہی ہے اور میں بھی بڑا شرمسار آدمی ہوں، اپنی زندگی کے بارے میں۔ لیکن یہ بات ریکارڈ پر رہنی چاہیے۔ میں لکھ سکتا تھا مگر میں نے لکھی نہیں ہے اور چونکہ آج موقع آیا ہے تو میں عرض کر رہا ہوں کیونکہ یہاں کہنے کی تھوڑی سی immunity ہے کہ جناب ذرا اندازہ کیجیے کہ اس بینکنگ کونسل میں یہ ہوا۔

جناب چیئرمین۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ یہ تو legislation پر بحث ہو رہی

ہے۔

جناب جمیل الدین عالی۔ مہربانی جناب والا!

جناب چیئرمین۔ پوائنٹ آف آرڈر کی کوئی اجازت نہیں۔ جب legislation ہو رہی ہو تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ نہیں کوئی ضروری نہیں ہوتا۔

جناب جمیل الدین عالی۔ تو جناب والا! اگر یہ ریکارڈ منگوائیں گے 82-83 کا تو اس میں دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین۔ آپ wind up کر لیں۔

جناب جمیل الدین علی - جناب مجھے تو ہمیشہ مختصر ہی کرنا پڑتا ہے - میں تو آپ کی فکر کرم طلب کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین - آپ کی بڑی اچھی باتیں ہوتی ہیں لیکن وقت بھی زیادہ لیتے ہیں۔

جناب جمیل الدین علی - جناب! یہ چند چیزیں آپ کے ریکارڈ پر آجائیں تو اچھا ہے۔ تاکہ کل ہم چلے جائیں گے اور یہ رہ جائے گا۔ جناب آپ دیکھیے کہ سٹیٹ بینک انکار کرتا ہے بینکنگ کونسل کو تحریری طور پر کہ آپ کو foreign exchange ہم allow نہیں کرتے۔ ان لوگوں کو تنخواہ دینے کے لیے جن کو آپ نے رکھ چھوڑا ہے۔ لیکن ہماری بینکنگ کونسل foreign exchange ریٹر سرٹیفکیٹ خرید کر اس کے ذریعے ان کو payment کر دیتی ہے اور وہ لوگ برقرار رستے ہیں۔ برقرار رکھے گئے۔ ایک وقت میں بٹا دیئے گئے پھر آگئے۔ تو یہ کوئی سسٹم ایسا ہونا چاہیے۔ اب یہ نئی حکومت آئی ہے اور سرتاج عزیز صاحب ان کی ایمانداری اور دیانت کی شہرت آج نہیں ہمیشہ سے ہے۔ میں نے جب سے ان کے متعلق جانا ہے۔ ان کی اہلیت کی بھی ان کی دیانتداری کی بھی ان کی دور بینی 'he is a futurist also' آج فائنس منسٹر ہیں۔ کل نہیں رہیں گے۔ ایک دو چار برس کے بعد۔ یا ممکن ہے پانچ برس گزار کے جائیں۔ خدا کرے گزار کر جائیں۔ لیکن ایسے انتظام کر جائیں چونکہ یہ بہت دور دیکھنے والے آدمی ہیں۔ کہ آئندہ اس قسم کے جرائم کا ایک پیشگی سدباب ہوتا رہے۔ اس کا mechanism میں نہیں دیتا۔ کیونکہ معاملہ اب سٹیٹ بینک کو جا رہا ہے لیکن سٹیٹ بینک بھی کوئی نعوذ باللہ مکہ معظمہ میں تو واقع نہیں ہے۔ سٹیٹ بینک میں بھی جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ الگ کہانی ہے۔ اگر کوئی ایسا موقع آیا تو وہ بھی سنا دی جائے گی لیکن میں آپ کی معرفت جناب وزیر خزانہ سے درخواست کروں گا کہ جہاں آپ نے اتنے اقدامات کیے ہیں بدعنوانیوں کو روکنے کے لیے۔ آپ دیکھیں اس کی ہر clause تقریباً بدعنوانی کو روکتی ہے اور اس کی ہر clause ایک پیش بینی کرتی ہے کہ کوئی زیادہ غلط بات ایسی آئندہ نہ ہو پائے جو چیلے ہوتی رہی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی اچھے بل کے ذریعے یا احکام کے ذریعے یہ ایسے سدباب ضرور کریں کہ جس سے حکومت کے احکام اور ایک محاسبہ accountability process آپ نے قائم تو کر دیا ہے۔ لیکن پتہ نہیں وہ کب تک اسی رفتار سے چلتا ہے ایک auto accountability جناب اس میں ہوتی رہے تو بہت اچھا۔ اس کی میں کوئی

clause نہیں دیکھتا۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا اور اس بل کی میں تائید کرتا ہوں۔
نکریہ۔

Mr. Chairman: Mian Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Sir, I won't say anything. I actually, wanted to reply to what Mr. Sajid Mir said but it will only vitiate the atmosphere. I don't want to do that.

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب سمرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین! پانچ سوال اٹھائے گئے تھے ان میں سے تین کا جواب آچکا ہے۔ Banking Council کو کیوں abolish کیا گیا اس کا جواب عالی صاحب نے دے دیا ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ ممبرز کے لئے qualifications نہیں رکھی گئیں۔ اس کے بارے میں بات آچکی ہے کہ actually, State Bank will make list of professionals اور ممبرز اس سے لئے جائیں گے اور اس میں یہ جو تاثر آیا ہے کہ وفاقی حکومت نے اختیارات لئے ہیں اور سٹیٹ بینک کے اختیارات کم کر دیئے ہیں، یہ تاثر درست نہیں ہے کیونکہ سٹیٹ فیڈرل گورنمنٹ بورڈ کے ممبران کو بغیر سٹیٹ بینک کو پوچھے appoint کر سکتی تھی اب پہلی مرتبہ یہ ہوا ہے کہ it is in consultation with State Bank and from the list which the State Bank has drawn. لیکن choice ہے لیکن it is confined to that list. اس حد تک professionalism کی گارنٹی ہے۔ اس کے بعد سوال پوچھا گیا کہ بورڈ کے اندر صوبوں کی نمائندگی کیا ہوگی۔ میں سینئر ڈاکٹر عبدالحی بلوچ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہر دفعہ یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ بورڈ کے ممبران میں تمام صوبوں کو نمائندگی دی جائے اور اس وقت بھی یہ کیا جا رہا ہے۔ آخری بات fidelity clause کی ہے اور اس سلسلے میں میں یہ گزارش کروں گا۔

(اس مرطے پر نماز مغرب کی اذان سنائی دی)

Mr. Chairman: We adjourn for 15 minutes for Maghrib prayers).

(The House was adjourned for Maghrib prayers).

(اجلاس کی کارروائی وقفہ نماز مغرب کے بعد زیر صدارت چیئرمین جناب وسیم سجاد شروع ہوئی)

جناب مسرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین جیسا کہ میں عرض کر رہا تھا کہ اس کے متعلق کہا جا چکا ہے کہ بکنگ کونسل کی شروع میں کچھ نہ کچھ افادیت ضرور ہوگی لیکن بعد میں اس کی کارگزاری بھی ناقص ہوتی گئی۔ اس کو victimization کے لئے استعمال کیا گیا اور اس میں بے قاعدگیوں بھی بہت ہوئیں اور وہ ایک unnecessary ہو گیا تھا، بنکوں کے اور سٹیٹ بنک کے درمیان۔ تو اس حوالے سے اس کی abolition نہ صرف ناگزیر تھی بلکہ بہت ہی ضروری ہو گئی تھی۔ آخری پوائنٹ جو تھا وہ fidelity clause پر تھا کہ fidelity clause جو لگایا گیا ہے یہ accountability سے منافی تو نہیں ہے۔

Mr. Chairman : Indemnity clause

جناب مسرتاج عزیز۔ جی جناب اس میں، میں پڑھ لوں گا کہ جو بنیادی اس کا مقصد

ہے کہ

no suit prosecution at legal proceeding laying against the Federal Government, State Bank, the President or Directors of the Board or any Officer of the Federal Government, of the State Bank for any thing and in a good faith done or proposing to be done under this Act or any rule or order made

یعنی اگر کسی ڈائریکٹر کو appoint کرتا ہے جو خاص طور پر اس قسم کی چیزیں ہیں یہ اس سے تعلق نہیں رکھتیں کیونکہ ان کا جو نارمل بکنگ پریکٹس ہے یا جو کام کر رہے ہیں اس کے حوالے سے ہے اور کل جو ہم نے ایک قانون پاس کیا ہے Banking Companies ordinance اس میں ایک banking ombudsman بنایا ہے جو بنکوں کے خلاف شکایات سن سکے اور یہ accountability کا جو عمل ہے، جو کل احتساب کا بل پیش ہوگا اس میں آپ دیکھ لیں گے کہ اس میں بنک کے جو آفیسرز ہیں وہ included ہیں تاکہ وہ اگر کوئی غلط کام کریں تو ان کو شامل کیا جاسکے۔ اس حوالے سے میں یہ گزارش کروں گا کہ جو بل آپ کے سامنے ہے یہ

banking reforms میں کئی بل بنے ہیں ، ان کا حصہ ہے ۔ اس کو escalation میں نہیں دیکھنا چاہیے کیونکہ ہمارے جو بنکوں میں خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں وہ بہت بنیادی نوعیت کی ہیں اور کافی deep ہیں تو اس لئے ہم legislation کے ذریعے بھی Bank management کو تبدیل کر کے ان کو پولیٹیکل سپورٹ دے کر اور generally جو political influence ہے اس کو کم کر کے اور ان کے قرضے وصول کر کے ، ان کی ایڈمنسٹریشن کو بہتر کر کے ، یہ multi dimensionl ہے جس کو ہم نے شروع کیا ہے اور جیسا عالی صاحب نے کہا یہ process ایک ہی سٹیج کا نہیں ہے لیکن جیسے جیسے بڑھتا جائے گا ، اس کے اگلے مرحلے کی ، جیسے انہوں نے تجاویز دیں اور مزید اقدامات کے لئے ، ہاؤس میں انشاء اللہ پیش کر دیں گے ۔

Mr. Chairman: I will now move the motion at Item No. 3 before the House. Mr. Sartaj Aziz , Minister for Finance, Economic Affairs and Statistics has moved that the Bill further to amend the Banks (Nationalization) Act, 1974 [The Banks (Nationalization) (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly , be taken into consideration.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is adopted. I will take up the Bill clause by clause. The question is that Clauses 2 to 12 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: So, the Clauses 2 to 12 do form part of the Bill. The question is that Clause 1 , which is Short Title and Commencement and the Preamble form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1 which is Short Title and Commencement and the Preamble do form part of the Bill. Item No. 4.

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the

Banks (Nationalization) Act, 1974 [the Banks (Nationalization) (Amendment) Bill, 1997], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Sartaj Aziz, the Minister for Finance, Economic Affairs and Statistics that the Bill further to amend the Banks (Nationalization) Act, 1974 [the Banks (Nationalization) (Amendment) Bill, 1997], be passed.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Next Item No.5.

II. RE: THE CENTRAL DEPOSITORIES BILL, 1997.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, before moving Item 5, I will just make one brief point that in some of newspapers it was reported that before the Bills were passed yesterday, Mr. Ajmal Khattak and Mr. Matta left the House and did not vote for the Bill. This is factually incorrect. They were both present and they voted today also, Mr. Matta voted. So, I wish to clarify that the impression created in the newspaper is incorrect.

Now Mr. Chairman, I beg to move that the Bill to make provision for the establishment and operation of book-entry systems for the transfer of securities by central depository companies [The Central Depositories Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance, Economic Affairs and Statistics that the Bill to make provision for the establishment and operation of book-entry systems for the transfer of securities by central depository companies [The Central Depositories Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration. Is it being opposed?

Mian Raza Rabbani: Sir, it is not opposed but again I would repeat that the similar objection of Rule 110 is available for us but since we do not want to filibuster, therefore we are letting it go.

Mr. Chairman: OK. Anybody wants to say anything on it. Yes, Ihsanul Haq Piracha Sahib.

جناب احسان الحق پراچہ - جناب والا! جو موجودہ بل زیر غور ہے اس قانون کی بہت ضرورت تھی۔ stock exchange میں bogus shares کا لین دین کروڑوں کے حساب سے ہو رہا تھا اور اردگرد ممالک یعنی ملائیشیا میں 'انڈونیشیا' سری لنکا میں یہ سی ڈی سی کی فارمیشن کی گئی اور اس کے بعد محسوس ہوا کہ بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ یہ سی ڈی سی کی فارمیشن پاکستان میں تینوں stock exchanges کا مطالبہ تھا کراچی، لاہور اور اسلام آباد کا کہ اس کمپنی کی اشد ضرورت ہے۔ ایک تو shares کی جو handling ہے اس میں آسانی پیدا ہو جائے گی اور جو اس وقت stock exchange پر share کی sale پر fraud ہو رہے ہیں ان پر کچھ رکاوٹ ہو جائے گی۔ یہ پیپلز پارٹی کے دور میں ہی تجویز پیش ہوئی اور پھر interim government میں آ کر برکی صاحب نے اس کو آگے بڑھایا اور Ordinance کی شکل میں سی ڈی سی کو انہوں نے establish کیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وزیر خزانہ صاحب نے جو سی ڈی سی بنائی ہے اور جن مقاصد کے لئے بنائی ہے ان مقاصد کو پورا کیا جائے گا اور سی ڈی سی کی ورکنگ پر کارپوریٹ لاء اتھارٹی کا کچھ نہ کچھ ضرور کنٹرول ہو گا حالانکہ CDC کی formation میں International Finance Corporation کے حصص ہیں، غالباً سٹی بینک والوں کے حصص ہیں لیکن اس کے باوجود بھی Corporate Law Authority چونکہ تمام Stock Exchanges کی operation کو کنٹرول کرتی ہے، سی ڈی سی کے بھی operation کو کنٹرول کرے گی اور monitor کرتی رہے گی تاکہ جو چھوٹے چھوٹے حصے دار ہیں 'share holder' ہیں stock exchange کے 'Limited Companies' کے، ان کو کوئی زیادہ نقصان نہ ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب سرتاج عزیز صاحب۔

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, as the honourable member has just

said, this is a very badly needed law because our present system of the stock exchange keeps these things manually. It is a very antiquated system not only laborious, costly and ineffective, but it also permits lot of irregularities to be committed to fake transfer of entries. Now this will help to transform this manual system to a modern, efficient, scripless and computer aided system and the salient features of this will be listing of the members of the stock exchanges and their clients, provision for pledging facilities and provide for legal owners such securities to be the shareholders and ensure payment of shares through a book-entry on computer record.

As far as the point made by Senator Ihsanul Haq Piracha is concerned, I might like to mention here briefly that we are reviewing the entire legal framework as well as the structure of the Corporate Law Authority to convert it into an independent and semi-independent security and exchange commission under Justice Shafi-ur-Rehman. At the moment, we are working to formulate few laws and in 2 or 3 months, we will be able to present those laws to the House. So that this improvement is accompanied by a broader improvement in regulating the whole capital structure. Some improvements in the capital market, we have already announced on the 6th of May but the institution side of the Corporate Law Authority will also be improved, so that alongwith this Bill, will help us to improve the depository system and the exchange and record of shares transfer on the basis of this automatic system. So, I strongly recommend to the House that this Bill be adopted.

Mr. Chairman: I will put the motion No.5 before the House. Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance, Economic Affairs and Statistics has moved that the Bill to make provision for the establishment and operation of book-entry

systems for the transfer of securities by central depository companies [The Central Depositories Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration. Is it being opposed? Now I will take up the Bill clause by clause.

The question is that Clauses 2 to 36 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: So Clauses 2 to 36 do form part of the Bill. Now the question is that Clause 1 which is Short Title and Commencement and the Preamble form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, which is Short Title and Commencement and the Preamble do form part of the Bill.

The question is that the Schedule do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Schedule forms part of the Bill. Item No.6.

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I beg to move that the Bill to make provision for the establishment and operation of book-entry systems for the transfer of securities by central depository companies [The Central Depositories Bill, 1997], be passed.

Mr. Chairman: Mr. Sartaj Aziz Minister for Finance, Economic Affairs and Statistics has moved that the Bill to make provision for the establishment and operation of book-entry systems for the transfer of securities by central depository companies [The Central Depositories Bill, 1997], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: And the Bill stands passed.

اچھا next کے بارے میں کیا ہے وہ بھی کرنا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I have made a query to the honourable Law Adviser that this Bill essentially deals with bringing about amendments in terms of shifting the body from industries to science and technology. I had asked him that in the Rules of Business of the Federal Government, protection of standard and quality control falls under the ambit of the Ministry of Industries. So, what was the reason or what is the sense in shifting it from the Industries Division to the Science and Technology. The honourable Adviser said that he was not aware of the contents of the Bill at the moment but he would get back, he has not got back, so this can be taken up tomorrow.

Mr. Chairman: OK, fine. So, now we have time for your point of orders. Yes, Ghulam Qadir Chandio Sahib.

جناب غلام قادر چانڈیو، شکریہ چیئرمین صاحب! چیئرمین صاحب میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر توجہ اس ایوان کی چاہتا ہوں کہ جو حالت ہے نیشنل ہائی وے کی۔ میں نے پہلے بھی سوال یہاں پر کیا تھا۔ اس کا جو جواب ملا وہ بھی سب کو پتا ہے مگر نیشنل ہائی وے کی مورد تا بالہ جو حالت ہے وہ اتنی خراب ہو چکی ہے کہ وہاں ٹریفک تقریباً 36 گھنٹے تک ہر ہفتے میں ایک دفعہ بلاک ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین، ایک منٹ۔ گوہر ایوب صاحب I would request you کہ یہ نوٹ کر لیں اور جو متعلقہ وزیر ہیں ان کو پھر آپ بتا دیں so that they can make a statement on these matters.

جناب غلام قادر چانڈیو، تو تقریباً ایک ہفتہ میں 36 گھنٹے تک ٹریفک بالکل جام ہو جاتی ہے، بلاک ہو جاتی ہے اور جو پرانا نیشنل ہائی وے ہے اس کو کم از کم یہ maintain تو

کریں تاکہ اس پر گاڑیاں تو چل سکیں۔ پبلک کو وہاں پر دشواری کا سامنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ کم از کم جو نیشنل ہائی وے کی repair ہے وہ کرائیں۔ میں نے مچھلی مواصلات کی اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ نکتہ اٹھایا تھا مگر اس کا بھی کوئی حل نہیں نکلا۔ اب میں وزیر صاحب سے اس بارے میں کہوں گا کہ ذرا اس معاملے کو دیکھیں تاکہ پبلک کو جو وہاں پر مسائل کا سامنا ہے وہ ان سے بچ سکیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی۔ جی جناب ملک عبدالرؤف صاحب۔

ملک عبدالرؤف خان، جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ محکمہ خوراک نے کچھ دنوں سے پنجاب کی فلور ملوں کو، خاص طور پر اسلام آباد اور راولپنڈی کی فلور ملوں کو گندم دینا بند کر دیا ہے اور ان کا کہنا یہ ہے کہ پنجاب سے لائیں۔ جو پر مٹ دیتے ہیں۔ پر مٹ یہاں سے کسی کو دیتے ہیں کسی کو نہیں دیتے اور کسی کو دیتے بھی ہیں تو پورے دن میں کسی کو ایک آدھ پر مٹ ہو۔۔۔ تو پھر وہ پنجاب میں جا کر لاہور میں یا جس علاقے کا ہو وہاں پر ڈی ایف سی ایک، ایک دن دو، دو دن لگا دیتا ہے۔ لہذا ان حالات میں یہاں کی فلور ملیں بند ہیں اور یہ محکمہ اب دوبارہ آٹے کا بحران پیدا کر رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کا بروقت نوٹس لیا جائے اور وزیر خوراک صاحبہ جہاں کہیں بھی ہیں ان کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے کہ جس طرح حکومت پروڈکشن کی capacity کے مطابق گندم ملوں کو مہیا کرتی رہی ہے اسی طرح محکمہ خوراک بھی ملوں کو گندم دے تاکہ یہ آٹے کا نیا بحران پیدا نہ ہو کیونکہ ابھی تو پہلے کا بحران ختم ہوا ہی نہیں ہے اور انہوں نے تینے سرے سے ایک اور کام شروع کر دیا ہے تو یہ بڑی عجیب سی بات ہوگی۔ جناب میری یہ گزارش ہے۔

جناب چیئرمین، جی جناب رضا ربانی صاحب۔

POINTS OF ORDER

1. RE: INTRUSION OF INDIAN AIRCRAFT IN PAKISTAN'S

TERRITORY.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am grateful to you and I am also relieved that the Foreign Minister is sitting here. Sir, I would like to draw

through you, the attention of the honourable Foreign Minister to two news items pertaining to him which have appeared in the national press of today. Sir, the first news item is in the daily "Nation" of today and this pertains to the violation of the air space of Pakistan by an intruding Indian Air Force aircraft. This matter probably came up yesterday by way of a point of order in the National Assembly and while responding to that point of order the honourable Minister made a statement and while making that statement, sir, the honourable Minister said that the Indian Mig-25 Aircraft was on a surveillance mission to the Pakistan and that its height and speed was such that Pakistan or the Pakistan Air Force was or is incapable of intercepting it at that height and that speed. The honourable Minister then further went on to state that this aircraft, which was on surveillance, has taken photographs. Now, sir, this is a very, very serious matter because the route that the honourable Minister has given is that it entered from Sialkot, came over Rawalpindi and then went via Kashmir. Now, if it has come over Rawalpindi, we know that sensitive institutions of Pakistan are situated in and around Rawalpindi and Islamabad. Now, would that mean that the aircraft has taken photographs of sensitive institutions of Pakistan like Kahuta, I will name it, and has gone back unchecked. Now, this is a matter of grave concern for the people of Pakistan that the honourable Minister has expressed a total apathy to the question that we are not in a position to do anything about it.

Then Sir, what has further caused concern is a related statement which has appeared in the 'Dawn' of today, in which the honourable Minister and it within quotes. It says that may be it was an occasional update by them (India) but we will hopefully find an answer to these questions soon. Now this means

that it is an update. First the Minister has said that it was here and it took photographs. That means, update means that it has been happening before as well and the people of Pakistan have not been aware of that they come, they spy, they go back and they come and go at will. Now this is a matter of grave concern for the people of Pakistan and I would like to ask the honourable Minister that does he feel that this air intrusion, in broad day light by the Indian Airforce, has been occasioned because of the soft paddling policies that the Government has had towards India because if the Prime Minister of Pakistan goes to SAARC and says that yes defence expenditure can be done away with. If foreign newspapers come and report that in the bilateral talks between Gujral and the Prime Minister Nawaz Sharif, the matter of Kashmir is not discussed, if the question of confederation is raised by an Indian Minister on the floor of the Lok Sabha and yet there is not a befitting reply from the Government of Pakistan, does he feel that all of this has led to an encouragement to the Indian Government to feel that since the Government is soft paddling, so therefore, let us exert our pressure.

But at this moment, sir, despite my saying this, I would still like to qualify my statement that despite the fact that the Pakistan Peoples Party shares with the people of Pakistan, this deep concern of the violation of Pakistani air space but yet we would like to make it abundantly clear to all those forces, internal and external that regardless of our political differences, regardless of the political divide, if any aspersion is cast on the territorial sovereignty of Pakistan, the entire nation will stand as one but nevertheless, we feel that the government should take a strong position on the air violation of Pakistan and we assure it that as far as this question is concerned, if they take

up the moral courage we will be behind them. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Yes, please Minister for Foreign Affairs.

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman, I am most grateful to Senator Raza Rabbani for giving us the full support and the concern on this air intrusion. I would like to explain to the honourable Senator and also to the members that if violations like this do take place, there can be one reason that they test your alertness of your air field and your radar. Now that an aircraft comes very low, below the radar screen, gets up above the radar and then takes height and then it checks another aircraft on the Indian side or whichever side they are monitoring, as to how the radars in that area coming on and how much time do they take to activate themselves and lock on to the aircraft. Now that type of an aircraft comes in low, hugging the ground, more or less tree tops, below the radars level and then comes up and makes itself visible to see and check the reaction. This happens and it serves thrust, straight like a bullet in to the territory and straight out. As this was not a violation of that type, that it came straight in and just will go straight back again, which would be testing our radars and our alertness of the aircrafts to scramble and giving them an indication, as to how much reaction time the air fields have, the radars have, the pilots have. So, this being a Mig 25 flying at its more or less optimum altitude which was 72000 it can go up to 75. One can safely assume it was on a reconnaissance mission and if it is a reconnaissance aircraft, it naturally has cameras and the route it takes is also about the same. I will give you similar case, take you back to, I think, it was Eid Day in 1959 when everybody was there for Eid prayers, Indian Canberra Bomber, a reconnaissance bomber, one they have

with bombs and one with cameras ,entered Pakistani air space more or less the same route, more or less and two of our fighters at that time, they were two Sabres got after him locked on to him but the thing was that the Cambera at that time had maximum altitude of 47000 feet, our sabres could not go beyond 45000 , so there was this gap. However just near Rawat, they kept on chasing him , the lead plane kept on firing , they could not get it within range etc. But eventually the No.2 younger pilot, he took the plane in a shallow dive, sued it up and from underneath shot this Indian Cambera bomber which was a reconnaissance bomber and the plane was dropped near Rawat. Both the pilot and the navigator were arrested at that time. Now this was just a 2000 feet difference between the aircrafts and they were sure that our sabres could not get it.

Subsequently, we also acquired 104 aircraft which is a high altitude interceptor . In the late , I think , they were with us in 1965 , we acquired 104 staff fighter in 1964. These were high altitude interceptors which the Americans had developed to intercept high altitude Russian bombers coming over in that area. So we did not have a problem for a long time. Right now as I said yesterday that our aircraft at that type of altitude of 70 or 75000 feet ceiling ... and it is safely presumed that this was reconnaissance mission. Reconnaissance is that an air photograph can be taken by satellite which are orbiting and countries not only by themselves but from others also , from allies, friends here and there, they pick up reconnaissance photographs and as I said, it could be an update.... I am not saying that they have been going through but they can obtain information from satellite which they possibly were updating, may be they were updating it or not but this one can safely presume it was on a reconnaissance mission. We are aware of it. We have to take precautions on it sir because they are sensitive...

I fully share the concern of the House and also of Mr. Raza Rabbani and I am most grateful that he has shown such a concern of himself and of his party also and same thing happend yesterday in the National Assembly, I hope and I quoted the case yesterday also of the U-2 that used to fly over Russia very safely and the pilots used to be absolutely secure in the height because U2 also used to fly in the vicinity of 72 to 75000 feet and Russian had missile to get up but one fine day they did get up and bring him down.

Mian Raza Rabbani: I am grateful for the detailed discourse given by the honourable Minister but I would like to ask him because I think he perhaps forgot to mention that has the government of Pakistan lodged a protest with the government of India and if so in what terms?

Mr. Chairman: Yes, Minister for Foreign Affairs

Mr. Gohar Ayub Khan: Mr. Chairman sir, we certainly have lodged a very strong protest. The Indian High Commissioner is not here. He is in Dehli. The Acting High Commissioner was summoned to the Foreign Office yesterday evening and a strong protest has been lodged.

جناب چیئرمین۔ راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ! یہ intrusion کا معاملہ بڑا سنگین ہے اور غیر معمولی ہے اور جو جواب حکومت کی طرف سے کل دیا گیا وہ آج اخبارات میں چھپا ہے۔ اس سے کوئی زیادہ اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ ہے پچھلے دنوں ایک ماحول ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مضامیت کا اور good neighbourly relations کا بنا تھا اور یہ اس کے sprit کے خلاف جاتا ہے یعنی ہندوستان کے ایک وزیر اعظم اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ پاکستان کے ساتھ 'ایک Gujral doctrine مشہور ہے کہ وہ جو اپنے پڑوسی ہیں' انڈیا ان کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے یہ کیا ہے کہ سب سے پہلے جو سب

سے جھوٹے پڑوسی ہیں۔ ان کے ساتھ تعلقات قائم کریں گے۔ اس کے بعد پاکستان کے ساتھ بھی وہ بہتر تعلقات قائم کرنے کی کوشش کریں گے لیکن وہ بہتر تعلقات قائم کرنے کا ایک شعبہ یہ بھی ہے جو Gujral doctrine کا حصہ ہے کہ بارڈر کے دونوں طرف یعنی سندھ اور جو ان کا صحرائی علاقہ ہے راجستھان کا ان کے درمیان زیادہ روابط ہوں۔ پاکستان کے پنجاب کے اور ہندوستان کے پنجاب کے زیادہ روابط ہوں۔ یہ ان Gujral doctrine کا ایک element ہے ساتھ ہی ساتھ یہ جو ان کا جہاز یہاں بھیجتا ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کا کسی کو پتہ نہ لگتا۔ اور جیسے یہ ہر ایک آدمی جانتا ہے کہ high altitude کے اوپر فلائیش ہوتے ہیں۔ وہ راڈار کے اوپر بڑی آسانی سے آ جاتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے انہیں اس بات کا ادراک ہونا چاہیے تھا اور ہوگا بھی کہ یہ پاکستان کے لوگوں کو اور حکومت کو اور ڈیفنس فورسز کو پتہ چلے گا کہ اس طرح کی blatant violation انہوں نے کی ہے۔ یا تو وہ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ ان کی اس شبہ کے اندر اتنی superiority ہو چکی ہے کہ پاکستان کے اندر بے بسی ہے کہ نہ ان کے پاس کوئی میزائل ہے نہ ان کے پاس ایسا کوئی جہاز ہے نہ ان کے پاس ایسا کوئی سسٹم ہے جس کے ذریعے سے پاکستان کی air space کو وہ اس violation سے بچا سکیں۔ یہ ملک کے اندر اس کا ایک reaction پیدا ہوا ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اس کو lightly نہیں لینا چاہیے۔ یہ بڑا سنگین معاملہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کوشش ہونی چاہیے کہ تمام ہمسایوں کے ساتھ تعلقات معمول کے مطابق ہوں اور جو ہمارے outstanding issues ہیں وہ بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے سے حل ہوں۔ لیکن اس کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اپنے جو sovereignty ہے، اقتدار اصلی ہے اس کی حفاظت ہر لحاظ سے اپنے تمام وسائل کے ذریعے سے کی جائے۔ اس لئے اس کا ایک تو اہتمام کرنا چاہیے، اس کا انتظام کرنا چاہیے۔ اس reaction کو ایک چینل یہ ملنا چاہیے کہ اگر انہوں نے یہاں تک develop کر لیا ہے اور وہ روز آ جا سکتے ہیں تو پھر اس کا سدباب ہونا چاہیے۔ دوسرا یہ ہے کہ پاکستان کو اس پر اتنا شدید رد عمل کا اظہار کرنا چاہیے جو پوری دنیا کو پتہ لگے کہ ہندوستان کی یہ جو پالیسی ہے۔ ایک طرف وہ امن کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف اس قسم کی وہ حرکت کرتے ہیں۔ اس کا ضرور سدراک ہونا چاہیے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ابتدائی ظاہری ایکشن ہے جو گورنمنٹ پاکستان نے دیا ہے۔ یہ initial ہے۔ کچھ conjesture کے اوپر ہے اور

کچھ معلومات کے اوپر ہے لیکن اس کی deeper study ان لوگوں کے ذمے کرنی چاہیے جن کا یہ کام ہے۔ جو ہماری defence forces ہیں ان کی جو higher planning body ہے ان کو یہ سارا evidence اکٹھا کر کے اس بارے میں پوری ایک حتمی رپورٹ بنانی چاہیے۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرنا چاہیے۔ اور وہ اس باؤس کے اندر ضرور پیش ہونی چاہیے۔ تاکہ پوری قوم کو یہ پتہ چل سکے کہ ہم اس سلسلے میں کہاں کھڑے ہیں۔ اور آئندہ اس کا تدارک کس طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی میاں رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی۔ جناب، میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب نے پوری قوم کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ جب انہوں نے یہ کہا کہ یہ نہایت ہی سنگین مسئلہ ہے اور جو response دیا ہے وہ lukewarm ہے۔ اس کی سنگینی کو مد نظر رکھتے ہوئے اور جس طرح راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک اس کا بڑا strong رد عمل جانا چاہیے۔ تو اگر راجہ صاحب agreement میں ہوں تو ایک resolution سینٹ کا اس مسئلے پر condemn کرتے ہوئے وہ پاس کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تیار کر لیں آپس میں تو پھر کل we will take up.

میاں رضا ربانی۔ ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب فرمائیے 'اسی مسئلے پر یا کوئی اور مسئلہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ کوئی اور مسئلہ ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ہمارے سابق سینیٹر ہیں ڈاکٹر محمد رحمان صاحب، ان کو

ایک واقعہ درپیش ہے تو انہوں نے ہمیں request کی ہے کہ اس کو ضرور آپ معزز ایوان میں پیش کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی کر دیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب واقعہ یہ ہے کہ ڈاکٹر رحمان کو کچھ قبائل کی طرف

سے یہ دھکی دی گئی ہے کہ اگر آپ پانچ لاکھ روپیہ تاوان ادا نہیں کریں گے تو ہم آپ کے ساتھ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ ایک طرف سے یہ پانچ لاکھ تاوان ادا کرنے کی دھکی دی گئی ہے اور دوسری طرف سے کچھ، جو ان کے ہمدرد ہیں، انہوں نے اس کا نوٹس لیا ہے اور انہوں نے پھر اسی انداز میں بات کی ہے کہ اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو، جو ایک شریف انٹل انسان ہیں، اچھے انسان ہیں، اچھے ڈاکٹر ہیں، اگر اس طرح سے ان کے ساتھ سلوک کریں گے تو ہم ان کے لئے جانی قربانی دینے کو بھی تیار ہیں۔ میں حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہ توجہ دیں۔ ایسا نہ ہو کہ ڈاکٹر صاحب کے لئے بھی مشکلات پیدا ہوں اور وہ جو دو قبائل یا مختلف قبائل جو آپس میں ایک دوسرے کو دھکی دے رہے ہیں، ایک ڈاکٹر صاحب کے حق میں ہے اور دوسرا ان کو تاوان ادا کرنے کے لئے مجبور کر رہا ہے، ان کے لئے بھی مشکل ہو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو نوٹس لینا چاہیئے وہ سابق سینیٹر ہیں۔ ویسے بھی میڈیکل پروفیشن سے ان کا تعلق ہے تو اس مسئلے پر میں حکومت کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین - آپ اگر یہ وزیر داخلہ صاحب کو بتا دیں تو May be he can look into this matter جی جناب ڈاکٹر صدر علی عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صدر علی عباسی - جناب ڈاکٹر محمد رحمان صاحب چھٹے تین سال ہمارے ساتھی رہے ہیں یہاں پر اسی سینٹ کے اندر اور وہ ہماری ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین بھی تھے ان کی طرف سے جس طرح سے جی صاحب نے بات اٹھائی ہے، میرے پاس بھی اس خط کے ریفرنس سے ایک خبر بتائی گئی ہے وہ میرے سامنے ہے۔ پشاور کا ایک لوکل روزنامہ ہے وہ اس میں بھی ہے اور ڈاکٹر صاحب کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں تقریباً جتنے لوگوں نے ان کے ساتھ کام کیا ہے، سب یہ محسوس کرتے ہوں گے کہ وہ کسی قسم کی لڑائی تو کیا میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی بھی شاید بات نہیں کرتے تھے۔ ان کو اس قسم کی دھمکیاں ملنا کہ جی ان کو اغوا کر کے لے جائیں گے اور پانچ لاکھ تاوان کا مطالبہ کیا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے لئے نوٹس لینے کا وقت ہے اور اس پر میں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح ڈاکٹر جی صاحب نے کہا ہے کہ حکومت ضرور اس بات کا نوٹس لے گی اور جو بھی Protection ڈاکٹر صاحب کو provide کرنی ہو وہ ضرور کی جائے گی۔ شکریہ جی۔

جناب چیئر مین - شکریہ جی جی جناب راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی - جناب والا! میں سب سے پہلے آپ کے توسط سے ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے سینٹ کے سابقہ ڈپٹی چیئر مین 'یہاں گیلری میں موجود ہیں اور ہم ان کو ویکم کہتے ہیں۔

(تالیان)

جناب چیئر مین - صوبیدار خان مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل - جناب میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے ڈاکٹر رحمان صاحب واقعی اتنے شریف انسان تھے۔

(مداخلت)

جناب صوبیدار خان مندوخیل - جی جی میں جی 'I am sorry' میں 'ان کے درمیان' قبائلی قاعدین یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، کافی اس میں مار کھائی اور قتل و غارت ہو سکتی ہے، خدا بچائے، میں گورنمنٹ کو انتباہ کرتا ہوں کہ وہ اس جھگڑے کو نپٹانے اور ڈاکٹر صاحب کے رشتہ داروں اور عزیزوں اور بچھانوں کے درمیان یہ لڑائی بند کی جائے۔ یہ ایک گورنمنٹ کی ٹالہی بھی حمایت ہو سکتی ہے اگر وہ ایسی چیزوں پر بروقت کام نہ کریں۔

جناب چیئر مین - شکریہ جی جی حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی - شکریہ جناب چیئر مین! ابھی جس بات سے ہم باخبر ہوئے ہیں تو ہمیں دکھ بھی ہوا کہ ڈاکٹر رحمان صاحب جو ہیں ہمارے سابقہ سینیئر ہیں۔ وہ ہمارا بھائی ہے۔ ہمارا تعلق بھی قبائل سے ہے۔ ڈاکٹر رحمان کو کسی قبائل نے یہ کہا ہو کہ مجھے پانچ لاکھ روپے دے دیں تو کم از کم ہم آٹھ سینیئر موجود ہیں ہمیں ان قبائل کے نام دے دیں۔ اگر صرف خالی خط آتے ہیں قبائل کی طرف سے، تو قبائل ساٹھ لاکھ ہیں۔ اگر کوئی قبائل ہیں تو کیا وہ ہمیں بتا سکیں گے کہ لانے علاقے کا ہے، لانے گھر کا ہے تو ہم آٹھ سینیئر ہیں۔ اس کے ساتھ بات کریں گے۔ کیا یہ لین دین کی بات ہے یا زبردستی لینا ہے اگر زبردستی لینا ہے تو انشاء اللہ کوئی ایک پیسہ بھی نہیں لے سکے گا لیکن اگر لین دین کی بات ہے تو وہ بھی سامنے آ جائے گا۔ وہ بالکل

ہمارا بھائی ہے۔ ہم اس ایوان کے ساتھ ہیں۔ ہمارے قبائل میں اگر غلطی کی ہو تو انشاء اللہ ہم ایوان کے ساتھ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہیں اور ڈاکٹر رستخان ہمارا بالکل بھائی ہے اور اس کے تحفظ کا ہم بالکل یقین دلاتے ہیں کہ اگر لین دین کے علاوہ کوئی بات ہو تو انشاء اللہ وہ نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین - جی حاجی دلاور صاحب، جی عیسیٰ یہ مسئلہ نیچا لیں۔ جی ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے پانچ لاکھ ڈاکٹر صاحب کو بھی مل جائے، یہ اس قسم کا رد عمل آ رہا ہے۔

حاجی دلاور خان - جناب والا! یہ بڑے افسوس کی بات ہے لیکن بد قسمتی سے قبائل اکثر بدنام ہوتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ ہزاروں کیس ایسے ہوئے ہیں کہ خط وہاں سے آتے ہیں۔ چوری کا مال ہو، اغوا کا کیس ہو، وہ اگر یہاں ہو، پشاور میں ہو، پنجاب میں ہو تو قبائل کو بدنام کیا جاتا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے۔ پنجابی اور بھٹان سب ہمارے بھائی ہیں۔ اب میں ذمے دار ہوں، یہ جانتا ہوں کہ قتل جگہ قبائلوں کے ساتھ ہے یا بیٹھا ہے۔ ابھی تک ایسا کبھی نہیں ہوا ہے کہ کسی کے ساتھ جھگڑا نہ ہو یا کوئی حساب و کتاب نہ ہو۔ صرف اور صرف یہ ہوتا ہے اور بدنام قبائل ہوتے ہیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں، قبائل کی طرف سے، یہ جگہ جاتیں یا آدمی جاتیں۔ میں بغیر کسی معاوضے کے سب کچھ برآمد کرتا ہوں۔ آپ تسلی رکھیں۔ یہ لوگ ذاتی طور پر ہمارے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ آپ یقین کریں، میں نے ایسے کیسز بھی دیکھے ہیں کہ خط مہمند اسجنسی سے آتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ درخت کے نیچے ہسپتال میں، ترپال باندھ کر کھڑا ہوتا ہے۔ جب اس سے پشاور یا پٹنڈی میں پیسے لیتے ہیں تو کہتا ہے کہ چانی لے لو اور جاؤ کہ قتل جگہ گاڑی کھڑی ہے۔ میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ صرف قبائل کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ہمارے بھائی اور دوست ہیں، ہمارے ساتھ سینئر ہیں۔ اس کے لئے ہم سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین - جی حبیب جالب - آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

II. RE: SITUATION IN AFGHANISTAN

جناب حبیب جالب بلوچ - جناب والا! میرا وزیر خارجہ صاحب سے میں یہ پوچھنا

چاہتا ہوں کہ حال ہی میں ایک بیان آیا ہے کہ انہوں نے افغانستان کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ وہ کیا وجوہات تھیں کہ جس کی بنیاد پر افغانستان کی حکومت کو پہلے نہیں اب تسلیم کیا گیا ہے اور ساتھ ہی وہ 30 لاکھ افغان مہاجرین جو اس وقت پاکستان میں موجود ہیں جن کی موجودگی کی وجہ سے پاکستان میں معاشی اور معاشرتی اور سماجی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کی واپسی کے لئے حکومت کو نئے اقدامات کر رہی ہے؟

Mr. Chairman: May be he will also tell us the latest position
کیونکہ کل سے حالات in Mazar Sharif کچھ اور نظر آ رہے ہیں۔ may be you can tell us -
what is happening.

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب والا! مزار شریف کی latest position یہ ہے کہ ہمارے وزارت خارجہ کے personnel مزار شریف میں ہی ہیں اور کافی لوگ evacuate ہو چکے ہیں کیونکہ مزار شریف کے airfield پر جہاز land نہیں کر رہے اور یو این کی supervision میں جو personnel وہاں تھے not the Pakistanis بلکہ دوسرے وہ by road ہاتھ بندھ رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Who is controlling Mazar Sharif now?

Mr. Gohar Ayub Khan: Mazar Sharif is with General Malik and the others. The Talibans are outside. But our latest information is that they are talking again for some settlement and they are trying to patch up together. This is the situation. There was fighting yesterday.

دونوں طرف کافی heavy casualties ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! ہم سمجھتے تھے کہ مزار شریف طالبان کے کنٹرول میں آ گیا ہے اور اسی بنیاد پر، جیسا کہ حبیب جالب صاحب نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے، حکومت نے recognize کیا ہے کہ اب طالبان virtually are controlling all over Afghanistan میں وزیر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس واقعہ کا background کیا ہے کہ ایک دم سارا focus shift ہو گیا۔

Mr. Chairman: What were the reasons of recognition.

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, I am not the Foreign Minister of Afghanistan. I am Foreign Minister of Pakistan.

Mr. Chairman: I believe the foreign minister of Afghanistan is under arrest. Is that correct?

Mr. Gohar Ayub Khan: Sir, these are the reports.

کچھ مزار شریف میں arrest ہیں۔

As I said, there are casualties on both sides.

جنرل مالک اور طالبان کی casualties تقریباً برابر برابر ہیں۔

But there are high casualties. Our Mission there is safe and if required, we will see how to evacuate them. If it intensifies, we can send an aircraft by agreement with General Malik but the Taliban and General Malik and others are negotiating.

صلے ہو چکا تھا۔ trouble وہی ہوئی ہے جو باقی میڈیا دے رہا ہے کہ Taliban tried to disarm the forces of General Malik etc; آپ اگر دیکھیں تو پورا ایریا controlled by the Taliban وہاں کوئی weapon نہیں ہے انہوں نے لوگوں کو disarm کیا ہوا ہے۔ وہی چیز انہوں نے میرا خیال ہے مزار شریف میں activate کی تھی۔ اس کی وجہ سے کچھ ہوا ہے کچھ posts اور agreements کی وجہ سے ہوا ہے

but we are trying to get that information and they are once again talking with each other, hopefully, they will resolve the issue, it will depend on how this agreement is going to be put together, how they are going to shape on, how the various offices will be divided amongst themselves, news is coming in, sir. So this is about what I can give you. As I said I am not the Foreign Minister of Afghanistan. Thank you, sir.

جناب چیئرمین۔ جی اسمٹیل بئیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔ میں پاکستان کے وزیر خارجہ اور پاکستان کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے افغانستان کو تسلیم کیا ہے۔ اپنی پارٹی کی طرف سے اور پوری قوم کی طرف سے۔ اس سے پوری قوم نے خوشی محسوس کی ہے۔ میں ان ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ کیوں پریشان ہیں کہ اس سے پہلے رہائی صرف کابل کے ایک تہائی پر قابض تھے تو اسی پاکستان نے انہیں تسلیم کیا تھا اور کسی نے objection نہیں کیا۔ ابھی جبکہ fighting ہوتی ہے، کبھی آگے کبھی پیچھے، یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کل طالبان دوبارہ مزار شریف پر قبضہ کر سکتے ہیں لیکن یہ جو objection کر رہے ہیں کہ مزار شریف کی وجہ سے انہوں نے تسلیم کیا بلکہ یہ ان کو چھ مہینہ سال پہلے تسلیم کرنا چاہیئے تھا کیونکہ دو تہائی علاقہ طالبان کے قبضے میں ہے اور ابھی information یہ ہے کہ مزار شریف کا جو امپورٹ ہے وہ بھی طالبان کے قبضے میں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جو انہوں نے تسلیم کیا وہ انہوں نے بالکل صحیح اقدام کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تہائی اکثریت طالبان کے قبضے میں ہے۔ وہاں امن ہے، جو غیر مالک کے صحافی ہیں انہوں نے وہاں visit کیا ہے۔ وہ اعتراف کر چکے ہیں کہ فی الحال افغانستان میں امن ہے، جو اسلامی نظام وہاں موجود ہے وہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ لہذا جو اعتراض کرتے ہیں میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں، وہ جا کر وہاں کے حالات دیکھ لیں، وہ خود اعتراف کریں گے کہ اسے ایک سال پہلے پاکستان کو تسلیم کرنا چاہیئے تھا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جناب عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ۔ بات دراصل، جناب چیئرمین صاحب! افغان refugees کے لئے، federation کے بارے میں تھی اور بات کسی اور طرف نکل گئی۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک افغانستان میں مکمل طور پر امن نہ آ جائے وہاں افغان refugees کو زور سے بھیجنا مناسب نہیں ہوگا، کیونکہ وہ ہمارے بھائی ہیں، یہاں پر آئے ہیں، refugees کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے پاکستان میں انہیں refugee کیا ہے۔ جب تک مکمل امن نہ آ جائے تو زور سے افغان refugees کو وہاں بھیجنا مناسب نہیں ہوگا، میں یہ بات repeat کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی طاہر بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو۔ افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا

اندرونی معاملہ ہے ، وہ اسلامی نظام لاتے ہیں ، وہ سوشلزم لاتے ہیں ، وہ جمہوریت لاتے ہیں ، یہ ان کا معاملہ ہے اور ہمیں کسی طور پر بھی ایک دوسرے آزاد اور خود مختار ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ جہاں تک مہاجرین کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس حقیقت سے کوئی ذی شعور اور باشعور پاکستانی ، خواہ وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے مجھ سے اتفاق کرے گا کہ کلاشکوف کھچر ، مٹشیت ، مذہبی جنونیت اور تنگ نظری کا تحفہ ہمیں مہاجرین سے ہی ملا ہے اور یہ بات بھی اپنی جگہ حقیقت ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی ہمیشہ ناقص رہی ہے ، ہماری خارجہ پالیسی نے کبھی بھی ہمارے مفادات کی ، اس ملک کے عوام کے جذبات کی ترجمانی نہیں کی ہے۔ U2 کے واقعہ کی معزز وزیر صاحب نے مثال دی ، جیسے ہم فوجی معاملے میں شامل ہوئے ، کیا یہ سب ہمارے مفاد میں تھے۔ یا جب even افغانستان میں 78ء میں ایک تبدیلی آئی۔ جنگ دو بڑے بلاکوں کی تھی۔ اپنی سیاسی اور فوجی بالادستی قائم کرنے کے لئے امریکہ اور مغربی ممالک روس کو Axis کے دوسرے پار رکھنا چاہتے تھے اور ہم نے اس کو اسلام اور کفر کا نام دیا۔

جناب والا! تاریخ میں کبھی یہ نہیں ہوا ہے ideology never replace faith اگر ideology ، اگر نظریات States کو replace کرتے تو آج آپ کو سنٹرل ایشیاء کے ممالک میں ، بالٹک ریاستوں میں یا پورے سوویت یونین میں ایک مسلمان بھی نہیں ملتا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو قومی مفادات ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ہم اپنی خارجہ پالیسی تشکیل دیں اور جتنی جلد ہو سکے مہاجرین کو واپس باعزت طریقے سے دوبارہ اپنے وطن میں بھیج دیں۔

جناب چیئرمین ، شکریہ۔ جی راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی ، جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر تو میں بعد میں کروں گا مگر یہ جو افغانستان کا معاملہ ہے ، اس پر بات کروں گا۔ میری گزارش یہ ہے کہ افغانستان کے سلسلے میں پاکستان کو انتہائی محتاط رویہ اپنانا چاہیئے۔ جو لوگ تاریخ پر نظر رکھتے ہیں ، جنہوں نے افغانستان کی تاریخ پڑھی ہوئی ہے ان کو معلوم ہوگا کہ جہاں تک افغانستان والوں کا تعلق ہے وہ باہر کی مداخلت کبھی برداشت نہیں کرتے۔ انگریزوں نے بھی یہی چاہا تھا کہ وہ روس اور ہندوستان کے بیچ میں ایک buffer state قائم کرے۔ اس وجہ سے انگریزوں کو ۳ مرتبہ افغانستان کے ساتھ جنگ لڑنی پڑی اور تینوں مرتبہ انگریزوں کی پسپائی ہوئی ہے۔ بہر حال میں وزیر خارجہ کو مبارک باد

میش کرتا ہوں ان کی کامیاب غارہ پالیسی پر کہ وہ خوش ہوئے تھے کہ ہندوستان سے تعلقات بڑھ رہے ہیں اور ایک میس رفت ہوئی ہے جس کا جواب ہندوستان نے کل جہاز اڑا کر دے دیا اور ہماری سرحدوں میں مداخلت کی۔ طالبان پورے افغانستان پر قبضہ کر گئے اور مزار شریف پر بھی قبضہ تھا۔ ضرورت فظ یہ تھی کہ فارن منسٹر صاحب اس کو تسلیم کریں اور طالبان کی پسپائی شروع ہو گئی ہے تو مجھے ایک شعر یاد آتا ہے کہ

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو۔

جناب چیئر مین ، جی مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد ، بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب چیئر مین ! افغانستان کے حوالے سے ہمارے اس فلور پر ہمیشہ مختلف نوعیت میں مختلف اشکال میں بات چھڑ جاتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر سیاسی جماعت کے اپنے کچھ مخصوص مقاصد ، اہداف اور ترجیحات ہوا کرتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ دنیا جہاں کی جتنی سیاسی جماعتیں ہوتی ہیں ، چاہے پاکستان میں ہوں ، چاہے کسی اور جمہوری ملک میں ہوں ان کے کچھ نظریات اور اہداف ہوتے ہیں۔ اسی حوالے سے وہ اپنی سیاسی پالیسی کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ پاکستان بننے سے قبل بھی اور پاکستان بننے کے بعد بھی یہاں مختلف سیاسی جماعتیں ہوا کرتی تھیں اور اب بھی ہیں۔ ان کی سیاسی ترجیحات میں فرق ہوا کرتا تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال یہ تھا کہ چونکہ برصغیر میں انگریز کے جانے سے قبل اور اس کے بعد ، پہلے تو انگریز کا براہ راست یہاں قبضہ تھا اور بعد میں مغرب اور اس کے سرپرست اعلیٰ امریکہ کے یہاں اثرات ، ان کی یہاں دخل اندازی روس کی بہ نسبت زیادہ ہوا کرتی تھی۔ تو کچھ سیاسی جماعتوں کی ترجیحات یہ تھیں کہ یہ عالمی سامراج ہے ، عالمی استعمار ہے اور ہمارے تمام حقوق کا استحصال کر رکھا ہے ، یہ ایک استحصالی اور طاغوتی قوت ہے ، ان ترجیحات کی بنا پر اس کے خلاف لڑتے تھے۔ تو لازمی بات ہے دشمن کا دشمن دوست ہی ہوا کرتا ہے۔ امریکہ اور روس عالمی سطح پر ، جیسا کہ ایک زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پوری دنیا دو بلاکوں پر تقسیم تھی اور ہمیشہ ان کا میدان جنگ آرمینیا ہوا کرتا تھا ، ایک قسری کے نام سے ، ایک روم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس دور میں ہماری پوری دنیا ان دو بلاکوں پر تقسیم ہے ایک زیادہ غریب ، مزدور ، کسان بے کس

اور بے بس لوگوں کا نعرہ لگایا کرتے تھے اور دوسرا وہ اس عنوان سے اپنی پالیسی چلاتے تھے کہ ان کو خوشنور ، آدم خور ، دہشت گرد پتہ نہیں کن کن القاب سے ان کو نوازتے تھے ۔ امریکہ اور ان کے اتحادی ان کو دنیا کے سامنے دہشت گرد اور ظالم ثابت کیا کرتے تھے ۔ یہ اسی حوالے سے سیاسی جماعتوں پر بھی ان کے اثرات تھے ۔ ہم پر بھی بہت بڑی حد تک یعنی جمعیت العلمائے اسلام پر ایک زمانے میں یقیناً اس حد تک ہم پر کچھ فتوے بھی لگے کہ سرخ مولوی ہیں ، یہ رشن ہے ، یہ کمیونسٹ مولوی ہے جو بھی ہے لیکن اس وقت سے جب افغانستان میں ایک انتہائی ظالمانہ ، جارحانہ ، غیر اصولی ، غیر اخلاقی ، غیر انسانی طبقے نے تمام دنیا کے قواعد کو بالائے طاق رکھ کر اس پر قبضہ ہمایا لیکن مجھے افسوس ہے اپنے ان دوستوں پر کہ جب نور محمد ترکی نے کابل میں جس دن قبضہ کیا ، اسی رات پچیس ہزار مسلمان وہاں شہید ہوئے اور ان کا خون بہا دیا گیا ۔ لیکن وہی لوگ ، وہی سیاسی جماعتیں ، وہی قوتیں جو اپنے آپ کو ہمیشہ جمہوریت کے علمبردار اور جمہوریت کے چمپئن کہتی تھیں ان سب نے کہا خوش آمدید ۔

آپ جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ نور محمد ترکی افغانستان میں کس جمہوریت کے تحت برسر اقتدار آیا باوجود اس کے کہ عوام 2% بلکہ ایک فیصد بھی ان کے ساتھ نہیں تھے ۔ تو آپ یہ بتائیں کہ جب ایک ملک کی عوام کا ایک فیصد بھی کسی ایسے حکمران کے ساتھ نہ ہو جو ٹینکوں پر سوار ہو کر ، راتوں رات مسلط ہو کر پورے کا پورا نظام درہم برہم کر دے اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو شہید کر دے اور پھر بھی ان کے مجھ میں پھولوں کے ہار ڈالتے ہیں اور ان کو خوش آمدید کہتے ہیں ۔ مجھے پھر یہ جمہوری اصول سمجھ میں نہیں آ رہا ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ افغان عوام اٹھ کھڑے ہوئے ہیں ۔ تین سال تک بے بسی اور انتہائی کمپرسی کی حالت میں وہ اپنے ہی وسائل سے لڑتے تھے اس میں کوئی شک نہیں ۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اس میں مغربی ممالک اور امریکہ تین سال کے بعد دلچسپی لینے لگے کہ اس قوم کی واقعی کچھ حمایت کی جائے ان کو کچھ مادی اسباب فراہم کر دیا جائے ۔ یہ ایک واحد موقع ہے کہ روس کو شکست ہو جائے گی اور روس پاش پاش ہو جائے گا ۔ اسی طرح ہوا پوری دنیا میں اگر ایک سڑک پر جب لوگ جلتے ہیں پٹاور ہزاروں کی تعداد میں جلتے ہیں ہر ایک اپنی گاڑی میں جاتا ہے لیکن ہر ایک کا اپنا اپنا مقصد ہوتا ہے ۔ پاکستان یقیناً اس کا حامی تھا اور پاکستان کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ لاکھوں افغان مہاجرین کو یہاں پناہ دی اور ان کی دیکھ بھال

کی، جس میں اگر ایک مہلو یہ ہے کہ ایک اسلامی برادری --- ایک پوری دنیا کے مسلم بین الاقوامی اصول کے تحت انہیں پناہ دی اور ان کی دیکھ بھال کی میں اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ پاکستان کا دفاع بھی تھا اور حقیقت یہ ہے کہ پتہ نہیں کتنی مشکلات سے ہمارا سامنا ہوتا اگر افغانستان کا جہاد کامیابی تک نہ پہنچتا۔ لاکھوں مسائل سے ہم دوچار ہوتے۔ آج معلوم نہیں اللہ کو معلوم ہے کہ ہماری کیا حالت ہوتی۔

افغان جہاد میں یقیناً "ایک لحاظ سے اسلامی اخوت کی بنیاد اور دوسری طرف پاکستان کے دفاع کے لئے ہم لڑ رہے تھے۔ پچاس سال تک کابل، رخصا اور انڈیا کا اڈہ تھا۔ یہ دنیا کو پتہ ہے کہ پاکستان اور انڈیا کی آپس میں کبھی نہیں بنی ہے۔ ابھی تک پاکستان کا وجود انڈیا تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے، ابھی تک ان کے دماغ میں ہے کہ یہ ایک نہ ایک دن بڑپ کرنا ہے۔ ان کی ذہنیت ابھی تک یہی ہے۔ وہ پاکستان کے وجود کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ ان کا اڈہ تھا۔ جب یہ اڈہ ختم ہو گیا تو یقیناً کچھ لوگوں کی ناراحتیاں ہو گئی ہوں گی، کچھ تکلیف ضرور ہو گئی ہو گی لیکن درحقیقت وہاں کا اڈہ ختم ہونا، یہ پاکستان کی پشت سے ایک انتہائی خطرناک مورچے کا خاتمہ تھا۔ جس دن نجیب گورنمنٹ وہاں سے سرنگوں ہو گئی۔ افغان جہاد --- کچھ ساتھی، کچھ برادر، کچھ دوست فرماتے ہیں کہ افغان مہاجرین کی وجہ سے یہاں بیرون کا کچھ اور کلاشکوف کا کچھ پھیلا، میں اس سے قطعاً انکار نہیں کرتا ہوں۔ دنیا جہان کے کسی بھی ملک میں جاؤ، وہاں کچھ غلط قسم کے عناصر ہوتے ہیں، غلط پیشہ لوگ ہوتے ہیں۔ بد معاش ڈاکو قسم کے لوگ ہوتے ہیں، چور ہوتے ہیں۔ آج پوری دنیا میں ہر ملک میں ہم دیکھتے ہیں کہ روز مرہ وہاں پر ڈاکے بھی پڑتے ہیں، چوریاں بھی ہوتی ہیں، قتل بھی ہوتے ہیں۔ افغان مہاجرین کی شکل میں تو سب کا سب ملک وہاں سے بہہ کر پاکستان آیا تو اس میں چور بھی آ گئے، ڈاکو بھی آ گئے، قاتل بھی آ گئے، اس قسم کے جرائم پیشہ لوگ بھی اس ضمن میں آ گئے۔ کوئی ان حقائق سے انکار نہیں کر سکتا ہے، میں اس کو مانتا ہوں۔ لیکن وہاں کے اور یہاں کے، وہ ایک کماوت ہے کہ "گھتی اور بھیریا دونوں مل کر ریوڑ کا تو بیڑہ غرق کریں گے" وہاں یقیناً اس قسم کے لوگ ہیں لیکن راہبر یہاں کے لوگ تھے۔ یہ ان کو سکھاتے تھے، راستہ بتاتے تھے، بنک کا رستہ بتاتے تھے، گویا تمام طریقے ان کو سکھاتے تھے۔ یہاں کے بد معاش اور جرائم پیشہ لوگ ان کے ساتھ مل گئے۔ بیرون کا مسند، جناب عالی! آپ سب بہتر جانتے ہیں، پوری دنیا کا مسند ہے اس وقت۔ کون سا ایسا ملک ہے جہاں بیرون

فروخت نہیں ہوتی ہے۔ اور کتنے مالک ہیں، ان کی فہرست یہاں ایوان میں لٹی چائیے۔ کتنے مالک ہیں جہاں پر ہیروئن کی کاشت نہیں ہوتی ہے۔ کیا ہمارے پاکستان کے کچھ اطراف میں پہلے ہیروئن کی کاشت نہیں ہوتی تھی اور بہت بھرپور انداز میں ہوا کرتی تھی۔ اب میں مانتا ہوں کہ یہاں پاکستان کی گورنمنٹ نے اس کے خلاف پوری جدوجہد کی اور بڑی حد تک کنٹرول کر لیا۔ افغانستان میں ابھی حالات ایسے ہیں، ایسے حالات میں وہ کس طرح کنٹرول کر سکتے ہیں۔ یقیناً کنٹرول ہو گا، اور پھر دنیا جہاں کا کوئی ذریعہ آمدن نہیں ہے۔ وہ ضرور کرتے ہوں گے، میں اس کی حمایت نہیں کروں گا۔ لیکن یہ حقیقت ہے اور ایک مجبوری بھی ہے۔ اگر ان کی طرف سے کلاشکوف کچھ۔۔۔۔ ایک دن پہلے بھی میں نے یہاں عرض کیا۔ جناب والا! کلاشکوف کچھ کو فروغ دینے میں وہ یہودی لابی، وہ مغربی کمپنیاں، وہ کارخانے، وہ فیکٹریاں، وہی سرفہرست ہیں، وہی آگے آگے ہیں، پیش پیش ہیں، جن کے اسلحے کے کارخانے ہیں۔ جو اسلحہ بنا لیتے ہیں اور پھر اس کو سپلائی تو کریں گے ناں۔ دنیا کو تو برآمد کرنا ہے ناں۔ دنیا جہاں کے لئے وہ اسلحہ وہاں تک پہنچاتے ہیں۔ میں مانتا ہوں، آپ کو معلوم ہے جناب کہ میں کبھی کبھی بات کرتا ہوں تو تھوڑی تفصیل سے بات کرتا ہوں۔

جناب والا! آخری بات میں طالبان کے حوالے سے کروں گا۔ جناب عالی! اگر آپ چاہتے تو وہ حالات دیکھتے، جو بھی ہمارا دوست چاہتا وہ حالات دیکھتا، وہ بھی ایک ڈرامہ ہوا۔ امریکہ نے عین اس موقع پر جب نجیب کی حکومت سرنگوں ہو رہی تھی، عین اس وقت ایک غلام پیدا کر دیا۔ ان کا باقاعدہ پروگرام یہ تھا کہ یہ آپس میں لڑیں، وہ جہاد کے جو اصل مقاصد ہیں وہ ہاتھ نہ آ جائیں۔ تو اسی لئے کچھ ڈاکو قسم کے لوگوں کو آگے لایا اور پھر بدامنی ہوئی۔ اس بدامنی کے reaction کے طور پر طالبان آئے اور یہ میں پوری دنیا میں اپنے دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ آپ بین الاقوامی اصول یہاں میز پر لائیں کہ وہ کون سے بین الاقوامی اصول ہیں ایک ملک کی حکومت تسلیم کرنے کے لئے۔

جناب چیئرمین، جی کافی ہو گیا ہے، بشیر احمد مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ، جناب والا! اس دن جب طالبان کی حکومت تسلیم ہوئی، اس پر ایک سٹیٹمنٹ آیا۔ تو میرے خیال میں اس کے لئے تھوڑا سا وقت درکار تھا کہ وہاں حالات ابھی

بلکہ پر بیٹھ جائیں، 'conditions' وہاں پر stabilize ہو جائیں، تھوڑا سا اس کے لئے اور وقت بھی درکار تھا۔ اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ افغانستان میں جو خرابی پیدا ہوئی ہے، بنیادی خرابی پیدا ہوئی ہے، وہ خرابی پیدا ہوئی 'foreign intervention' کی وجہ سے۔ ہر ملک میں کچھ نہ کچھ اختلافات ہوتے ہیں، 'dissension' ہوتی ہیں، آپس میں ان لوگوں کو طریقہ آتا ہے کہ کس طرح اس کو حل کیا جائے۔ اب ہمارے اپنے ملک میں پچھلے دنوں آپ نے دیکھا کہ جس کے لئے قانون سازی اب ہو رہی ہے، جو یہاں پر فرقہ وارانہ دہشت گردی ہوئی ہے۔ اب اس قسم کے لوگ بھی ہیں جو مذہب کے نام پر تجارت بھی کرتے ہیں، قتل و غارت بھی کرتے ہیں اور اس پر تبلیغ بھی کرتے ہیں اور اس قسم کے لوگ بھی اس ملک میں ہیں جو مسلمان ہیں، مگر کہتے ہیں کہ تعصب سے کام نہ لیں، افہام و تفہیم سے کام لیں اور اپنے حوصلے کو ذرا آرام سے رکھیں۔ اوروں کی بھی بات سنیں اور جو مذہب پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حیرائیل کے ذریعے قرآن کی صورت میں اترا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے دنیا میں امن قائم کریں۔ لیکن کسی نہ کسی طریقے سے دونوں کا گزارا ہوتا ہے۔ اگر یہاں بھی ایک طرف سے کوئی طاقتور لوگ یا کمزور لوگ آکر ان کو شہ دیں، ان کو ورغلائیں، ان کو اکائیں اور دوسری طرف سے بھی ایسا ہی ہو تو یہاں بھی فساد پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم تو پہلے خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہمارے اپنے ملک کو اس قسم کے فساد سے محفوظ رکھے۔ اس کے علاوہ میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ تمام عمر ہماری یہی رائے رہی ہے۔ آپ کے سامنے کئی دفعہ مجھے موقع ملا خوش قسمتی سے کہ اپنی رائے کا اظہار کروں کہ افغانستان ایک دشوار گزار ملک ہے۔

It is a very difficult country to rule. History has proved it that it does not lend itself easily to be ruled by foreigners, and those foreigners who have not understood the characteristics of Afghanistan, they have always rued the policy of intervention. So much so that the greatest empire of the day, the greatest and the most powerful country of its time, about which it was said that the sun never sets on the British empire, even when that empire which had curtailed, usurped and suppressed the liberties of almost all the continents of the world, when it intervened in Afghanistan, it came out badly mauled and bruised and

laments it till this day. Once when they sent an army into Afghanistan only a doctor, whose name is Dr. Bryden, he survived to write the history of his woes. So the lesson of history is that it is always better to keep clear of Afghanistan. It is not a small and weak country. It is a very powerful country so always we have been saying to everybody, including all the great powers from all sides and all the small powers on the periphery that they should keep clear of Afghanistan and as I told you let the people of Afghanistan settle their disputes and if they do not want to settle, let them themselves fight their own wars. Let us keep clear of their wars and their dissension and if at all we have to play a role, let our role be very positive. Now sir, the situation in Afghanistan, as it has been proved by the recent past, it is a very delicate and complicated issue. It always has had and will have its repercussions, particularly on Pakistan, because it borders Afghanistan. You know, sir, that the Afghans have played a very important role in the muslim rule in the subcontinent of India. I need not remind my friend who is just now missing that it were the Afghans who fought for the sake of Islam in India and it were the Afghans whose great warriors to whose name "Nawa-e-Waqt" took exception when something was sung about old Pukhtoon heroes and they said it was a 'Tarana'. Who were these people whose that names 'tarana' includes? The name of Sher Shah and you know sir, that he was a justest ruler in India ever. No other ruler of India had the justice which he had and he was a man who was of chaste character, pure chaste, Islamic character and he not only used to pray five times but also in the late morning hours, after the sun comes out, he used to offer even that prayer. So that was not the name of somebody who is estranged from Islam and justice. And the other name included in that ' tarana ' was of Ahmed Shah Abdali, that famous warrior who

revived the spirit of Islam in India in the battle of Pani Pat. So what I want to emphasise is that Afghanistan is a strong country, it is difficult to rule and also difficult to intervene. What we should have, is a positive, sympathetic, attitude towards them and help them solve their problems or leave them to solve their problems themselves.

I don't want to go into the history because now it is already known, why many of the problems in this country arose I will finish quickly Sir, because we choose to intervene in the affairs of Afghanistan either under impulsions or compulsions, but we committed ourselves to the policy of intervening in the affairs of Afghanistan. It led not only to trouble in that country but it also invited trouble into our country. Now briefly (because it is a point of order but since the ambit of the discussion was expanded, so I felt myself that I would rise and clarify certain points). Sir I still say that we should leave the Afghans to settle their own difference and to fight their own war and only intervene in their affairs in the interest of peace. Because sir, look at the periphery of Afghanistan and even, where has Dostum gone? He has gone to Turkey. Turkey is also an Islamic and brotherly country. The Afghans, who are Taliban, they are also muslims, they are Pushtoon and they are also our brothers. Similarly Tajikistan is also Muslim, Uzbekistan is also Muslim, Iran is also Muslim, we say that all these countries should give support to the Afghans to settle their disputes and assure them that they will not intervene and we will recognise the authority which is peacefully established there through consultation amongst the representatives of the Afghans. The other thing (because it is a practical matter and I don't want to go further in the discussion because there is no time). Sir, the question of these refugees Sir. Now the refugees have come here because of

the circumstances in Afghanistan. At this juncture when things have not really settled down in Afghanistan, and I was really happy when the honourable Foreign Minister, the other day made a statement and he said, when things will improve and stabilize in Afghanistan then the refugees will go. I assure you, Sir, no body wants to stay in a foreign country for his whole life. The soil of one's own native land is very dear, so all would like to return to their own homes. But let peace in real terms return and after that the Afghans will themselves go. But at this stage when peace has not returned, order has not fully stablished and normality has not been restored in Afghanistan, I think it would not be proper for us to push the Afghans out of our country. We have suffered with them a lot. There were reasons due to which they had to leave their country and come into ours; We have extended to them our hospitality. Let us not give them the impression that we don't want to extend any more hospitality, to them. If they are in need of our hospitality which we have extended for so many years, let them stay here as long as there is no complete peace in Afghanistan and when peace will be restored then they will naturally go back.

جناب چیئرمین - Thank you جی۔ جاوید اقبال صاحب آپ کا کیا point ہے۔ یہ ختم ہو گیا اس پر کوئی debate تھوڑی ہو رہی ہے۔ ایک منٹ آپ کو دیتے ہیں ' ایک منٹ یہ لے لیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میں سب سے پہلے اپنے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور اپنے وزیر خارجہ گوہر ایوب خان صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے افغانستان میں طالبان کی حکومت کو تسلیم کیا۔ جہاں تک اس کے اندرونی معاملات کا تعلق ہے جس مجاہدانہ طریقے سے انہوں نے جنگ لڑی اور روس جیسی بڑی طاقت کو انہوں نے شکست فاش دے کر یہ آزادی حاصل کی۔ اب انشا اللہ مستحکم حکومت بن

رہی ہے اور اسلامی مملکت ہے۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ افغان مہاجر جو یہاں پر ہیں۔ جس طرح کہ ہمارے وزیر خارجہ صاحب نے statement دی ہے۔ جیسے جیسے وہاں امن قائم ہوتا جائے گا وہ واپس چلے جائیں گے۔ بھجورت جو پالیسی ہماری حکومت کی ہے ہم اس کی پوری طرح تائید کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ انشا اللہ ہمسایہ ملکوں کے ساتھ بہتر تعلقات ہوں گے لیکن ہمیں انڈیا جس نے آج تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا ہے، اس سے بے اثر نہیں رہنا چاہیئے۔ ہمیں ہوجیار رہنا چاہیئے اور ہر وقت اپنی سرحدوں کی طرف باخبر رہنا چاہیئے۔ جس طرح ہمارے وزیر خارجہ صاحب نے وہاں کے دورے کئے ہمیں امید ہو چلی تھی کہ انشا اللہ یہ کامیاب ہو جائیں گے اور ہمیں قوی امید ہے کہ وزیر اعظم کی کوششوں سے یہ کامیاب رہیں گے۔ لیکن اگر کسی قسم کا کوئی مسئلہ وہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی اس کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین - شکریہ - ڈاکٹر حنی صاحب - بہت مختصر مدت دو منٹ لیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - بہت مہربانی جناب چیئرمین - جیسے حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں نے اتفاق کیا ہے معاشی مسئلے پر بحث کرنے پر، حقیقت یہ ہے کہ فارن پالیسی بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کے لیے بھی ہمارے وزیر خارجہ صاحب تشریف فرما ہیں۔ کیونکہ رہن ج میں بہت development ہوئی ہے۔ کافی development ہوئی ہے۔ مثلاً دوستیاں ہو رہی ہیں، تعلقات ہو رہے ہیں۔ میرے جیسا ایک ادنیٰ کارکن یہ محسوس کر رہا ہے کہ پاکستان isolate ہو رہا ہے رہن میں 'Regional politics' میں۔ روس چین کے تعلقات، چین انڈیا کے تعلقات، انڈیا ایران کے تعلقات، ایران چین کے تعلقات، ایران روس کے تعلقات، جناب والا! یہ ایسے diplomats ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو cold war کا سسٹم ختم ہو رہا ہے یا دوستیاں اور تعلقات نئی شکل اختیار کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمیں توجہ دینی چاہیئے۔ اس پر ایک فل ڈسکریٹ debate ہو فارن پالیسی پر، تو یہ سب سے بہتر ہو گا۔ اگر اس سیشن میں ٹائم نہیں ہے تو next session میں کر لیں۔

جناب چیئرمین - اس وقت تو legislation ذرا جلدی میں کرنی ہے۔ انشا اللہ یہ ابھی تجویز ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - میں اس سلسلے میں اپنی حکومت سے صرف اتنی گزارش

کروں گا کہ جناب والا! افغانستان میں جیسے میرے دوسرے دوستوں نے کہا، 'عدم مداخلت کی پالیسی ہمارے بہترین مفاد میں ہو گی۔ جب تک ان کی پالیسیوں میں مداخلت کا ایک سلسلہ رہے گا، اس میں ہمارے دوسرے جو ہمسایہ ممالک ہیں، وہ اس کو جواز بناتے ہیں۔ تو یہ اٹھن جو ہے افغانستان کی، اس کا حل یہی ہے کہ اس مسئلے کو افغانستان کے عوام پر چھوڑ دیں۔ وہ جو بھی اپنے لیے نظام طے کریں، حکومت طے کریں، طریقہ کار طے کریں۔ جس طرح کا بھی set up وہ لانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ چلیں جی۔ کل کتنے بچے ساڑھے نو بچے ٹھیک ہے جی بالکل ٹھیک ہے۔ جی جناب وزیر خارجہ صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین! کافی چیزیں کہی گئی ہیں۔ I like to respond some of these پہلی بات تو تھی کہ معزز سینیٹر نے کہا کہ افغان ریپوزیٹر۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ 1.4 ملین افغان مہاجر ہمارے دو صوبوں میں ہیں۔ فرنٹیر اور بلوچستان اور کچھ پنجاب میں میانوالی میں جو right bank کے ساتھ علاقہ انڈس کو لگتا ہے وہاں بھی ہیں۔ تو یہ واپس ضرور جائیں گے۔ ہم دھکیل نہیں رہے ہیں نہ دھکیلیں گے ان کو۔ جب وہاں امن ہو جائے گا، ان کا infrastructure سیٹ ہو جائے گا تو انشا اللہ یہ واپس چلے جائیں گے۔ اور عموماً آپ دیکھتے ہیں کہ پہلے 3.5 ملین تھے۔ آدھے سے زیادہ چلے گئے ہیں۔ یہ کہا گیا کہ پاکستان کی فارن پالیسی بالکل ناکام تھی اور یہ افغانستان میں جو ہوا، اس کو اگر آپ دیکھیں ذرا پیچھے تو جب سوویت یونین افغانستان میں آیا تو بڑی آسانی سے پاکستان کے راستے بھی جاسکتا تھا۔ ان کی صرف نینک جمنٹس ہیں جناب 60 ٹینک جمنٹس ہیں جو اس وقت تھیں۔ اگر وہ ساٹھ ٹینک ریمنٹ کے ٹینکوں کے انجن ہی اگر سمارٹ کئے جائیں تو اتنی آواز آئے گی، اتنا دھماکہ ہو گا کہ آپ خود جانتے ہیں کیا ہو گا۔ لیکن اللہ کے فضل سے اس چیز کو resist کیا گیا ہے۔ پاکستان نے اپنی sovereignty, territorial integrity and independence کو stake پر رکھ کر اپنے افغان بھائیوں کی مدد کی۔ ہم اگر ایسٹرن یورپ کو دیکھیں، چیکوسلوواکیہ، پولینڈ، برمنی یہ جتنے ملک تھے۔ جب سوویت آرمی وہاں گئی تو چار دن پانچ دن resistance ہوئی اور ختم ہو گئی۔ وہ کہتے تھے ہم بڑے industrialised ہیں، ہماری تاریخ ہے، یورپ میں ہمارے cavalry brigades ہوتے

تھے ، ہمارے cavalry charges ہوتے تھے ، ہم یہ کرتے تھے لیکن چار پانچ دن سے زیادہ none of them survived in front of the Soviet Army. اللہ کا شکر ہے کہ افغانستان میں مجاہدین اور افغان قوم دس بارہ سال لڑی۔ جس طرح میں نے کہا اپنی sovereignty, territorial integrity and independence کو stake کیا اور اس وقت اگر خداخواستہ سوویت آرمی یا انٹر فوئرس پاکستان میں آ جاتی ، intervention کرتی تو ہماری مدد کے لئے کوئی نہیں تھا۔ پاکستانی قوم تھی اور افغان تھے۔ جب روسی فوج وہاں سے واپس گئی۔ کیا ہوا ، بالٹک سٹیٹس آزاد تھیں مشرقی یورپ کے ملک آزاد ہوئے اور سات Central Asian اسلامی ملک قائم ہو گئے اور آپ کہتے ہیں کہ ہماری خارجہ پالیسی ناکام تھی۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم isolate ہو گئے ، نہیں جناب۔ پاکستان میں اتنی political activity ہو رہی ہے کہ اندازہ نہیں کر سکتے۔ میں بڑا خوش ہوں کہ تجویز آئی خارجہ پالیسی پر بحث کی جائے۔ دیکھیں ہندوستان سے باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ افغانستان میں کیا ہو رہا ہے۔ Central Asian Republics میں کیا ہو رہا ہے۔ میں 8 July کو روس جا رہا ہوں۔ کیسے ہوا ، سابق حکومت میں تو وزیر اعظم کو روس آنے کی دعوت دی ہوئی تھی لیکن ان کو روس آنے کی اجازت نہیں دی گئی یا ابھی میں امریکہ گیا وہاں کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی لیکن مجھ سے پہلے جو وزیر خارجہ تھے۔

He never met the American counterpart during Benazir's government, Sardar Assef Ali, I am sorry to say. He couldn't see them. So, things are in a different direction and I am very happy, very pleased to put this on the floor and debate it not only here in the Senate but also on the floor of National Assembly.

یہ بھی کہا گیا اور راشدی صاحب نے کہا کہ فلاں چیز ہو گئی ہے۔ situation of recognition ہوتی ہے کہ area under control کتنا ہے ، capital کنٹرول میں ہے کہ نہیں ، اس علاقے میں امن ہے کہ نہیں۔ وہ کبھی کا تھا ، پانچ چھ مہینے پہلے کا تھا۔ اور ابھی تک طالبان کا اس علاقے میں کنٹرول ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بچتوں ہیں ، ازبک ہیں ، تاجک ہیں ، احمد بھی ہیں ، ہزارہ ہیں ، اسماعیلی بھی ہیں ، اور وہاں افغانستان میں بلوچ بھی ہیں ، ترکمان بھی ہیں۔ یہ سب آہستہ آہستہ اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہاں انشاء اللہ امن ہوگا۔ ہم intervene نہیں کر رہے۔ We have no favourites there at all اور یہ کل یا پرسوں جو جہاز آیا۔

It is very unfortunate. Senate has condemned it. Resolution is being brought.

And I am very happy that the Senators are doing it. I am very happy that

میں رضا ربانی صاحب نے بھی حکومت کو support کیا ہے کہ

we must have our preparations to meet such eventuality. But there is peace required and we will pursue the peace efforts with India. Our foreign secretaries are meeting from June 19 to 23. This is the tentative date given. We will explore all avenues of peace. We will not try to block and stonewall in the efforts for peace to resolve the problems.

یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک یا دو مینگنز میں کشمیر کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

It will take time.

step by step انتہاء اللہ جائیں گے۔ آپ تاریخ مقرر کریں۔ ممبرز تحریک پیش کریں۔

I will be only too happy

اور جو میں cover نہیں کر سکا اس بحث میں انتہاء اللہ کریں گے

and bring forward these issues of foreign policy and particularly of Afghanistan.

Very kind of you.

Mr. Chairman: The House is adjourned to meet tomorrow again at

9.30 a.m.

(The House was then adjourned to meet at 09.30 a.m. on Friday, 30th of May, 1997.)
